مسنون نماز

از قلم

عبدالرؤف بن عبدالحنان بن حکیم محمد اشرف سندھو

فاضل مدینہ یونیورسٹی

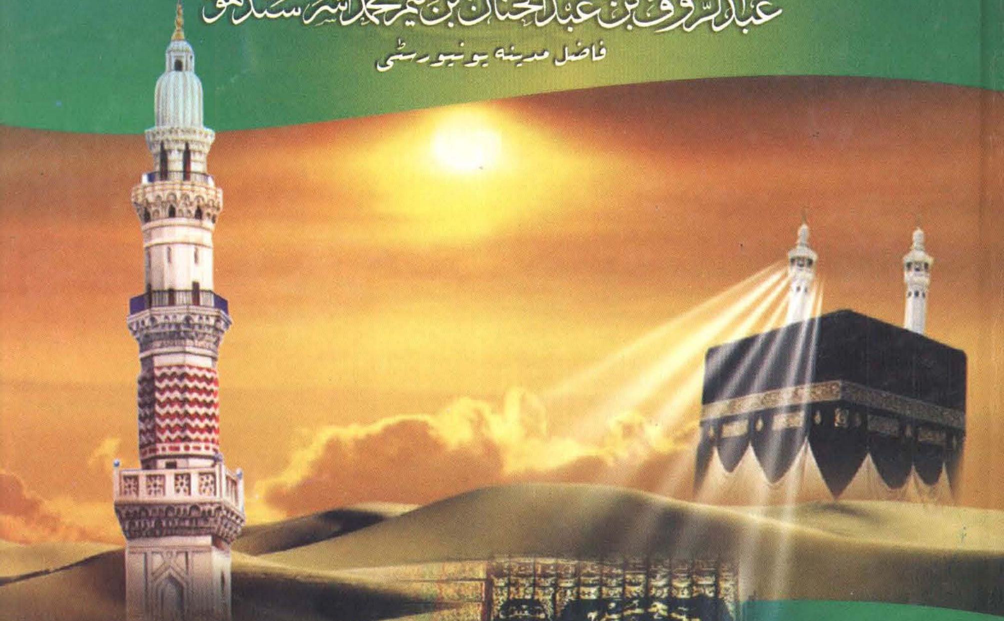

دارالاشاعت اشرفیہ سندھو قصور

WWW.IRCPK.COM

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مسنون نماز

از قلم
عبد الرؤف بن عبد الحنان بن حکیم محمد اشرف سندھو
فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی قصور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: ــــــــــ مسنون نماز

مصنف: ــــــــــ عبدالروف بن عبدالحنان بن حکیم محمد اشرف سندھو

ناشر: ــــــــــ دارالاشاعت اشرفیہ سندھو، قصور

طابع: ــــــــــ قدوسیہ اسلامک پریس

اشاعت: ــــــــــ جنوری 2009ء

ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Ph: 042-7351124,7230585

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Ph: 042-7244973

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تقریظ

استاد محترم شیخ الحدیث جناب حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی ﷾

رئیس مرکز أنصار السنّة بلاهور، و رئیس مجلس کبار العلماء بباکستان.

الحمد للہ، والصلاۃ، والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تخلیق جن وانس کا بنیادی مقصد عبادت الٰہی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ﴾

عبادت الٰہی ایک بہت جامع لفظ ہے جس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں، عبادت کے معروف معانی میں سے نماز ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ جس سے مسلم و کافر میں امتیاز ہوتا ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((بین الرجل، وبین الشرك، والکفر ترك الصلاۃ))(صحیح مسلم: ۱/ ۷۱)

اسی لئے حضرت عمر ؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہوئے اپنے گورنروں کو جو ہدایات جاری کیں ان میں اہتمام نماز کو سب سے مقدم کیا ہے، مؤطا (ص:۴) میں ہے کہ:

((إنّ أهم أمرکم عندي الصلاۃ، فمن حفظها، وحافظ علیها حفظ دینه، ومن ضیّعها فهو لما سواها أضیع......))

''کہ میرے نزدیک تمہارا اہم ترین فریضہ نظامِ صلاۃ کا قیام ہے، کیونکہ جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز ضائع کر دی وہ دیگر امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اسلام میں نماز کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، اور یہ عبادت صرف اس صورت میں عنداللہ مقبول ہوگی، جب اسے سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ادا کیا جائے، کیونکہ رسول اکرم۔ ﷺ۔ کا ارشاد ہے: ﴿ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ ﴾

اسی لئے خیر القرون سے لے کر آج تک مسنون نماز کا اہتمام عملی اور علمی صورت میں بہت زیادہ رہا، بہت سے علماء و محدثین نے اس موضوع پر مستقل تالیفات لکھیں۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

محترم حافظ عبدالرؤف صاحب میرے قابل فخر ارشد تلامذہ میں سے ہیں، ان کی علمی خدمات سے عرب و عجم یکساں مستفید ہو رہے ہیں، ان کی تحقیق ہمیشہ علمی و ٹھوس اساس پر رہی ہے، پاک و ہند میں بکثرت زیر مطالعہ رہنے والی کتاب ''صلاۃ الرسول'' پر ان کی تحقیق ایک نہایت ہی مستحسن امر ہے۔

لیکن مؤلف رحمہ اللہ سے بعض مقامات پر علمی بنیادوں پر اختلاف ہونے کے باوصف بعض قارئین کو قدرے اضطراب بھی ہوا، جس کی روشنی میں شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی، کہ فاضل محقق اس موضوع پر مستقل کتاب لکھیں تاکہ عام قاری کو کوئی اضطراب نہ ہو، اور فاضل محقق نے چونکہ اس موضوع پر تفصیلی کام کیا ہے اور متعلقہ موضوع میں گہری بصیرت اور ادراک بھی رکھتے ہیں، اس لئے اس ضرورت کو بطریق احسن سرانجام دے سکتے ہیں۔

فاضل محقق کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا اور اردو زبان میں نہایت محقق اور جامع کتاب ''مسنون نماز'' تحریر کر دی، کتاب ہذا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ عام قاری بھی اس کے مطالعہ سے واقعی مسنون نماز ادا کر سکے گا، نماز سے متعلق تمام ضروری مباحث کو اس میں احادیث صحیحہ و حسنہ کی روشنی میں نہایت متین انداز سے جمع کیا گیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے اس موضوع

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پر کسی دوسری کتاب کی ضروری باقی نہیں رہتی، یہ کتاب یقیناً اس لائق ہے، کہ اس کی اشاعت کو عام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کتاب کو نافع خلائق اور مؤلف کے لئے بلندی درجات کا ذریعہ بنائے اور اس کی اشاعت کو عام کرنے والوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے، آمین ثم آمین۔

حافظ ثناء اللہ خان مدنی

شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ طبعہ ثانیہ

« إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ »

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَا تِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾

أَمّا بعد فإنّ خير الحَدِيْث كتاب اللّٰه، و خير الهَدْيِ هدي محمد(صلى اللّٰه عليه وسلم) و شرّ الأمور محدثاتها، وكلّ محدثة بدعة، و كلّ بدعة ضلالة، وكلّ ضلالة في النّار۔ وبعد:

یہ کتاب ''مسنون نماز'' کا دوسرا ایڈیشن ہے اس کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا تھا مگر اس کے تمام نسخے متحدہ عرب امارت طلب کر لیے گئے تھے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ دوسرا ایڈیشن اب قارئین کے سامنے ہے اس کے پہلے ایڈیشن کی طباعت سے قبل اس کا نسخہ استاذِ محترم شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی۔ حفظہ اللہ۔ کو دیا گیا اس کے مطالعہ کے بعد انھوں نے اس پر نہایت حوصلہ افزا تقریظ لکھی جو پہلے ایڈیشن کی طرح اس ایڈیشن کے ساتھ بھی منسلک ہے۔

اسی طرح اس کے مسودہ کو اپنے فاضل دوست شیخ سرور بستوی کو۔ جو کہ فاضل مدینہ یونیورسٹی ہیں اور ۱۹۸۵ م سے شارجہ اوقاف میں امام اور خطیب کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نظر ثانی کے لیے دیا وہ اس کے مطالعہ سے کافی متاثر ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں اس کتاب کو عربی زبان میں منتقل کرنا چاہتا ہوں میں نے جواباً کہا کہ عربی میں شیخ البانی۔ رحمہ اللہ۔ کی کتاب ''صفۃ صلاۃ النبی ﷺ'' ہے۔ لہٰذا اسے عربی میں منتقل کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ کہنے لگے کہ یہ تو کوئی بات نہیں کہ شیخ کی کتاب کے ہوتے ہوئے اس موضوع پر عربی میں کوئی دوسری کتاب نہیں آنی چاہئے میں نے کہا کہ آپ کی بات درست ہے دوسری بات یہ ہے کہ شیخ کی کتاب تکبیر سے لے کر تسلیم تک ہے لہٰذا اس میں وہ مسائل نہیں ہیں جو اس کتاب میں مذکور ہیں مثلاً:

وضوء کا طریقہ، اہمیت نماز اور سجدہ سہو وغیرہ کے مسائل۔

چنانچہ انھوں نے اس کے ترجمے کا تھوڑا سا کام کیا بھی تھا مگر بعض وجوہ کی بناء پر وہ اسے پایہ تکمیل کو نہ پہنچا سکے۔ قدر اللہ ما شاء فعل۔

کتاب کے آخر میں باہر والے ٹائٹل پر اس کتاب کے بارے میں جو کلمات درج ہیں وہ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

اس کا یہ دوسرا ایڈیشن نظر ثانی اور بعض مقامات پر مفید اضافوں کے ساتھ قارئین کے پیش نظر ہے امید ہے کہ ان کے لیے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

اس کتاب میں وضوء، نماز، سجدۂ سہو اور وتروں وغیرہ سے متعلق اہم مسائل کو عام فہم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

انداز میں ذکر کیا گیا ہے اور مزید آسانی کے لیے کتاب کے آخر میں خاتمہ کے عنوان کے تحت تمام مسائل کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

اور اس کے پہلے ایڈیشن کے مقدمہ میں طریقہ نماز جاننے کی اہمیت کے بارے میں مختصر سی گفتگو کے ساتھ ساتھ اتباع کتاب وسنت سے متعلق أقوالِ أئمہ اور ان کے آپس میں اختلاف کے مختصر سے اسباب بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

آخر میں اللہ۔عزوجل۔ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو خالصۃً اپنے لیے بنائے اور مسلمان بھائیوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

وصلى الله على النبي محمد۔ﷺ۔ وآله، وصحبه أجمعين۔

سبحانكَ اللّهم، و بحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت ، استغفرك، و أتوب إليك۔

کتبہ

ابوعبدالسلام

عبدالرؤف بن عبدالحنان بن حکیم محمد اشرف سندھو

23/12/1428ھ

2/1/2008م

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ طبعہ اولیٰ

إن الحمدلله نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شرك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔ أما بعد:

نماز کے موضوع پر یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، کتاب ''صلاۃ الرسول ﷺ'' پر تخریج وتعلیق کا کام کرنے کے بعد پروگرام تو یہ تھا کہ نماز کے موضوع پر ایک جامع اور عام فہم کتاب لکھی جائے، جس میں طہارت، غسل، پانچوں نمازوں، نماز جمعہ، نماز تہجد اور دیگر نفلی نمازوں کے مسائل کو صحیح وحسن احادیث کی روشنی میں قلمبند کیا جائے، مگر مذکورہ کتاب پر کام کرنے کے بعد عربی کی بعض اہم کتب پر کام کرنے کی طرف توجہ ہوگئی ❶ جس کی وجہ سے اپنے اس پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔

اب کچھ وقت نکال کر '' مالا يدرك كلّه لا يترك جُلّه'' (کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے) کے پیش نظر یہ مختصر سا رسالہ تیار کیا ہے، جس میں نماز کی اہمیت، وضوء

---

❶ عربی کی جن کتب پر کام کیا گیا ہے ان میں سے ایک کتاب تفسیر ابن کثیر بھی ہے، یہ کتاب شیخ محمد بن راشد آل مکتوم وزیر دفاع متحدہ عرب امارات اور ولی عہد دبئی۔ جو آج کل وزیراعظم اور حاکم دبئی ہیں۔ کے خرچ پر تخریج کے ساتھ ''دار الفتح'' سے طبع ہوئی ہے، اس پر تخریج کا کام دار الفتح کی ''مجلس التحقيق العلمي'' نے کیا ہے اور اس تخریج کی نظر ثانی کی ذمہ داری شروع سے لے کر آخر تک ادارۂ ''دار الفتح'' کی طرف سے مجھے سونپی گئی، بقیہ کتب کی تفصیل اس کتاب کے آخر میں منسلک فہرست ''مؤلف کی دیگر کتب'' دیکھی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور نماز کی ادائیگی کے طریقے کے ساتھ ساتھ سجدہ سہو اور وتروں سے متعلق اہم مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔

نماز چونکہ ایک اہم رکن ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی کا طریقہ جاننا ہر مسلمان مرد و زن کے لیے ضروری ہے، کیونکہ اللہ عزوجل کے یہاں وہی نماز قابل قبول ہوگی جو رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی، اسی لیے آپ۔ ﷺ۔ نے فرمایا:

« صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي »❶

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے طریقۂ نماز کو جاننا بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے صف میں اپنے قریب باشعور لوگوں کو کھڑا ہونے کا جو حکم دیا تھا اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ آپ۔ ﷺ۔ کے طریقۂ نماز کو اچھی طرح سمجھ لیں، ابومسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے:

« ليليني منكم أولوا الأحلام، والنهى »❷

''میرے قریب عقلمند اور باشعور لوگ کھڑے ہوں۔''

امام خطابی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" قلت: إنّما أمر ﷺ أن يليه ذوالأحلام، والنهى ليعقلوا عنه صلاته، ولكي يخلفوه في الإمامة إن حدث به حدث في صلاته" ❸

''میں کہتا ہوں کہ آپ۔ ﷺ۔ نے اپنے قریب عقلمند اور باشعور لوگوں کو کھڑا ہونے کا حکم اس لئے دیا کہ وہ آپ۔ ﷺ۔ کے طریقۂ نماز کو سمجھ لیں اور

---

❶ بخاری (٦٣١)

❷ مسلم (١٥٤/٤)

❸ معالم السنن (١/١٨٤۔١٨٥)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ضرورت کی صورت میں آپ کی نیابت کر سکیں۔"

قلت: اس حکم کی یہ علت (وجہ) اس حدیث کی ایک روایت میں صراحتاً وارد ہوئی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"لیلینی منکم الذین یأخذون عنّي یعني في الصلاة" ❶

" میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو مجھ سے سیکھ لیں، یعنی نماز میں کھڑے ہوں۔"

اور انس۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں:

《کان یحب أن یلیه المهاجرون، والأنصار لیأخذوا عنه》 ❷

"رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو پسند تھا کہ آپ کے قریب مہاجر اور انصار کھڑے ہوں، تاکہ وہ آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے سیکھ لیں۔" یعنی نماز کا طریقہ۔

رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے عام لوگوں کو تعلیم دینے کی خاطر ایک مرتبہ منبر پر نماز پڑھ کر دکھائی تاکہ سب لوگ آپ کے طریقۂ نماز کو جان لیں، سہل بن سعد۔ رضی اللہ عنہ۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے منبر پر نماز پڑھائی، قیام و رکوع منبر پر کرتے اور سجدے کے لیے نیچے اتر آتے ❸ جب

---

❶ اسے طبرانی نے "المعجم الکبیر(۱۷/۲۱۷/۵۹۷) میں اور حاکم (۱/۲۱۹) نے روایت کیا ہے، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
قلت: یہ اس کے بعد میں آنے والی حدیث انس کی بناء پر صحیح ہے۔

❷ اسے ابن ماجه(۹۷۷) حاکم(۱/۲۱۸)، اور بیهقي(۳/۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت نماز میں آگے پیچھے ہونا اور حرکت کرنا جائز ہے اور اس سے نماز پر کچھ اثر نہیں پڑتا، اس سلسلے کی دیگر احادیث بھی ہیں جنھیں "نیل الأوطار" (۲/۳۴۲-۳۴۳) اور "تحفة الأحوذي" (۲/۴۰۲-۴۰۳)، میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

«یاأیّها الناس إنّما صنعت هذا لتأتموا بي، ولِتعَلّموا صلاتي» ❶

" لوگو میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو سیکھ لو۔"

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" فبیّن ـ ﷺ ـ أنّ صعوده علی المنبر، وصلاته علیه إنما کان للتعلیم لیریٰ جمیعهم أفعاله ـ ﷺ ـ بخلاف ما إذا کان علی الأرض، فإنّه لا یراه إلا بعضهم ممن قرب منه" ❷

"آپ ـ ﷺ ـ نے بیان فرمایا کہ آپ کا منبر پر چڑھنا اور اس پر نماز پڑھنا تعلیم کی غرض سے تھا تاکہ سب لوگ آپ کے افعال کو دیکھ سکیں، بخلاف اس کے، اگر آپ زمین پر ہوتے تو آپ کو وہی دیکھ پاتے جو آپ کے قریب ہوتے۔"

نماز کی تعلیم پر اس قدر توجہ اور اس کا اس حد تک اہتمام اس لئے تھا کہ یہ اسلام کا دوسرا رکن عظیم ہے، جس کی ادائیگی کے طریقے کا علم از حد ضروری ہے، مگر افسوس ہے آج مسلمانوں کی حالت پر کہ ان کی اکثریت اس رکن عظیم کی سرے سے ہی تارک ہے، اور جو لوگ اس کا اہتمام کئے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ وہ اسے سنت کے مطابق ادا نہیں کرتے، اس کے سنن ومستحبات کا اہتمام تو درکنار، واجبات تک کا خیال نہیں کرتے ہیں، اور ایسے نمازیوں پر رسول اللہ ـ ﷺ ـ کا یہ فرمان صادق آتا ہے:

«أسوأ الناس سَرِقَةَ الَّذِي یسرق من صلاته»

---

❶ بخاری ۳۷۷، ۹۱۷)، مسلم (۳۵/۵)

❷ شرح مسلم (۳۵/۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ وہ نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟ آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

((لَا يُتِمُّ ركوعها، ولا سجودها)) ❶

''وہ اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا۔''

وہ نماز جس میں رکوع، سجود اور دیگر ارکان اطمینان سے ادا نہ کیے جائیں وہ حقیقت میں نماز ہی نہیں، ایسی نماز پڑھنے والے سے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا تھا:

((ارجع فصلِّ فإنك لم تُصلِّ)) ❷

''جا تو نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔''

اس مختصر سے رسالے میں، جیسا کہ شروع میں بھی بیان ہوا، نماز کی اہمیت، وضو اور نماز کی ادائیگی کے طریقے کے ساتھ ساتھ سجدہ سہو اور وتروں سے متعلق اہم مسائل مختصر اور آسان طور پر دلائل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، اور آخر میں خاتمہ کے عنوان کے تحت عوام الناس کی آسانی کی لئے یہ طریقہ خلاصہ کے طور پر ذکر دیا گیا ہے۔❸ اور اس رسالے کے بعض مسائل کے بارے میں تفصیل کے لیے حاشیہ میں "القول المقبول في التخريج والتعليق على صلاة الرسول " اور دیگر کتب کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں، تاکہ اگر کوئی طالب علم ان مسائل کے بارے میں تفصیل معلوم کرنا چاہے تو اس کے

---

❶ مسند احمد(٣١٠/٥)

❷ بخاری (٧٥٧)، مسلم (١٠٦/٤_١٠٧)

❸ اپنے فاضل دوست حافظ عقیل احمد فاضل مدینہ یونیورسٹی امام وخطیب شارجہ اوقاف کے مشورے پر اس خاتمہ کو مستقل رسالہ کی شکل میں بھی شائع کیا گیا ہے تاکہ عوام الناس کے لیے زیادہ آسانی رہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لیے آسانی ہو، اللہ عزوجل سے امید ہے کہ اس موضوع پر یہ رسالہ مفید ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔

ایک ضروری وضاحت:

یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ اس رسالے کی تالیف میں کسی قسم کے مذہبی تعصب کو جگہ نہیں دی گئی ہے، اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ احادیث صحیحہ و حسنہ کی روشنی میں اور مذہبی تعصب سے بالاتر ہوکر بیان کیا گیا ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ کسی مذہب یا شخصیت کے لیے تعصب جائز بھی نہیں، تعصب صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہونا چاہیے۔

ہمارے ائمہ رحمہم اللہ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے، اس کے بارے میں اقوال تو بہت سے ائمہ کے ہیں لیکن خوف طوالت سے یہاں صرف ائمہ اربعہ ❶ کے بعض اقوال نقل کیے جاتے ہیں:

ا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (۸۰/۱۵۰ھ)

امام ابو حنیفہ سے کہنے والے نے کہا کہ اگر کتاب اللہ آپ کے قول کے خلاف ہوتو؟ آپ نے جواب دیا: "أترکوا قولي لکتاب اللّٰه" کتاب اللہ کی خاطر میرے قول کو چھوڑ دو، اس نے کہا کہ اگر آپ کے قول کے خلاف حدیث ہوتو؟ آپ نے جواب دیا: "اترکوا قولي لخبر رسول اللّٰه ﷺ" رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی خاطر میرا قول چھوڑ دو، پھر اس نے کہا کہ اگر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا قول آپ کے قول کے خلاف ہوتو ؟ آپ نے جواب دیا:

---

❶ آئمہ اربعہ (چار اماموں) کے علاوہ بھی بڑے بڑے امام ہیں مثلاً امام اوزاعی، لیث بن سعد، سفیان بن سعید ثوری اور امام سفیان بن عیینہ وغیرہ رحمھم اللہ جمیعاً۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"أتركوا قولي لقول الصحابة"
''صحابہ کے قول کی خاطر میرے قول کو چھوڑ دو۔'' ❶
ب۔ "إذا صح الحديث فهو مذهبي" ❷
''صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔''
یہی قول امام شافعی کا بھی ہے۔ ❸

۲۔ امام مالک رحمہ اللہ: (۹۳/ ۱۷۹ھ)

ا۔ آپ فرماتے ہیں:

"إنما أنا بشر أخطىء، وأصيب، فانظروا في رأيي، فكل ما وافق الكتاب، والسنة، فخذوا به، وكل مالم يوافق الكتاب، والسنة فاتركوا" ❹

''میں انسان ہوں مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے، اور درست بات بھی کہتا ہوں، میری رائے میں سے جو کتاب وسنت کے موافق ہو اسے لے لو اور جو موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو۔''

ب۔ "ومامن أحد إلا، وماخوذ من كلامه، ومردود عليه إلا رسول الله ﷺ" ❺

---

❶ إيقاظ الهمم للفلانى (۱۷۸،۱۵۰) تحفة الأنام لمحمد حيات السندهى(۸۲-۸۳)

❷ حاشية ابن عابدين (۱/ ۶۷-۶۸) و مجموعة رسائل ابن عابدين (ص:۲٤)

❸ ملاحظه هو-معنى قول الإمام المطلبى إذا صح الحديث فهو مذهبى للسبكى (ص: ۷۱،۱۴۳)

❹ الجامع لابن عبد البر (۲/ ۳۲) الإحكام لابن حزم (۶/ ۱۴۹-۱۵۰) إيقاظ الهمم للفلانى (۱۹۶)

❺ عقد الجيد(۴۳،۴۸)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''ہر شخص کی بات کو لیا بھی جا سکتا ہے، اور رد بھی کیا جا سکتا ہے، سوائے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے، یعنی آپ ۔ ﷺ۔ کے فرمان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔''

یہ قول دیگر ائمہ کا بھی ہے، جن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد، حکم بن عتیبہ اور امام احمد بن حنبل بھی ہیں۔ ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

" قَالَ غير واحد من الأئمة: كل أحد من الناس يؤخذ من قوله...... "❷

یعنی یہ قول کئی ائمہ کا ہے۔

۳۔ امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰/۲۰۴ھ)

امام شافعی کے اس بارے میں بہت سے اقوال ہیں جو ان کی اور دیگر ائمہ۔ بیہقی وغیرہ۔ کی کتب میں پائے جاتے ہیں، اور ارادہ ہے کہ ان کے اور دیگر ائمہ کے اقوال کو بھی کتابی شکل میں جمع کیا جائے، "أسأل الله سبحانه أن يوفقني لذلك "

① امام شافعی کے شاگرد سلیمان بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ شافعی نے رسول اللہ ۔ ﷺ۔ کی ایک حدیث کا ذکر کیا جس پر ایک آدمی نے ان سے سوال کیا، کیا آپ اس حدیث کو لیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

" سبحان الله، أروي عن رسول الله ﷺ شيئًا، ولا آخذ به، متى عرفت لرسول الله ﷺ حديثاً، ولم آخذ به، فأنا أشهدكم

---

❶ امام احمد کے قول کا حوالہ عنقریب آرہا ہے، ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کے قول کے لیے "المعجم الکبیر " للطبرانی (۱۱/۳۳۹/۱۱۹۴۱)، مجاہد اور حکم بن عتیبہ کے قول کے لیے "جامع ابن عبد البر" (۲/۳۲) اور "إحكام ابن حزم" (٦/١٤٥، ١٧٩) دیکھیں۔

❷ مجموع الفتاوی (٢٠/٢١١)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

أن عقلي قد ذهب "❶

"سبحان اللہ میں رسول اللہ ۔ﷺ۔ سے کوئی حدیث روایت کروں اور پھر اسے نہ لوں، مجھے جب رسول اللہ ۔ﷺ۔ کی کسی حدیث کا علم ہوجائے اور پھر اسے نہ لوں تو میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میری عقل زائل (ختم) ہوچکی۔"

② " أذا وجدتم في كتابي خلاف سنّة رسول الله ﷺ فقولوا بسنّة رسول الله ﷺ ودعوا ما قلت " ❷

"میری کتاب میں جب کوئی چیز خلاف سنت پاؤ تو سنت کو اپناؤ اور میرے قول کو ترک کر دو۔"

صفحہ (۳۱،۲۳) میں بھی امام شافعی کے آنے والے اقوال کو دیکھیں۔

۴۔ امام احمد رحمہ اللہ (۱۶۴/ ۲۴۱ھ)

ا۔" ليس أحد إلا، ويؤخذ من رأيه، ويترك ما خلا النبي ﷺ " ❸

"یہی قول امام مالک وغیرہ کا بھی ہے جیسا کہ (ص: ۱۷) میں ذکر ہوا، اس قول کے ترجمے کے لئے بھی مذکورہ صفحہ دیکھا جائے۔

ب۔" من رَدّ حديث رسول الله ﷺ فهو على شفا هلكة " ❹

---

❶ آداب الشافعي و مناقبه لابن أبى حاتم (۶۷،۹۳)، مناقب الشافعي للبيهقي (۱/۴۷۳۔۴۷۴)، المدخل۔ أيضًا للبيهقي (۱/۲۲۵/۲۵۰) تاريخ دمشق لابن عساكر (۵۱/ ۳۸۷)

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي (۱/۱۲۸)، مناقب الشافعي (۱/۴۷۲)، المدخل (۱/۲۲۴/۲۴۹)، الفقيه والمتفقة للخطيب (۱/ ۱۵۰)، تاريخ دمشق (۵۱/ ۳۸۶، ۳۸۹)

❸ مسائل الإمام أحمد لأبي داؤد (۲۷۶)

❹ الفقيه والمتفقه للخطيب (۱/۱۰۳)، مناقب الإمام أحمد لابن الجوزي (۱۸۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

”جس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کر دیا وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے۔“

آئمہ رحمہم اللہ کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں کسی کے قول کی کوئی حیثیت نہیں ہے، خواہ وہ جس قدر بھی بڑا امام کیوں نہ ہو، صرف کسی بڑے امام ہی کی بات کیا؟ آپ ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں تو کسی صحابی بلکہ کسی نبی کا فرمان بھی نہیں چلتا، اب اس کے بعد دلائل بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

① ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا ہے [1] تو عروہ بن الزبیر کہنے لگے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے منع کیا ہے، یہ سن کر ابن عباس فرمانے لگے:

” أراهم سيهلكون ، أقول: قال النبي ﷺ ويقولون: نهى أبوبكر و عمر “ [2]

”میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ عنقریب ہلاکت کا شکار ہوجائیں گے، میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور یہ کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نے (اس سے) منع کیا ہے۔

---

[1] حج کی تین قسمیں ہیں جن میں ایک قسم حج تمتع ہے اور حج تمتع یہ ہے کہ پہلے عمرہ کیا جائے، عمرہ کے بعد احرام کھول دیا جائے، اور پھر آٹھ ذی الحجہ کو حج کے لیے احرام باندھا جائے اور یہی حج افضل ہے، بلکہ محققین کی ایک جماعت۔ جن میں امام ابن حزم، علامہ ابن قیم اور شیخ البانی بھی ہیں۔ کے نزدیک حج تمتع واجب ہے، رسول اللہ ﷺ کے حج تمتع کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حج کے کرنے کا حکم دیا، یہاں اس مسئلے کی تفصیل کی گنجائش ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔

[2] اس کو احمد نے (۳۳۷/۱)، ابن عبد البر نے جامع (۱۹۶/۲)، میں اور خطیب بغدادی نے ”الفقيه والمتفقه (۱۴۵/۱) میں روایت کیا ہے، اس کی مفصل تخریج میں نے ”تخريج الطرق الحكمية“ لابن القیم (ص:۵۲) میں کی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔"

٤ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ۔علیہ السلام۔ کو آسمان پر زندہ اٹھالیا اور وہ قرب قیامت دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو کیا نبی کی حیثیت سے آئیں گے ہرگز نہیں ، بلکہ ہمارے رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔ رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرماتے ہیں:

" وَالّذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكماً مقسطاً......" ❶

" مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، عنقریب تم میں ابن مریم یعنی عیسیٰ ۔علیہ السلام۔ حَکَم ، مُقسِط بن کر نازل ہوں گے۔"

مُقسِط سے مراد عادل (عدل کرنے والے) ہیں اور حَکَم کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

" أن ينزل حاكماً بهذه الشريعة، لا ينزل نبياً برسالة مستقلة، وشريعة ناسخة، بل هو حاكم من حكام هذه الأمة"❷

یعنی اس شریعت کے مطابق فیصلے کرنے والے نہ کہ مستقل رسالت اور منسوخ کردینے والی شریعت لے کر نازل ہوں گے ، بلکہ وہ اس امت۔ امت مسلمہ۔ کے حکام میں سے ایک حاکم ہوں گے۔ ❸

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے فرمان کے مقابلے میں کسی امام یا فقیہ کا قول تو درکنار کسی نبی اور صحابی کا قول بھی نہیں چلتا۔

---

❶ اسے بخاری (٢٢٢٢) اور مسلم (١٨٩/٢) نے ابوہریرہ ۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت کیا ہے۔

❷ شرح مسلم (١٩٠/٢)

❸ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بعض متعصب فقہاء نے یہ کہہ دیا کہ وہ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیں گے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو" مسلک اُحناف اور مولانا عبد الحی لکھنوی" از ارشاد الحق اُثری (صفحہ:٢٠۔٢١) یا ہماری کتاب " چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ:١١٤۔١١٥)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

④ عبداللہ بن عمر۔رضی اللہ عنہما۔ سے ایک شامی آدمی نے حج تمتع ہی کے بارے میں سوال کیا، آپ نے جواب دیا کہ یہ جائز ہے تو اس نے جواباً کہا، آپ کے والد (عمر فاروق۔رضی اللہ عنہ۔) نے تو اس سے منع کیا ہے۔

ابن عمر۔رضی اللہ عنہما۔ نے فرمایا:

" أَرَأيت إن كان أبي نهى عنها، و صنعها رسول الله۔صلی اللہ علیہ وسلم۔

أأمر أبي نتبع أم أمر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم".

" میرے والد نے اگر اس سے منع کیا ہے اور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے اسے کیا ہے تو کیا خیال ہے، ہم اپنے والد کی بات کو لیں گے یا کہ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے عمل کو، اس نے کہا، بلکہ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے عمل کو، تو آپ نے جواب دیا کہ یقیناً رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے یہ حج کیا ہے۔" ❶

اس قسم کے مزید واقعات بھی ہیں، لیکن اختصار کے پیش نظر صرف انھیں دونوں واقعات پر اکتفاء کرتے ہیں۔

③ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا فرمان ہے:

" وَالَّذِي نفس محمد بيده لو بدا لكم موسىٰ فاتبعتموه، وتركتموني لضللتم عن سواء السبيل" ❷

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی جان ہے، اگر تمہارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی شروع کردو تو تم

---

❶ ترمذی (۸۲۴)

❷ اسے دارمی (۱/۱۱۵۔۱۱۶) وغیرہ نے جابر بن عبداللہ۔رضی اللہ عنہما۔ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث اپنے شواہد کی بناء پر حسن درجے کی ہے جن کا ذکر میں نے "روضة الناظر" لابن قدامہ کی تخریج میں کیا ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث (۸۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ایک سوال اور اس کا جواب:

ایک سوال جو ہر ذی شعور آدمی کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ائمہ کے بعض اقوال حدیث کے خلاف کیسے ہوئے یا ان کا آپس میں اختلاف کیوں ہے، یہ سوال بہت اہم ہے، اس کے تفصیلی جواب کی تو یہاں گنجائش نہیں، البتہ اس کے مختصر سے جواب کے لیے امام شافعی کا کلام نقل کر دیتے ہیں۔ ❶ جس میں کافی حد تک اختصار کے ساتھ اس کا جواب موجود ہے اور ان کا یہ کلام اس قابل ہے کہ اسے سونے کے پانی سے لکھا جائے،

امام صاحب فرماتے ہیں:

”و أما أن نخالف حديثاً عن رسول الله۔ﷺ۔ ثابتاً عنه، فأرجو أن لا يؤخذ ذلك علينا۔ إن شاء الله۔ وليس ذلك لأحد، ولكن قد يجهل الرجل السُنّة فيكون له قول يخالفها لا أنه عمد خلافها، و قد يغفل المرء، و يخطئ في التأويل“ ❷

---

❶ اس سوال کے تفصیل جواب کے لیے ”رفع الملام عن الأئمة الأعلام“ لابن تيميه، ”الإنصاف في بيان أسباب الاختلاف“ لولي الله الدهلوي، ”الإيقاف على سبب الاختلاف“ لمحمد حيات السندي کی طرف رجوع کیا جائے۔

❷ الرسالة للشافعي الفقرة (۵۹۸،۵۹۹)

”الرسالة“ امام شافعی کی مشہور و معروف کتاب ہے، اور اصول فقہ بلکہ اصول حدیث کی بھی پہلی کتاب ہے، اس کی پانچ چھ شرحیں لکھی گئیں، جن میں سے آج کوئی شرح بھی موجود نہیں، یا ان کے وجود کے بارے میں ہمیں علم نہیں۔

اس کی ایک شرح دورِ حاضر میں بھی لکھی گئی اور یہ علامہ احمد شاکر۔ رحمہ اللہ۔ کی شرح ہے، مگر اس کو درحقیقت ”الرسالة“ کی شرح نہیں کہہ سکتے، کیونکہ اس میں علامہ نے ”الرسالة“ کے اصل موضوع کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دی، لہٰذا ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کی کوئی ایسی شرح ہو جس میں اس کے اصولی مسائل پہ بحث کی جائے، اس کام کی اللہ عزوجل نے مجھے توفیق دی اور یہ شرح طباعت کے لیے تیار ہے اور ان شاء اللہ عنقریب طبع ہو جائے گی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''اگر ہم رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے ثابت کسی حدیث کی مخالفت کر جائیں تو مجھے امید ہے کہ اس پر ہمارا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اور یہ یعنی مخالفت کسی کے لیے بھی جائز نہیں، مگر کبھی آدمی کو سنت کا علم نہیں ہوتا تو اس بناء پر اس کا قول سنت کے خلاف ہو جاتا ہے نہ کہ وہ جان بوجھ کر اس کی مخالفت کرتا ہے اور کبھی آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور کبھی مراد کے سمجھنے میں غلطی کر جاتا ہے۔''

امام شافعی نے اپنے اس کلام میں سنت کی مخالفت کے تین اسباب بیان کیے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

پہلا سبب:

یہ کہ بعض اوقات آدمی کے سامنے کوئی مسئلہ پیش آ جاتا ہے اور اس کے بارے میں سنت تو موجود ہوتی ہے، لیکن اسے اس کا علم نہیں ہوتا تو وہ رائے اور قیاس سے کام لیتا ہے اس طرح سے اس کا قول سنت کے خلاف ہو جاتا ہے نہ کہ وہ جان بوجھ کر اس کی مخالفت کرتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بڑے امام یا فقیہ پر کوئی حدیث مخفی نہیں رہ سکتی، لیکن یہ سمجھنا یا خیال کرنا سراسر غلط ہے، کیونکہ بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بعض احادیث مخفی رہ گئیں، اسی لیے امام شافعی فرماتے ہیں:

''و ما من أحد إلا، و يذهب عليه سنّة لرسول الله ۔ﷺ۔ و تعزب عنه، فمهما قلت من قول، أو أصّلت من أصل فيه عن رسول الله۔ﷺ۔ خلاف ما قلت، فالقول ما قال رسول الله۔ﷺ۔ و هو قولي۔'' ❶

❶ مناقب الشافعي للبيهقي (۱/۴۷۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس پر رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی کوئی بھی سنت مخفی نہ رہے، چنانچہ میں نے جو قول بھی کہا، یا جو اصول بھی بنایا اور اس کے خلاف رسول اللہ۔ ﷺ۔ کا قول موجود ہے تو اصل قول وہی ہے جو رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے فرمایا اور میرا قول بھی وہی ہے۔''

صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ تابعین اور ائمہ۔ رحمہم اللہ۔ پر بعض حدیثیں مخفی رہیں یا ان کو ان کا علم نہیں ہوا، اس کے بارے میں بے شمار مثالیں موجود ہیں، یہاں صرف دو مثالوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

امیر المومنین عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ ، صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ کی ایک جماعت کے ساتھ شام جا رہے تھے، جب ''سَرغ'' مقام پر پہنچے تو وہاں ابوعبیدہ بن الجراح۔ رضی اللہ عنہ۔ اور ان کے ساتھیوں نے آپ کو اطلاع دی کہ شام میں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے، عمر فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے، واپس مدینہ چلے جانا چاہیے یا کہ شام جانا چاہیے، تو اس کے بارے میں صحابہ کے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ نے کہا کہ:

آپ جس مقصد کے لیے نکلے ہیں وہ مقصد آپ کو پورا کرنا چاہیے، دوسرے گروہ نے کہا کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے صحابہ ہیں، اس لیے آپ کو وباء کے منہ میں نہیں جانا چاہیے۔

یہ مشورہ آپ نے پہلے اوائل مہاجرین سے لیا اور پھر انصار سے، اور دونوں نے ہی دو مختلف رائیں دیں، اس کے بعد آپ نے ان صحابہ سے مشورہ لیا جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے یا فتح مکہ کے سال ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، تو انھوں نے بالاتفاق آپ کو مدینہ واپس لوٹ جانے کا مشورہ دیا، اسی دوران عبد الرحمٰن بن عوف۔ رضی اللہ عنہ۔ تشریف لے آئے جو اپنے کسی کام کی وجہ سے مشورہ کے وقت موجود نہیں تھے، فرمانے لگے کہ اس مسئلے کے بارے میں میرے پاس علم ہے، میں نے رسول

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اللہ۔ ﷺ۔ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس زمین، ملک یا شہر میں یہ وباء ہو وہاں جاؤ نہیں اور جس جگہ تم ہو اگر وہاں پھیل جائے تو وہاں سے ڈر کے بھاگو نہیں'' عمر فاروق نے جب یہ حدیث سنی تو ''الحمد للہ'' کہا اور واپس چلے آئے۔ ❶

اس واقعے پر غور کریں کہ عمر فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ اور ان کے ساتھ جو صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ تھے۔ ان میں سے مذکورہ حدیث کا علم صرف عبد الرحمٰن بن عوف۔ رضی اللہ عنہ۔ کو تھا، جب صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ پر بعض احادیث مخفی رہ سکتی ہیں تو ائمہ پر بعض احادیث کا مخفی رہ جانا کوئی

❶ یہ واقعہ صحیح بخاری (۵۷۲۹)، کتاب الطب، باب "ما یذکر من الطاعون" اور صحیح مسلم (۱۴/۲۰۸۔۲۱۱)، کتاب السلام، "باب الطاعون" میں ہے۔

فائدہ=شریعت اسلامیہ میں طاعون سے متعلق متعدد مسائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام نے اس کے بارے میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں، جن کی تعداد تقریباً چالیس پچاس ہوگی، ان میں سے ایک کتاب حافظ ابن حجر کی "بذل الماعون في فضل الطاعون" کے نام سے ہے، جو تقریباً نو سال پہلے دار العاصمۃ ریاض سے طبع ہوئی اور اس مسئلے پر سب سے پہلے جنھوں نے کتاب لکھی وہ حافظ ابن ابی الدنیا (متوفی ۲۸۱ھ) ہیں، اور ان کی کتاب کا نام ''کتاب الطواعین'' ہے پچھلے دنوں جب ہندوستان میں طاعون کا مرض پھیلا تو اس کے علاج کیلیے ڈاکٹروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ انھوں نے اس کے بارے میں پڑھنا اور ریسرچ کرنا اس خیال سے چھوڑ دیا تھا کہ یہ ان امراض میں سے ایک ہے جو دنیا سے اب ختم ہو چکے ہیں۔

کاش کہ ان لوگوں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس غلطی کا مرتکب نہ ہوتے، صحیح بخاری (۶۹۷۴)، اور صحیح مسلم میں اسامہ بن زید۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ طاعون اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا، جس کو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں میں سے کسی ایک امت پر نازل کیا گیا، اس کے بعد یہ زمین ہی میں رہا، کبھی یہ چلا جاتا ہے اور کبھی لوٹ آتا ہے۔ صدق رسول اللہ۔ ﷺ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مرض کبھی بھی لوٹ سکتا ہے، اس لیے ڈاکٹروں کو اس سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

واضح رہے کہ طاعون اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لیے شہادت ہے اور نافرمانوں کے لیے عذاب۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تعجب کی بات نہیں ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ اگر یہ حدیث تھی تو اس کا ہمارے امام کو علم کیوں نہیں ہوا، مبنی بر جہالت ہے۔

اب ائمہ میں سے اس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے۔ امام عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک سے وضوء میں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ لوگوں کا۔ اہل مدینہ۔ کا اس پر عمل نہیں، یعنی خلال نہ کیا جائے۔ جب لوگ کچھ کم ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ ہمارے پاس اس کے بارے میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی حدیث موجود ہے، انھوں نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ میں نے مستور بن شداد۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث ذکر کی، حدیث سن کر وہ فرمانے لگے کہ یہ حدیث حسن ہے میں نے اسے ابھی ہی سنا ہے۔

ابن وہب کہتے ہیں کہ اس کے بعد خلال کے بارے میں جب ان سے سوال کیا جاتا تو وہ خلال کرنے کا حکم دیتے۔ ❶

اس قسم کے کئی واقعات ہیں جن میں سے ایک واقعہ امام زفر کا بھی ہے جس کی تفصیل "القول المقبول" (ص:۱۷۵) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

دوسرا سبب:

امام شافعی نے دوسرا سبب حدیث کی مخالفت کا یہ بیان کیا ہے کہ آدمی کو درپیش مسئلے کے بارے میں سنت کا علم تو ہوتا ہے لیکن وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور وقتی طور پر وہ سنت اس کے ذہن میں نہیں آتی لہٰذا اسے اجتہاد وقیاس کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کا

---

❶ اس واقعہ کو ابن ابی حاتم نے "الجرح والتعدیل" (۱/۳۱۔۳۲) میں اور بیہقی نے "سنن" (۱/۷۶۔۷۷) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
حدیث مستورد کی تفصیلی تخریج کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص:۱۷۳۔۱۷۴) دیکھی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اجتہاد سنت کے خلاف نکل آتا ہے اور سنت کی مخالفت ہو جاتی ہے۔

اس کی مثال کے لیے عمر فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ کا واقعہ ملاحظہ کیجیے۔

آپ کے پاس ایک مجنونہ عورت (دیوانی عورت) کو لایا گیا جس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا، آپ نے حکم دیا کہ اس پر حد نافذ کی جائے جب لوگ اسے حد نافذ کرنے کے لیے لے جا رہے تھے تو راستے میں علی۔ رضی اللہ عنہ۔ سے ملاقات ہوئی اور ان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ فرمانے لگے کہ اسے عمر کے پاس واپس لے چلو جب ان کے پاس گئے تو علی۔ رضی اللہ عنہ۔ نے ان سے کہا:

" أما علمت : " أن القلم قد رفع عن ثلاثة: عن المجنون حتى يبرأ، و عن النائم حتى يستيقظ، و عن الصبي حتى يعقل " قال: بلى۔

''کیا آپ جانتے نہیں کہ'' تین آدمیوں سے قلم اُٹھایا گیا ہے، مجنون سے جب تک وہ شفایاب نہ ہو، سونے والے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو اور بچے سے جب تک وہ عقلمند نہ ہو۔'' انھوں نے جواب دیا: ''کیوں نہیں''.

یعنی میں اس حدیث کو جانتا ہوں اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ علی۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:"أما تذكر؟" ''کیا آپ کو یاد نہیں؟'' انھوں نے جواب دیا:"صدقت" آپ نے سچ کہا۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ عمر فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ کو اس حدیث کا علم تو تھا لیکن جب انھوں نے اس عورت پر حد لگانے کا حکم دیا اس وقت وہ ان کے ذہن میں نہ تھی بلکہ علی۔ رضی اللہ عنہ۔ کے یاد دلانے پر ان کو یاد آئی۔

ایک دوسرا واقعہ ملاحظہ کیجیے۔ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب وفات پا گئے تو عمر

---

[1] اس واقعہ کو ابوداؤد (۴۳۹۹-۴۴۰۱) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہے اس کی مفصل تخریج میں نے "روضة الناظر" لابن قدامہ کی تخریج میں کی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا: "وَاللّٰه ما مات رسول اللّٰه۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللّٰه ما كان يقع في نفسي إلا ذاك......" اللہ کی قسم رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فوت نہیں ہوئے اللہ کی قسم اس وقت میرے ذہن میں یہی بات تھی...... "یعنی آپ فوت نہیں ہوئے۔

اور صحابہ بھی ان کی اس بات پر خاموش ہیں لیکن ابوبکر صدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے اپنے خطبہ میں جب اس آیت کا ذکر کیا ﴿ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِن مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ ﴾ الآية (آل عمران: ۱۴۴)

تو سب کو یہ آیت یاد آ گئی عبد اللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ فرماتے ہیں:

" فوَاللّٰه لكأنّ النّاس لم يكونوا يعلمون أن الله أنزل الآية حتى تلاها أبوبكر۔رضى اللّٰه عنه۔ فتلقّاها منه النّاس، فما يُسمع بشر إلّا يتلوها".

"اللہ کی قسم ابوبکر کی اس آیت کی تلاوت سے قبل گویا لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو بھی نازل کیا ہے مگر جب انھوں نے اس کی تلاوت کی تو سب لوگ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے۔"❶

اس سے معلوم ہوا کہ عمر فاروق۔ رضی اللہ عنہ۔ جب یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فوت نہیں ہوئے تو ان کے اسی طرح صحابہ کے ذہن میں بھی یہ آیت نہ تھی مگر ابوبکر صدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ کے پڑھنے سے سب کے ذہن میں یہ آیت آ گئی۔

تیسرا سبب:

امام شافعی نے تیسرا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات حدیث کے مفہوم و معنی کے سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے، اس طرح وہ اس کے صحیح مفہوم و معنی کی مخالفت کر جاتا ہے۔

---

❶ اس کو بخاری نے (حدیث: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۳۶۶۷) الجنائز، باب (۳) فضائل الصحابة، باب (۵)، میں روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے:

"نهى رسول الله ﷺ عن الحلق قبل الصلاة يوم الجمعة"❶

"رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔"

امام خطابی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"الحلق، ح کے کسرہ (زیر) اور لام کے فتحہ (زبر) کے ساتھ ہے یہ حلقہ کی جمع ہے اس کے بعد انھوں نے اپنے مشائخ میں سے ایک شیخ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ اس لفظ "الحلق" کو "الحَلْق"۔ ح کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ جس کے معنے "منڈوانا" ہیں۔ پڑھتے تھے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ میں نے چالیس سال تک جمعہ سے پہلے اس حدیث کی بناء پر اپنا سر نہیں منڈوایا تو میں نے ان سے کہا کہ یہ "الحِلَقُ" حلقہ کی جمع ہے "الحَلْق" نہیں۔ معالم السنن (۱/ ۲۴۷)

تنبیہ: واضح رہے کہ ائمہ کرام کے وہ اقوال جو اجتہاد کی بناء پر حدیث کے خلاف آئے ہیں، اللہ۔عزوجل۔ کے یہاں ان پر ان کا مواخذہ نہیں، بلکہ ان پر بھی ان کے لیے اجر ہے، البتہ یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ امام کی بات خلاف حدیث ہے کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس بات پر قائم رہے، اور وہ اقوال جو حدیث کے مطابق ہیں ان پر ان کے لیے دوہرا اجر ہے، عمرو بن عاص۔ رضی اللہ عنہ۔ سے مروی حدیث میں ہے کہ اجتہاد کرنے والے کا اجتہاد اگر صحیح ہوا تو اس کے لیے دو اجر (ثواب) ہیں، اور اگر غلط ہوا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔"❷

آخری بات:

آخری بات یہ ہے کہ ہمیں تمام ائمہ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے، انھیں

❶ یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور ان الفاظ سے اس کو خطابی نے "معالم السنن" (۱/ ۲۴۷) میں ذکر کیا ہے جب کہ ابوداؤد (۱۰۷۹)، ترمذی (۳۲۲) اور نسائی (۲/ ۴۷۔۴۸) میں یہ لفظ "تحلّق" حلقے بنانا۔ کے ساتھ ہے اور ابن ماجہ (۱۱۳۳) میں یہ لفظ "یحلق" کے ساتھ ہے۔

❷ بخاری (۷۳۵۲)، مسلم (۱۲/ ۱۳۔۱۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لوگوں کی محنتوں و کوششوں سے دین ہم تک پہنچا، ہمیں چاہیے کہ ہم ان کا ادب و احترام کریں، اور ان کے لیے مغفرت و بلندیٔ درجات کی دعا کریں۔

لیکن جہاں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کا قول و عمل ہو وہاں کسی کے قول و عمل کو کوئی جگہ نہ دیں، خواہ وہ قول و عمل کسی بڑے سے بڑے امام کا بلکہ صحابی ہی کا کیوں نہ ہو، امام شافعی فرماتے ہیں:

"إذا وجدتم لرسول الله۔ ﷺ۔ سنّة فاتبعوها، و لا تلتفتوا إلى قول أحد۔" ❶

"جب تم رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی کوئی سنت پالو تو اس کی پیروی کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف مت دیکھو۔"

شاعر کہتا ہے:

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ہر مسلمان کا شیوہ یہ ہو کہ اس کے سامنے جب رسول اللہ۔ ﷺ۔ کا فرمان آجائے تو اسے بے چون و چرا قبول کرلے اور یوں کہے جیسا کہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے، محمد بن حسین آبری کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ کو بے شمار مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا۔

"أنا عبد لأخبار رسول الله ﷺ" ❷

"میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی احادیث کا غلام ہوں۔"

ایک دوسری بات جس کی وضاحت ضروری ہے، وہ یہ کہ اس رسالے کی تالیف میں صحیح اور حسن درجے کی احادیث پر اعتماد کیا گیا ہے، لیکن ہر حدیث کے ساتھ اس کے

---

❶ حلية الأولياء (۱۰۷/۹)، تاريخ دمشق (۳۸۶/۵۱)

❷ الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي (۱۰۳/۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

درجے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

آخر میں میں اپنے فاضل دوست شیخ سرور عالم صاحب مدنی اور حافظ عقیل احمد صاحب مدنی کا شکرگزار ہوں کہ شیخ سرور صاحب نے اس رسالے پر نظر ثانی اور کمپوزنگ کے بعد اس کی پروف ریڈنگ کی، اور حافظ عقیل صاحب نے اس کی کمپوزنگ کا اہتمام کیا۔ ❶ جزاهما الله عنّي خير الجزاء۔

أسأل الله۔ سبحانه و تعالىٰ۔ أن يجعلني متبعاً لسنّة نبيه ﷺ، و يجعل عملي هذا خالصاً لوجهه الكريم، و نافعاً لي ولإخواني المسلمين آمين، وصلى الله و سلم على نبيّه محمد، وعلى آله و صحبه أجمعين۔

كتبه

ابوعبدالسلام

عبد الرؤف بن عبد الحنان

امام و خطیب شارجه اوقاف و

رکن مجلس تحقیق علمي دارالفتح، شارجه

---

❶ یعنی اس کے پہلے ایڈیشن کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اہمیت نماز

اسلام کے پانچ ارکان ہیں، دوسرے لفظوں میں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے:

"بني الإسلام علىٰ خمس: شهادة أن لا إله إلا اللّٰه، و أن محمداً رسول اللّٰه، و إقام الصلاة، و إيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان۔" ❶

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔"

ارکان اسلام میں توحید و رسالت کے بعد اوّلیت نماز ہی کو حاصل ہے اور تمام اعمال میں سے افضل عمل بھی نماز ہی ہے، حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ میں ہے:

"واعلموا أنّ خير أعمالكم الصلاة" ❷

"جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے افضل عمل نماز ہے۔"

نماز نہ صرف یہ کہ افضل و بہترین عمل ہے بلکہ یہ مسلمان بندے اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی ہے، چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

"إن بين الرجل، و بين الشرك، والكفر ترك الصلاة" ❸

---

❶ صحیح بخاری (۸) صحیح مسلم (۱۶)

❷ سنن ابن ماجہ (۲۷۶)، سنن دارمی (۱/۱۶۸)، اور صحیح ابن حبان (۱۰۳۴)

❸ صحیح مسلم (۸۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یعنی مسلمان بندے اور کفر و شرک کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے، جس نے نماز ترک کر دی وہ کفر و شرک کو پہنچ گیا۔

بریدہ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے مروی حدیث میں ہے:

"العهد الّذي بيننا، و بينهم الصلاة، فمن تركها فقد كفر۔" ❶

"ہمارے اور ان کے (کافروں کے) درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، سو جس نے اسے چھوڑ دیا، یقیناً اس نے کفر کیا۔"

اور ثوبان۔ رضی اللہ عنہ۔ سے مروی حدیث میں ہے:

"بين العبد، و بين الكفر، و الإيمان: الصلاة، فإذا تركها، فقد أشرك" ❷

"بندے اور کفر و ایمان کے درمیان نماز ہے، سو جس نے اس کو چھوڑا تو یقیناً اس نے شرک کیا۔"

عبد اللہ بن شقیق (یہ تابعی ہیں) کا قول ہے:

"كان أصحاب محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا يرون شيئاً من الأعمال تركه كفر غير الصلاة" (ترمذی: ۲۶۲۲)

"محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) اعمال میں سے سوائے ترکِ نماز کے کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔"

یعنی ترکِ نماز ان کے نزدیک کفر تھا، صرف صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ ہی نہیں بلکہ ان کے بعد میں آنے والے [لوگوں میں سے بھی] علماء کی ایک جماعت کا بھی یہی مذہب ہے، علامہ

---

❶ اس کو ترمذی (۲۶۲۱)، نسائی (۱/۲۳۱-۲۳۲) اور ابن ماجہ (۱۰۷۹) نے روایت کیا ہے۔

❷ اس کو لالکائی نے "شرح أصول الاعتقاد" (۴/۸۲۲) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

منذری (متوفی ۶۵۶ھ) "ترغیب وترھیب" (۱/۳۹۴) میں لکھتے ہیں:

" قد ذهب جماعة من الصحابة ، و من بعدهم إلى تكفير من ترك الصلاة متعمدًا لتركها حتى يخرج وقتها۔"

"صحابہ اور ان کے بعد میں آنے والے علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ وہ شخص کافر ہے جو نماز کو عمداً (جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے) چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے۔"

اس کے بعد انھوں نے ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی ذکر کیے ہیں جو یہ ہیں:

1. صحابہ میں سے: عمر بن خطاب، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، معاذ بن جبل، جابر بن عبد اللہ، ابوالدرداء۔ رضی اللہ عنہم
2. غیر صحابہ میں سے: امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم نخعی، حکم بن عتیبہ، ایوب سختیانی، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام زہیر بن حرب۔ رحمہم اللہ

مذکورہ بالا سطور سے معلوم ہوا کہ نماز کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ یہ بہت اہمیت کی حامل ہے کہ مسلمان کی شناخت ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا سوال ہوگا وہ نماز ہے۔[1]

حالتِ جنگ میں بھی نماز کا حکم:

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ میدان جنگ میں جب مسلمان اور کافروں کی فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل جنگ کے لیے تیار کھڑی ہوں اور ایک

---

[1] دیکھیں: ابوداؤد (۸۶۴۔۸۶۶)، ترمذی (۴۱۳)، نسائی (۱/۲۳۲۔۲۳۴)، ابن ماجہ (۱۴۲۵۔۱۴۲۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لمحے کی بھی غفلت مسلمانوں کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہو تو ایسے نازک وقت میں بھی نماز کی ادائیگی کا حکم ہے۔ [1] اللہ عزوجل اپنے نبی ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ﴾ (النساء:۲:۱۰۲)

''جب آپ ان میں ہوں اور انھیں نماز پڑھائیں تو ان میں ایک جماعت آپ کے ساتھ اپنے ہتھیار لیے کھڑی ہو، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنے بچاؤ اور اپنے ہتھیار لیے رہے۔''

میدانِ جنگ میں نماز کا یہ حکم رسول اللہ ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ اور آپ کے ساتھ صحابہ ـ رضی اللہ عنہم ـ کو ہے، رسول اللہ ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ امام الانبیاء ہیں، اللہ ـ عزّ وجل ـ کے بعد آپ کا مقام اور شان ہے۔ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' اور صحابہ ـ رضی اللہ عنہم ـ اس امت (امت محمدیہ) میں سب سے افضل ہیں، بلکہ انبیاء کے بعد ساری امتوں سے افضل ہیں، لیکن اللہ عزوجل نے جنگ کی حالت میں بھی جو کہ بہت کٹھن مرحلہ ہے، ان سے نماز

---

[1] یہ الگ بات ہے کہ حالات اور وقت کی نزاکت کے پیش نظر اس کی ادائیگی کے طریقے میں تخفیف کی گئی ہے، چنانچہ کتبِ حدیث میں اس کی ادائیگی کے مختلف طریقے وارد ہیں، اور یہ نماز ''صلوٰۃ الخوف'' (خوف کی نماز) کہلاتی ہے۔
تخفیف اس کی ادائیگی کے طریقے میں ہی نہیں بلکہ رکعتوں کی تعداد میں بھی ہے، چنانچہ بعض حالات میں صرف ایک رکعت نماز پڑھنا بھی درست ہے، جیسا کہ متعدد احادیث میں ہے، ان احادیث کے لیے ملاحظہ ہو۔
فتح الباری (۲/۴۳۳۔۴۴۳)، نیل الأوطار (۳/۳۲۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

معاف نہیں کی، اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریعت کی دو قسمیں ہیں: ظاہری اور باطنی اور باطنی شریعت میں نماز و روزہ وغیرہ نہیں اور ہم باطنی شریعت پر چلنے والے ہیں، وہ سراسر فریب کار اور دھوکے باز ہیں، مگر سادہ لوح لوگ انھیں ولی تصور کرتے ہیں، انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت کی پابندی کے بغیر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾ (یونس:٦٢،٦٣)

”خبردار اللہ کے ولیوں پر کسی قسم کا خوف نہیں، اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔“

اور تقویٰ اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ۔عزوجل۔ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور اس کی منہیات سے اجتناب کرتے ہیں۔

اور حدیثِ قدسی میں اللہ۔عزوجل۔ فرماتا ہے:

”من عادىٰ لي وليًّا، فقد آذنته بالحرب، و ما تقرب إليّ عبدي بشيء أحب إليّ مما افترضته عليه، و ما زال عبدى يتقرب إليّ بالنوافل حتى أحبه......“ ❶

”جو شخص میرے ولی سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے، میرے یہاں سب سے زیادہ محبوب چیز جس سے میرا بندہ میرا تقرب حاصل کرتا ہے وہ فرائض ہیں جو میں نے اس پر فرض کیے، میرا بندہ (فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ) نوافل سے بھی میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔“

---

❶ بخاری (٦٥٠٢)، ”الرقاق“، باب ”التواضع“

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کے حصول کا ذریعہ فرائض اور نوافل کی ادائیگی یا دوسرے لفظوں میں شریعت پر عمل ہے، حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"المراد بوليّ الله العالم بالله المواظب على طاعته المخلص في عبادته۔" ❶

''ولی سے مراد اللہ۔عزوجل۔ کی ذات کے بارے میں علم رکھنے والا اس کی اطاعت پر ہمیشگی کرنے والا اور اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والا ہے۔''

ولی کون ہے اور کون نہیں، اس کے بارے میں امام عزالدین بن عبد العزیز بن عبد السلام (متوفی:٦٦٠ھ) کا کلام بہت عمدہ ہے، اختصار کے پیش نظر اس کا کچھ حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے، فرماتے ہیں:

" والشرع ميزان يوزن به الرجال، وبه يَتَيَقَّن الربح من الخسران، فمن رجح في ميزان الشرع كان من أولياء الله...... فإذا رأيت إنسانًا يطير في الهواء ، ويمشي على الماء، أو يخبر بالمُغَيَّباتِ ، ويخالف الشرع بارتكاب المحرمات بغير سبب محلل، أويترك الواجبات بغير سبب مجوّز، فاعلم أنّه شيطان نصبه الله فتنة للجهلة، وليس ذلك ببعيد من الأسباب التى وصفها الله للضلال، فإن الدجال يحي، و يميت فتنة لأهل الضلال......"❷

''شریعت معیار ہے جس پر آدمیوں کو پرکھا جاتا ہے، اسی سے نفع اور نقصان

---

❶ فتح الباری (۳۴۲/۱۱)

❷ قواعد الأحکام (۱۹۴/۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کا پتہ چلتا ہے جو شخص شریعت کے میزان پر کھرا اترے وہ اولیاء اللہ میں سے ہوگا ، پس تم جب کسی انسان کو ہوا میں اڑتے یا پانی میں چلتے دیکھو یا وہ غیب کی باتوں کی خبر دے اور بغیر شرعی عذر کے محرمات کا ارتکاب کرتے ہوئے شریعت کی مخالفت کرے یا بغیر کسی شرعی سببِ جواز کے واجبات و فرائض کو چھوڑ دے تو جان لو کہ وہ شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جاہلوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے مقرر کیا ہے ، اللہ تعالیٰ نے گمراہی کے جو اسباب بیان کیے ہیں ان کی بناء پر ایسا ہونا بعید نہیں، کیونکہ دجال کو گمراہوں کے فتنے کے لیے زندہ کرنے اور مارنے کا اختیار ہوگا۔"

رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت:

حدیثِ علی رضی اللہ عنہ میں ہے:

"كان آخر كلام رسول الله ﷺ الصلاة الصلاة......" ❶

"رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام وفات سے قبل یہ تھا:" نماز کا اہتمام کرنا، نماز کا اہتمام کرنا۔"

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نماز کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ وفات پانے والا ایسے موقع پر اسی بات کی وصیت کرتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے اہم ہو۔

سات سال کے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم:

نماز اسلام کا وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی کا حکم نہ صرف یہ کہ بالغوں کے لیے ہے بلکہ سات سال کے بچوں کے لیے بھی ہے ، حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما میں ہے:

" مروا أولادكم بالصلاة، و هم أبناء سبع سنين، و اضربوهم

❶ ابو داؤد (٥١٥٦)، ابن ماجہ (٢٦٩٨)، وغیرہ ملاحظہ ہو : القول المقبول، (ص: ٢٤٩-٢٥١)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عليها، و هم أبناء عشر"❶

''اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہوں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو اس کے نہ پڑھنے پر انھیں مارو۔''

علامہ خطابی (متوفی ۲۷۵ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"و نقول إذا استحق الصبيّ الضرب، و هو غير بالغ، فقد عقل أنّه بعد البلوغ يستحق من العقوبة ما هو أشد من الضرب، و ليس بعد الضرب شيء مما قاله العلماء أشد من القتل۔"❷

''ہم کہتے ہیں کہ جب غیر بالغ بچہ مار کا مستحق ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ بلوغت کے بعد ایسی سزا کا مستحق ہو گا جو مار سے زیادہ سخت ہو اور مار کی سزا کے بعد قتل سے زیادہ سخت کوئی سزا نہیں ہے۔''

بے نمازی کی سزا:

نماز کی اہمیت معلوم ہو جانے کے بعد بے نمازی کی سزا کا ذکر بھی سنتے جایئے:

قرآن مجید سورہ مدثر میں ہے:

﴿فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾

''وہ جنتوں میں سوال کرتے ہوں گے، گناہگاروں سے، تمھیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔''

دوزخی اپنے دوزخ میں داخل ہونے کے اور اسباب بھی بیان کریں گے، لیکن سب سے پہلا جو سبب ذکر کریں گے وہ ترک نماز ہو گا، جس سے بخوبی یہ اندازہ لگایا جا سکتا

❶ ابو داؤد (۴۹۵، ۴۹۶)

❷ "معالم السنن" (۱/۱۴۹۔۱۵۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے کہ ترک نماز کتنا بڑا جرم ہے، مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت بے نماز ہے۔

اہمیت نماز سے متعلق ہم اپنے اس کلام کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔ رحمہ اللہ۔ کے درج ذیل کلام پر ختم کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام رقمطراز ہیں:

"إن الصلاة هي أعرف المعروف من الأعمال ، و هي عمود الإسلام، و أعظم شرائعه، و هي قرينة الشهادتين، و إنّما فرضها الله ليلة المعراج، و خاطب بها الرسول بلا واسطة لم يبعث بها رسولاً من الملائكة ، و هي آخر ما وصّى به النبيّ۔صلى الله عليه وسلم۔ أمّته، و هي المخصوصة بالذكر في كتاب الله تخصيصاً بعد تعميم كقوله تعالىٰ:﴿ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ ﴾ و قوله﴿ اُتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ﴾

وهي مقرونة بالصبر ، وبالزكاة، و بالنسك، وبالجهاد في مواضع من كتاب لله۔ تعالىٰ۔ كقوله:﴿ وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾ و قوله :﴿ وأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ و قوله: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي﴾ وقوله:﴿ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً ﴾ وقوله: ﴿ وَإِذْ كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَرَاءِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ﴾ إلى قوله ﴿ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيْمُوْا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَوْقُوْتًا ﴾

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

و أمرها أعظم من أن يحاط به، فاعتناء ولاة الأمر بها يجب أن يكون فوق اعتنائهم بجميع الأعمال، و لهذا كان أمير المؤمنين عمر بن الخطاب۔رضی اللّٰہ۔ يكتب إلى عمّاله : إنّ أهمّ أمركم عندي الصلاة، من حفظها ، وحافظ عليها حفظ دينه، و من ضيّعها كان لما سواها أشدّ إضاعة۔" رواه مالك وغيره" مجموع الفتاوى(۲۸/ ۷۰۔ ۷۱)

" یقیناً نماز نیک اعمال میں سے سب سے افضل عمل ہے یہ اسلام کا ستون اور اس کے فرائض میں سے سب سے بڑا فریضہ ہے اس کو شہادتین کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور اسے اللہ نے "ليلة المعراج" میں فرض کیا اس کے لیے اس نے کسی فرشتے کو نہیں بھیجا بلکہ بلا واسطہ اس کے بارے میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے خطاب کیا اور یہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی اپنی امت کو اخری وصیت ہے۔" ❶

اس کو کتاب اللہ میں تعمیم کے بعد تخصیص کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ﴾ (الأعراف:۱۷۰)

" وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔" ❷

اور یہ فرمان ﴿اُتْلُ مَا اُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلَاةَ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

" جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیں اور نماز قائم کریں۔"

---

❶ یہ حدیث (صفحہ ۳۹) میں گزر چکی ہے۔

❷ کتاب کے مضبوطی سے تھامنے میں نماز بھی داخل ہے مگر اس کے بعد نماز کے قیام کا خصوصی ذکر بھی کیا گیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قرآن مجید کے کئی مقامات پر نماز کو صبر، زکاۃ، قربانی اور جہاد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
اس کے بعد انھوں نے دلیل کے طور پر جن آیات کا ذکر کیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

① صبر کے ساتھ ذکر: ﴿وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاۃِ﴾ (البقرۃ:۱۵۳)

② زکاۃ کے ساتھ ذکر: ﴿وأَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ﴾

یہ حکم متعدد مقامات پر ہے جن میں سے دو مقام سورہ بقرہ میں ہیں ملاحظہ ہو: آیت (۴۳،۱۱۰)

③ قربانی کے ساتھ ذکر: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي﴾ (الانعام:۱۶۲)

④ جہاد کے ساتھ ذکر: اس کے لیے انھوں نے سورۃ النساء کی آیت (۱۰۲،۱۰۳) اور سورۃ الحجرات کی آیت (۲۹) کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

''اس کی اس قدر اہمیت ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ضروری ہے کہ حکمران ہر کام سے زیادہ اس کا اہتمام کریں۔

اسی لیے امیر المومنین عمر بن خطاب۔ رضی اللہ عنہ۔ اپنے گورنروں کی طرف لکھتے تھے کہ ''میرے نزدیک، تمہارا سب سے اہم کام نماز کا قیام ہے کیونکہ جس نے اس کا اہتمام کیا اور اس پر ہیشگی کی اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا وہ دیگر امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا،'' اس کو مالک وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

نماز کی اہمیت سے متعلق دادا جان۔ رحمہ اللہ۔ کا رسالہ'' فلاح دارین تخریجی و تعلیقی'' بھی دیکھا جائے اور یہ اہمیت نماز کے بارے میں بہترین رسالہ ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وضوء کا طریقہ

نماز کے لیے وضوء شرط ہے، اگر وضوء نہیں تو نماز نہیں، حدیث میں ہے:

"لا صَلوٰةَ لِمَنْ لا وضوءَ لَه" ❶

''جس کا وضوء نہیں اس کی نماز نہیں۔''

ایک دسری حدیث میں ہے:

"لَا تُقْبَلُ صَلوٰةٌ بِغَيْرِ طُهورٍ" ❷

''نماز بغیر وضوء کے قبول نہیں کی جاتی۔''

جب نماز کی قبولیت کا دارومدار وضوء پر ہے تو وضوء کا طریقہ بھی جاننا ضروری ہوا، لہٰذا یہاں نماز کے طریقے سے پہلے مختصر طور پر وضوء کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں۔

① وضوء شروع کرتے وقت ''بسم اللہ'' کہیں، اور یہ کہنا ضروری ہے بلکہ اگر ''بسم اللہ'' نہ کہا تو وضوء نہ ہوگا، حدیث میں ہے:

"لا وضوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ" ❸

''اس شخص کا وضوء نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہیں لیتا۔''

اور اللہ تعالیٰ کے نام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف ''بسم اللہ'' کہا جائے، کیونکہ سنت یہی ہے، اس کے بعد ''الرحمٰن الرحیم'' کہنا رسول اللہ ﷺ۔ صحابہ و تابعین سے ثابت

---

❶ ابوداؤد (۱۰۱)، ترمذی (۲۵)، ابن ماجہ (۳۹۸،۳۹۹)

❷ صحیح مسلم (۱۰۲/۳)

❸ یہ حدیث " لا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہٗ" کا دوسرا ٹکڑا ہے، لہٰذا اس کے حوالے کے لیے حاشیہ نمبر(۱) دیکھا جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نہیں، وضوء کرتے وقت اور نہ ہی دیگر کاموں کی ابتداء کے وقت، اس مسئلہ کی تفصیل اور اس کے دلائل کے لیے ہمارے رسالے ''مسنون تسمیہ'' کو دیکھا جائے۔

٢ ''بسم اللہ'' کہہ لینے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔

واضح رہے کہ ہاتھ اور دیگر اعضاء دھوتے وقت ابتداء دائیں عضو سے کی جائے، حدیثِ ابوہریرہ میں ہے کہ '' جب پہنو اور وضوء کرو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔'' ❶

٣ اس کے بعد ایک چلو پانی لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ایسا تین دفعہ کریں۔

واضح رہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا یہی طریقہ صحیح ہے، ایک چلو سے کلی کرنا اور پھر دوسرا چلو لے کر ناک میں پانی ڈالنا، یہ طریقہ صحیح حدیث سے ثابت نہیں، تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''القول المقبول'' (ص:١٦٨۔١٦٩) دیکھی جائے۔

اور ناک میں اچھی طرح سے پانی ڈالا جائے، الا یہ کہ آدمی روزہ سے ہو۔ جیسا کہ لقیط بن صبرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے۔

٤ ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑی جائے جیسا کہ حدیثِ علی۔ رضی اللہ عنہ۔ میں ہے۔ ❷

٥ اس کے بعد اپنے چہرے کو تین دفعہ دھوئیں۔

٦ پھر ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے ڈاڑھی کا خلال کریں۔ ❸

---

❶ ابوداؤد (٤١٤١)، ابن ماجہ (٤٠٢)

❷ حدیث صبرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کو ابوداؤد (١٤٢)، ترمذی (٣٨، ٧٨٨)، نسائی (١/٧٩) اور ابن ماجہ (٤٠٧، ٤٤٨)، نے اور حدیث علی۔ رضی اللہ عنہ۔ کو نسائی (١/٦٧)، دارمی (١/١٧٨)، اور ابن منذر نے "أوسط" (١/٣٧٧)، میں روایت کیا ہے۔

❸ ابوداؤد (١٤٥)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑦ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھوئیں۔

⑧ ہاتھ دھولینے کے بعد انگلیوں کا خلال کریں، خلال کا حکم حدیثِ لقیط بن صبرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ اور حدیثِ ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ میں وارد ہوا ہے۔ ❶

⑨ خلال کے بعد سر کا مسح کریں اور مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے پھیرنا شروع کریں اور گردن تک لے جائیں، پھر وہاں سے واپس سر کے اگلے حصے تک لے آئیں۔

واضح رہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو گردن تک لے جانا ہے، لیکن گردن کا مسح نہیں کرنا ہے، کیونکہ گردن کے مسح کا کسی صحیح حدیث میں ذکر نہیں ہے۔ ❷

⑩ سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت والی دونوں انگلیاں کانوں کے اندر داخل کرکے کانوں کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کریں۔

کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، بلکہ جو پانی سر کے مسح کے لیے لیا گیا تھا وہی کانوں کے مسح کے لیے کافی ہوگا۔ ❸

⑪ کانوں کے مسح کے بعد پہلے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت، پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو تین بار دھوئیں اور انگلیوں کا خلال بھی کریں اور ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) سے خلال کرنا سنت ہے، جیسا کہ مستورد۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے۔ ❹

---

❶ حدیث ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کو ترمذی (۳۹)، اور ابن ماجہ (۴۴۷)، نے روایت کیا ہے۔
حدیث صبرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کے حوالہ جات کے لیے (صفحہ:۴۵) دیکھیں۔

❷ تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۱۷۵۔۱۷۶) اور "مقالات عبدالرؤف، (ص:......) دیکھیں۔

❸ تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۱۷۲۔۱۷۳) دیکھیں۔

❹ اسے ابوداؤد (۱۴۸)، اور ترمذی (۴۰)، نے روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پاؤں کو دھو لینے سے آپ کا وضوء مکمل ہو گیا، وضوء کرتے وقت یہ خیال رہے کہ کسی عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے ورنہ وضوء نہیں ہوگا، جب وضوء نہیں ہوا تو نماز نہیں ہوگی، رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ اور اس کے پاؤں میں ایک درہم (یہ سکے والے روپے کے برابر ہوتا ہے) کے برابر جگ خشک تھی، تو آپ نے اس سے دوبارہ وضوء کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ ❶

کسی عضو کے کچھ حصے کے خشک رہ جانے سے نہ صرف یہ کہ وضوء اور نماز نہ ہوگی، بلکہ اس کے بارے میں سخت وعید بھی آئی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہما۔ کی طویل حدیث میں ہے کہ کچھ لوگوں نے وضوء کیا اور ان کی ایڑیاں خشک رہ گئیں تو رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے فرمایا:

"ویل للأعقاب من النار، أسبغوا الوضوء۔" ❷

"ان ایڑیوں کے لیے آگ کی ہلاکت ہے (عذاب ہے) وضوء پورا کرو۔"

ملاحظہ:

وضوء کے اعضاء کو تین تین بار دھونا افضل و بہتر ہے..... اگر تین بار کی بجائے دو دو بار یا ایک ایک بار دھویا جائے تو جائز ہے، اسی طرح اگر بعض اعضاء کو تین بار، بعض کو دو بار اور بعض کو ایک بار دھولیں تو بھی جائز ہے۔ ❸

مگر واضح رہے کہ تین بار سے زیادہ دھونا جائز نہیں ہے، کیونکہ عبد اللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے پاس آیا اور آپ سے وضوء کے بارے میں سوال کیا، آپ نے تین تین مرتبہ وضوء کرکے اسے دکھایا

---

❶ ابو داؤد (۱۷۵)

❷ مسلم (۳/۱۲۸)، أیضاً بخاری (حدیث: ۶۰، ۱۶۳)

❸ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: "القول المقبول" (ص: ۱۸۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور فرمایا:

"ھکذا الوضوء، فمن زاد علی ھذا، فقد أساء، و تعدیٰ، وظلم۔"❶

''وضوء اس طرح سے ہے، سو جو شخص اس پر (تین دفعہ پر) زیادہ کرے یقیناً اس نے برا کیا، وہ حد سے بڑھ گیا اور اس نے ظلم کیا۔''

وضوء کے بعد کی دعائیں:

وضوء کے بعد یہ دعائیں پڑھیں:

① اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"❷

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

② اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"❸

''یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے کر دے۔''

③ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"❹

''پاک ہے تو یا اللہ، تیری حمد کے ساتھ میں نے تیری پاکی بیان کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں تجھ سے بخشش

---

❶ نسائی ۱۰/۸۸)، ابن ماجہ (۴۲۲)

❷ مسلم (۳/۱۱۹۔۱۲۰)

❸ ترمذی (۵۵)۔

❹ اسے نسائی نے "عمل الیوم واللیلة" (۸۱۔۸۳)، میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

طلب کرتا ہوں اور تیری طرف لوٹتا ہوں۔"

تنبیہ:

بعض لوگ ہر عضو کے دھوتے وقت چند مخصوص دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں یا انھیں پڑھتے ہیں، لیکن ان دعاؤں کا کسی معتبر حدیث میں ثبوت نہیں ملتا، بلکہ امام نووی (متوفی: ٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

"و أمّا الدعاء على أعضاء الوضوء، فلم يجئ فيه شيئ عن النبي صلى الله عليه وسلم"

"رہی اعضاء وضوء پر دعاء تو اس کے بارے میں نبی۔ ﷺ۔ سے کوئی بھی چیز نہیں آئی ہے۔" ❶

❶ ملاحظہ ہو ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ١٨٠۔١٨١)، اور "أذكار نووي" (ص: ٣٠)، اسی طرح "زاد المعاد" (١٩٥/١) بھی دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

طریقۂ نماز

نماز کی اہمیت اور طریقۂ وضوء کے بعد اب طریقۂ نماز بیان کرتے ہیں:

① جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رو کھڑے ہوں۔

② **نیت:**

ہر قسم کی عبادت کے لیے نیت ضروری ہے ورنہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوگی، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"إنما الأعمال بالنيات" ❶

''اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

چونکہ نماز بھی ایک عبادت ہے، لہٰذا اس کے لیے بھی نیت کا ہونا ضروری ہے، مگر واضح رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے، لہٰذا نیت دل میں ہونی چاہیے، یعنی نماز پڑھنے والا اپنے دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں فلاں نماز پڑھنا چاہتا ہوں، وہ فرض نماز ہے یا نفل، وغیرہ وغیرہ۔

رہا زبان سے یا الفاظ سے نیت کرنا تو یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے نہ تو خود کیا اور نہ ہی اپنی امت کو اس کے کرنے کی تعلیم دی۔

امام ابن ہمام حنفی (متوفی: ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں:

"قال بعض الحفاظ: لم يثبت عن رسول الله ﷺ بطريق صحيح، ولا ضعيف أنه كان يقول عند الافتتاح: أصلّي كذا، و

---

❶ بخاری (۱)، مسلم (۱۳/۵۳-۵۴)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لا أحد من الصحابة، والتابعين، بل المنقول أنه ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر، و هذه بدعة۔"❶

"بعض حفاظ حدیث نے کہا ہے کہ کسی صحیح یا ضعیف سند سے رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے ثابت نہیں کہ آپ نماز کی ابتداء کرتے وقت فرماتے ہوں کہ میں فلاں نماز ادا کررہا ہوں اور نہ ہی صحابہ (رضی اللہ عنہم) اور تابعین میں سے کسی سے ایسا کرنا منقول ہے، بلکہ آپ۔ ﷺ۔ سے جو منقول ہے وہ یہ کہ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور یہ (زبان سے نیت) بدعت ہے۔"

حافظ ابن قیم (متوفی ۷۵۱ھ) نیت کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں، انھیں ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"یہ دس بدعتیں ہیں، جن میں سے کوئی لفظ بھی رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے کسی نے صحیح، ضعیف، مسند یا مرسل سند کے ساتھ قطعاً نقل نہیں کیا، بلکہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں، تابعین اور نہ ہی ائمہ اربعہ میں سے کسی نے اسے اچھا سمجھا ہے۔"❷

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی "عمدۃ الرعایۃ" میں لکھتے ہیں:

"دل کی نیت بالاتفاق کافی ہے، اور یہی طریقہ مشروع، رسول اللہ۔ ﷺ۔ اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے منقول ہے، ان میں سے کسی سے یہ کہنا کہ "میں نے نیت کی، یا فلاں نماز کی فلاں وقت میں نیت کرتا ہوں، یا ان جیسے الفاظ" منقول نہیں، جیسا کہ ابن ہمام نے "فتح القدیر" میں اور ابن قیم نے "زاد المعاد" میں اس مسئلے کی تحقیق کی ہے۔"❸

❶ فتح القدیر (۱/۲۶۶-۲۶۷)

❷ زاد المعاد: (۱/۲۰۱)۔

❸ منقول از فتاویٰ علماء حدیث: (۳/۸۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بلکہ زبان سے نیت کرنا جیسے صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ سے منقول نہیں اسی طرح ائمہ اربعہ سے بھی منقول نہیں چنانچہ ابن نجیم نے لکھا ہے:

"قال ابن امیر حاج: إنّه لم ینقل عن الأئمة الأربعة"❶

"ابن امیر حاج نے کہا ہے کہ یہ ائمہ اربعہ سے منقول نہیں ہے۔"

بلکہ بعض حنفی مشائخ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے چنانچہ ابو مفاخر کردری نے اپنی کتاب "المفید والمزید" میں کہا ہے:

"کرہ بعض مشایخنا النطق باللسان لأنّ النیّة علم القلب ، والله۔ تعالیٰ۔ مطلع علی ما في الضمائر، فلا حاجة إلی الإفصاح باللسان"۔

"ہمارے بعض مشائخ نے زبان سے نیت کرنے کو مکروہ جانا ہے کیونکہ نیت دل کا علم ہے اور ضمائر میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہے لہٰذا زبان سے نیت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

علامہ ابن ابی العزِّ حنفی ان کا یہ کلام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"وهذا هو الصحیح"

"اور صحیح بھی یہی ہے۔"

اس کے بعد انھوں نے اس کے صحیح ہونے کی وضاحت کی ہے۔❷

ان کے اس کلام کو ہم نے اپنی کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (۳۹۴۔۳۹۵) میں تفصیل سے نقل کیا ہے۔

تنبیہ: بعض علماء تکبیر تحریمہ سے پہلے "إنّی وجّهت وجهي......" پڑھنے کو

---

❶ الإشباہ والنظائر (صفحہ:۵۰)

❷ ملاحظہ ہو ان کی کتاب "التنبیہ علی مشکلات الهدایة"(۱/۵۰۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مسنون سمجھتے ہیں جو کہ درست نہیں بلکہ درست یہ ہے کہ اسے تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھا جائے یعنی ثناء "سبحانك اللهم" کی بجائے کبھی اس کو بھی پڑھا جائے۔ ❶

③ اب تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کریں، حدیث ابوہریرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیءُ الصَّلاۃ (بے قاعدہ نماز پڑھنے والے) کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: "ثم استقبل القبلة فكبر۔"

"پھر قبلہ رو ہو اور "اللہ اکبر" کہہ۔" ❷

اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین بھی کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھائیں۔

رفع یدین "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کریں، یا پہلے رفع یدین کریں پھر "اللہ اکبر" کہیں یا پہلے "اللہ اکبر" کہہ لیں پھر رفع یدین کریں، یہ تینوں صورتیں ہی جائز ہیں، اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ❸

رفع یدین کرتے وقت انگلیوں کی کیفیت:

رفع یدین کے وقت انگلیوں کو نہ تو ملایا جائے اور نہ ہی کھلا اور کشادہ رکھا جائے، بلکہ عام حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ ❹

رفع یدین کی حد:

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لَو (کان کے نیچے کے حصے کی نوک) تک اٹھائیں اور دونوں ہی صورتیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ❺

---

❶ تفصیل کے لیے ہماری کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ: ۳۷۵۔۳۷۶۔ حاشیہ) دیکھیں۔

❷ بخاری (۷۵۷۔۷۹۳)، مسلم (۴/۱۰۶۔۱۰۷)۔

❸ ملاحظہ ہو: "القول المقبول" (۳۲۷)۔

❹ حوالہ مذکور (۳۲۸)۔

❺ حوالہ مذکور (۳۲۸۔۳۲۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بعض لوگ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر والے حصے تک اور بعض اس سے بھی اوپر لے جاتے ہیں اور بعض لوگ کانوں کو چھوتے ہیں، جب کہ ایسا کرنا کسی معتبر روایت سے رسول اللہ ۔ﷺ۔ سے ثابت نہیں، اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہاتھوں کو اٹھاتے نہیں، صرف اشارہ کرتے ہیں اور یہ بھی درست نہیں۔

ملاحظہ:

رفع یدین کی اس حد میں مرد اور عورت یکساں ہیں، بعض فقہاء کا یہ کہنا کہ مرد تو کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، لیکن عورتیں اپنے کندھوں تک، اس پر کوئی معتبر وٹھوس دلیل نہیں ہے، لہٰذا اس حد میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ ❶

④ تکبیر تحریمہ کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پہنچے اور کلائی پر رکھ کر ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیں۔

وائل بن حجر ۔رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ ۔ﷺ۔ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، پہنچے اور کلائی پر رکھا۔" ❷

اور انہی وائل بن حجر ۔رضی اللہ عنہ۔ کی دوسری روایت میں ہے:

"میں نے رسول اللہ ۔ﷺ۔ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔" ❸

مولانا محمد حیات سندھی حنفی رحمہ اللہ (متوفی: ۱۱۶۳ھ) نے اس مسئلے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہے، جس کا نام " فتح الغفور في وضع الأيدي على الصدور "

---

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ۳۳۹)

❷ ابو داؤد (۷۲۷)، نسائی (۱۲۶/۲)

❸ ابن خزیمہ (۴۷۹)، اس حدیث کی سند میں کلام ہے، لیکن اس کی مؤید حدیثیں ہیں، جنھیں "القول المقبول" (ص: ۳۴۰۔۳۴۱) میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے، وہ اپنے اس رسالے کے آخر میں لکھتے ہیں۔

" وبما تقدم تقرر أنّ لوضع الأيدي على الصدور في الصلاة أصلاً أصيلاً ، ودليلاً جليلاً، فلا ينبغي لأهل الإيمان الاستكاف عنه، وكيف يستنكف المسلم عما ثبت عن رسول الله ﷺ " (ص: ۲۹-۳۰)

"جو کچھ گزر چکا اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں ٹھوس اور قوی دلیل موجود ہے، لہٰذا اہل ایمان کو اس سے تکبر و انکار نہیں کرنا چاہیے، اور جو چیز رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو، ایک مسلمان اس سے تکبر و انکار کیسے کرسکتا ہے"؟

⑤ سینے پر ہاتھ باندھ لینے کے بعد درج ذیل دو دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں:

[۱] « اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ » ❶

"یا اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے، یا اللہ مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے، یا اللہ میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔"

[۲] « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ » ❷

"پاک ہے تو یا اللہ، تیری حمد کے ساتھ میں نے تیری پاکی بیان کی، بابرکت

---

❶ بخاری (۷۴۴)، مسلم (۹۲/۵)

❷ ابوداؤد (۷۷۶)، ترمذی (۲۴۳)، ابن ماجہ (۸۰۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے تیرا نام، اور بلند ہے شان تیری، اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے۔"

⑥ مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک دعاء پڑھ لینے کے بعد ان الفاظ سے تعوذ پڑھیں:

« اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ »❶

"میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی جو کہ سننے والا، جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، اس کے جنون، کبر اور اس کے شعر سے۔"

⑦ تعوذ کے بعد بسملہ پڑھیں:

" بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم " شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ❷

⑧ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

"سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

"بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا۔"

﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾

"بدلے کے دن (قیامت) کا مالک ہے۔"

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ ﴾

---

❶ ابو داؤد (۷۷۵)، ترمذی، (۲۴۲)، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص: ۳۵۰، حدیث: ۲۷۰)، دیکھیں۔

❷ نماز سری ہو یا جہری، امام بسملہ کو سراً ہی پڑھے، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص: ۳۵۳۔۳۵۶) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾

''ہمیں سیدھی راہ دکھا۔''

﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾

''ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔''

❾ واضح رہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا جیسے امام کے لیے ضروری ہے، ویسے ہی مقتدی کے لیے بھی ضروری ہے، نماز سری ہو یا جہری ہر دونوں صورتوں میں مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنا ہوگی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

« لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب » ❶

''اس کی نماز نہیں، جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔''

اس حدیث کا عموم منفرد، امام اور مقتدی سب کو شامل ہے، بلکہ اس حدیث کی ایک روایت میں اس کے آخری میں " خلف الإمام " کی صراحت بھی ہے۔ ❷ یعنی جس نے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔

عبادہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں ہے، فرماتے ہیں، کہ ہم رسول

---

❶ بخاری (۷۵٦)، مسلم (۴/۱۰۰-۱۰۱)

❷ یہ صراحت امام بیہقی کی کتاب " القراءۃ خلف الامام" (ص:۷۰)، میں ہے اور بیہقی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، بیہقی کی ایک دوسری روایت میں مذکور الفاظ کی بجائے یہ الفاظ بھی ہیں۔'' إمام وغير إمام'' امام ہو یا غیر امام۔ حوالہ مذکور (ص:٦۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اللہ۔ ﷺ۔ کے پیچھے نمازِ فجر میں تھے آپ پر قرأت گراں ہوئی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"لعلكم تقرء ون خلف إمامكم"

"شاید تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔"

ہم نے جواب دیا ہاں، آپ نے فرمایا:

"لا تفعلوا إلاّ بفاتحة الكتاب، فإنه لاصلاة لمن لم يقرأ بها"

"تم سوائے فاتحہ کے کچھ نہیں پڑھو، کیونکہ اس کی نماز نہیں جس نے اسے پڑھا نہیں"❶

اس سے ملتی جلتی حدیث، انس۔ رضی اللہ عنہ۔ سے بھی مروی ہے، اور اس کے آخر میں ہے:

"ليقرأ أحدكم بفاتحة الكتاب في نفسه"❷

یعنی تمہیں چاہیے کہ تم سورہ فاتحہ کو آہستہ سے پڑھو۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ مقتدی کے لیے بھی ضروری ہے۔

رہی قرآن مجید کی یہ آیت:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

(الأنفال: ۲۰۴)

اور یہ حدیث: "وإذا قرأ فانصتوا"❸ "جب امام قراءت کرے تم خاموش رہو۔"

اور اسی طرح یہ حدیث: "من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة"❹

---

❶ ابوداؤد(۸۲۳) ترمذی(۳۱۱) تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۳۶۸۔۳۶۹) دیکھیں۔

❷ جزء القراءة للبخاری(۲۵۵)، صحیح ابن حبان(۱۶۲،۱۵۲/۵) اور دارقطني (۱۲۶/۲)، وغیرہ۔ تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۳۷۰۔۳۷۲) دیکھیں۔

❸ مسلم(۱۲۲/۴)، باب التشهد في الصلاة

❹ ابن ماجه(۸۵۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔

تو اس آیت اور ان احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہاں قراءت سے مراد سورہ فاتحہ کے بعد والی قراءت ہے اور ان کے یہ معنی مراد لینے ضروری ہیں، تاکہ ان دلائل اور ان دلائل جن سے مقتدی کے لئے فاتحہ پڑھنے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے، کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہ رہے، اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب مختلف دلائل کے درمیان جمع ممکن ہو تو جمع کو اپنانا ضروری ہے، تاکہ سب دلائل پر عمل ہو جائے۔

بعض دلائل کو اپنا لینا اور بعض کو ترک کر دینا جب کہ سب کے درمیان جمع ممکن ہو کوئی عقلمندی کی بات نہیں، ان دلائل کے اور جوابات بھی ہیں، لیکن ان کے ذکر کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔

⑩ آمین بآواز بلند کہنا:

سورہ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد جب نماز میں قراءت جہری یعنی بآواز بلند ہو تو امام اور مقتدی دونوں بآواز بلند ''آمین'' کہیں، اور ''آمین'' کہنے کی فضیلت ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

« إذا أمّنَ الإمام فأمّنوا، فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفرله ما تقدم من ذنبه » [1]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، سو جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' [2]

---

[1] بخاری (٧٨٠)، مسلم (٤/١٢٨-١٢٩)

[2] واضح رہے کہ گناہوں سے مراد یہاں صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ نہیں، یعنی آمین کے کہنے سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ نہیں، اس کی کچھ تفصیل کے لیے اس رسالے کے (ص:١١٠ کا حاشیہ:٢ دیکھیں)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

باآواز بلند آمین کہنے کے دلائل:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ امام بلند آواز سے ''آمین'' کہے گا، امام ابن خزیمہ اس دلیل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ کے اس فرمان: "إذا أمَّنَ الإمامُ فأمِّنوا" "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو" سے ثابت ہوا کہ امام اونچی آواز سے آمین کہے گا، کیونکہ جو علم کو سمجھتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ نبی ﷺ مقتدی کو امام کی ''آمین'' کے ساتھ آمین کہنے کا حکم اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب کہ اسے معلوم ہو کہ امام آمین کہے گا۔

اگر امام باآواز بلند نہیں بلکہ پست آواز سے آمین کہے تو مقتدی کو کیسے علم ہوگا کہ امام نے آمین کہی بھی ہے یا کہ نہیں، اور یہ محال ہے کہ کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ فلاں شخص فلاں بات کہے تو تم بھی وہی بات کہو، جب کہ وہ اس کی بات کو سن نہ رہا ہو، یہ تو بالکل ناممکن ہے۔

کوئی عالم یہ تصور نہیں کر سکتا کہ نبی ﷺ مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دیں جب کہ وہ اپنے امام کی آمین سن نہ رہا ہو۔ ❶

اور یہی بات قدرے اختصار کے ساتھ امام ابن منذر نے بھی میں کہی ہے۔ ❷

امام اونچی آواز سے آمین کہے، اس کے بارے میں صریح احادیث بھی ہیں، جن میں سے ایک وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

« كان رسول الله ﷺ إذا قرأ ﴿ وَلَا الضَّآلِّينَ ﴾ قال: آمين ،

---

❶ ملاحظہ ہو: صحيح ابن خزيمه (۱/ ۲۸۶)

❷ "الأوسط" (۳/ ۱۳۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ورفع بها صوته ﴾ ❶

''رسول اللہ ﷺ جب ﴿ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے اور بآواز بلند کہتے۔''

اس حدیث کی ایک روایت میں " ویرفع بها صوته "کی بجائے " ومدّ بها صوته "ہے اور یہ روایت ترمذی کے ہاں ہے، اور اس کے معنی بھی "ویرفع بها صوته "کے ہیں، امام ترمذی اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" وبه يقول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ والتابعين، ومن بعدهم يرون أنّ الرجل يرفع صوته بالتأمين ولا يخفيها، وبه يقول الشافعي، وأحمد، وإسحاق " ❷

''صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے بہت سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ آدمی بآواز بلند آمین کہے، پست آواز سے نہیں شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔''

مذکورہ کلام امام کی آمین سے متعلق تھا، اب مقتدی کے بآواز بلند آمین کہنے پر بعض دلائل ملاحظہ کریں:

① عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے:

---

❶ ابوداؤد (۹۳۲)، دارمی (۱/۲۸۴)

تنبیہ: امام شعبہ نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے "ورفع بها صوته" کی بجائے "وخفض بها صوته" (آپ نے آہستہ آواز سے آمین کہی) کہا ہے، اور ان الفاظ سے یہ حدیث مسند احمد (۴/۳۱۶)، وغیرہ میں ہے، مگر ان الفاظ کے ذکر کرنے میں امام شعبہ سے غلطی ہوئی ہے جیسا کہ امام بخاری، ابو زرعہ، دارقطنی اور دیگر حفاظِ حدیث نے صراحت کی ہے، تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''القول المقبول'' (ص: ۳۵۷۔۳۵۹)، دیکھی جائے۔

❷ سنن ترمذی (۲/۲۸)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

" مَا حسدتکم الیھودُ علی شییءٍ مَّا حسدَتُکُمْ علی السَّلام والتَّأمِیْنِ "[1]

''یہودیوں کوتم سے جس قدر سلام اور آمین کہنے پر چڑ ہے، کسی دوسری چیز پر نہیں۔''

اس حدیث کی ایک دوسری روایت میں: " وعلی قولنا خلف الإمام آمین "[2] ہے، ''ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم باآواز بلند آمین کہتے تھے، کیونکہ یہودیوں کا چڑنا اسی صورت میں ہوسکتا تھا، جب کہ وہ آمین کو سنتے ہوں۔''

حافظ ابن عبدالبر نے ذکر کیا ہے، کہ امام احمد بن حنبل اس شخص پر سخت ناراض ہوتے تھے، جو بلند آواز آمین کہنے کو مکروہ جانتا، فرماتے کہ نبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا فرمان ہے کہ:

''یہودی جس قدر ہم سے آمین سے چڑتے ہیں کسی اور چیز سے نہیں'' [3]

(۲) ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح [4] سے کہا کہ کیا ابن زبیر [5] سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں، اور ان کے

---

1. ابن ماجه(٨٥٦)، صحیح ابن خزیمه(١٥٨٥،٥٧٤)
اس حدیث کی مفصل تخریج اور اس کے شواہد کے لیے "القول المقبول"(ص:٣٦٥۔٣٦٦)، ملاحظہ کریں۔
2. مسند احمد(١٣٥/٦)، سنن بیهقي:(٥٦/٢)۔
3. تمهید ابن عبدالبر (١٥/٧)
4. عطاء بن ابی رباح ، یہ تابعی ہیں اور عبد اللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں ، اور ابن جریج عطاء کے شاگردوں میں سے ہیں، ان کا پورا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور یہ اتباع تابعین میں سے ہیں۔
5. ان کا نام عبد اللہ بن زبیر ہے ،صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ ، امّ المومنین عائشہ۔ رضی اللہ عنہا۔ کے بھانجے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پیچھے لوگ بھی آمین کہتے، حتی کہ مسجد گونج جاتی۔

ابن جریج سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے عطاء سے آمین کے بارے میں کہا، تو انہوں نے کہا کہ میں اسے فرض اور نفل نماز میں کبھی ترک نہیں کرتا ہوں، اور کہا کہ میں ائمہ کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہتے سنتا تھا، وہ خود بھی آمین کہتے اور ان کے پیچھے لوگ بھی، حتی کہ مسجد گونج اٹھتی۔ ❶

مسجد سے یہاں ''مسجد حرام'' ۔جس کے اندر خانہ کعبہ ہے۔ مراد ہے۔ کیونکہ عطاء بن ابی رباح سے خالد بن ابی نوف کی روایت میں ہے:

" قال: أدركت مئتين من أصحاب رسول الله ﷺ في هذا المسجد، يعني المسجد الحرام، إذا قال الإمام ﴿وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ رفعوا أصواتهم بآمين " ❷

''عطا کہتے ہیں کہ اس مسجد میں یعنی ''مسجد حرام'' میں، میں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے دو سو صحابہ کو پایا کہ جب امام ﴿وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ کہتا تو وہ بآواز بلند آمین کہتے۔''

۳ عکرمہ ❸ فرماتے ہیں: "أدركت الناس، ولهم رجّةٌ في مساجدهم بآمين، إذا قال الإمام: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾" ❹

= اور امیر المومنین ابوبکر صدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ کے نواسے ہیں، ان کی والدہ اسماء۔ رضی اللہ عنہا۔ ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مہاجرین کے یہاں سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔

❶ مصنف عبد الرزاق (۲/۹۶۔۹۷، حدیث نمبر: ۲۶۴۰، ۲۶۴۳)، محلی ابن حزم (۳/۲۶۴)

❷ ثقات ابن حبان (۶/۲۶۵)، سنن بیهقي (۲/۵۹)

❸ یہ عکرمہ بن عبد اللہ ہیں، تابعین میں سے ہیں، ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کے آزاد کردہ غلام اور ان کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔

❹ مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۸۷)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''میں نے لوگوں کو پایا کہ امام جب ﴿ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴾ کہتا تو ان کی مسجدیں آمین سے گونج اٹھتیں۔''

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی حنفی لکھتے ہیں:

" والإنصاف أنّ الجهر قوِيٌ من حيث الدليل " ❶

''انصاف کی بات یہ ہے کہ آمین بآواز بلند کہنا دلیل کے اعتبار سے قوی ہے۔''

امام ابن ہمام لکھتے ہیں:

" ولو كان إليّ في هذا شيئ لوفقت بأنّ رواية الخفض يراد بها عدم القرع العنيف، و رواية الجهر بمعنى قولها في زير الصوت وذيله......" ❷

''اگر اس کے بارے میں مجھے کچھ اختیار ہو تو میں دونوں مختلف روایتوں کو اس طرح جمع کروں کہ پست والی روایت سے مراد یہ ہے کہ زیادہ ہی اونچی آواز سے ''آمین'' نہ کہی جائے ❸ اور جہر والی روایت سے مراد یہ ہے کہ

---

❶ التعليق الممجد على موطأ محمد" (١/ ٤٤٦)

❷ فتح القدير شرح الهداية (١/ ٢٩٥-٢٩٦)

❸ واضح رہے کہ ''آمین'' پست آواز سے کہنے والی روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ امام بخاری، ابوزرعہ، دارقطنی اور دیگر حفاظِ حدیث نے صراحت کی ہے جیسا کہ (صفحہ:٦١) میں بھی ذکر ہوا، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (صفحہ: ٣٥٧-٣٥٨) دیکھیں۔

تنبیہ= ایک روایت میں وائل بن حجر۔ رضی اللہ عنہ۔ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ہمیں سکھانے کے غرض سے بآواز بلند ''آمین'' کہی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے تین مرتبہ ''آمین'' کہا مگر یہ دونوں روایتیں ہی سخت ضعیف ہیں۔ تفصیل کے لیے حوالہ مذکور (صفحہ: ٣٥٨-٣٥٩) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''آمین'' کچھ آہستہ آواز سے کہی جائے۔''

ان کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ ''آمین'' نہ تو زیادہ اونچی آواز سے کہی جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ آواز سے بلکہ درمیانی آواز سے ''آمین'' کہی جائے۔

مولانا اشرف تھانوی لکھتے ہیں:

''آمین بالجہر بے شک سنت ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''یہاں ایک طالب علم شافعی مذہب آئے...... آمین بالجہر کہتے تھے مگر بہت دبی آواز سے، میں نے ان کو محض اس خیال سے کہ شاید یہاں کے ادب کی وجہ سے ایسا کرتے ہوں کہلوا دیا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے سنت کو چھوڑا جائے بے تکلف آمین کہو۔'' ❶

⑪ سورہ فاتحہ کے بعد قراءت:

سورہ فاتحہ پڑھ لینے اور آمین کہہ لینے کے بعد قرآن مجید کی سورتوں میں سے جو سورت بھی یاد ہو وہ پڑھیں، آسانی کے پیش نظر ہم یہاں چند مختصر سورتوں کا ذکر کر دیتے ہیں:

① سورۃ العصر:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾

''زمانے کی قسم ❷ انسان یقیناً خسارے میں ہے۔''

---

❶ الافاضات الیومیة (۵/۱۳۲-۱۳۷) منقول از ''تسهیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول ﷺ (صفحہ......ایڈیشن......)

❷ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہے قسم اٹھائے لیکن ہمارے لیے اللہ۔ عزوجل۔ کی ذات اور اس کی صفات کے علاوہ کسی دوسری چیز کی قسم اٹھانا جائز نہیں، بلکہ شرک ہے،ابوداؤد (۳۲۵۲)، ترمذی (۱۵۳۵)، اور صحیح ابن حبان (۲۷۸/۶)، وغیرہ میں سعد بن عبیدہ ==

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ ﴾

''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔''

﴿ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾

''اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔''

② سورۃ الکوثر:

﴿ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴾

''ہم نے تمھیں (مخاطب نبی۔ ﷺ۔ ہیں) خیر کثیر عطا کیا۔ ❶

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾

''پس تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔''

﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴾

''یقیناً تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

③ سورۃ النصر:

= سے روایت ہے کہ ابن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم نہ اٹھائی جائے، کیونکہ میں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''من حلف بغير الله فقد أشرك'' ''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی یقیناً اس نے شرک کیا۔'' ترمذی کے یہاں ''فقد كفر، أو أشرك'' شک کے ساتھ ہے یقیناً اس نے کفر یا شرک کیا'' اور یہ شک راوی کو ہے۔

❶ خیر کثیر میں سے حوض کوثر بھی ہے، بلکہ متعدد احادیث میں کوثر کی تفسیر حوض کوثر سے ہی کی گئی ہے، صحیح بخاری (۴۹۶۶)، میں سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ سے ''کوثر'' کی تفسیر ''خیر'' سے مروی ہے، ابو بشر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر ہے، تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ جنت والی نہر اسی خیر میں سے ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ۔ ﷺ۔ کو عطا کی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔

﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴾

''اور آپ (نبی۔ ﷺ۔) لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھ لو۔''

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾

'' تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے بخشش مانگو، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

(4) سورۃ الاخلاص:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

''کہہ دیجیے (مخاطب نبی۔ ﷺ۔) وہ اللہ ایک ہی ہے۔''

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴾

''اللہ بے نیاز ہے۔''

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾

''نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے۔''

﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

''اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

واضح رہے کہ مذکورہ سورتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو زیادہ قرآن یا لمبی سورتیں یاد نہیں کر سکتے، ایسے لوگ جو سورتیں آسانی سے یاد کر سکتے ہوں، وہ انہیں یاد کریں اور نماز میں پڑھا کریں، اور وہ لوگ جنہیں زیادہ قرآن یا لمبی سورتیں یاد ہیں، ان کے لئے لمبی قراءت بہتر ہے، رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی عام طور پر جو قراءت تھی اس کے بارے میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عبداللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں:

《ما من المفصل سورة صغيرةٌ، ولا كبيرة إلا قد سمعت رسول الله ﷺ يؤمّ بها النّاس في الصلاة المكتوبة》

''میں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کو فرض نماز میں مفصل کی ہر چھوٹی اور بڑی سورت پڑھتے ہوئے سنا۔ ❶

مفصل سے مراد کون سی سورتیں ہیں:

اس بات پر سب علماء متفق ہیں، کہ مفصل سورتوں کی انتہا ﴿قُلْ أعوذ برب الناس﴾ پر ہوتی ہے، مگر ابتداء کے بارے میں اختلاف ہے، اور اس کے بارے میں دو قول زیادہ مشہور ہیں:

1. ان کی ابتداء سورہ ''الحجرات'' سے ہوتی ہے، اس قول کو امام نووی نے ارجح (زیادہ صحیح) کہا ہے۔ ❷
2. ان کی ابتداء سور ''ق'' سے ہوتی ہے، ❸ اس قول کو حافظ ابن حجر نے صحیح ترین کہا ہے۔ ❹

مفصل سورتوں کے علاوہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے دیگر سورتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن اس مختصر سے رسالے میں ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔

❶ ابو داؤد (۸۱۴)، وغیرہ، ملاحظہ ہو: القول المقبول (ص:۳۷۶، حدیث:۲۸۹)

❷ جیسا کہ فتح الباری (۲/ ۲۴۹) میں ہے۔

❸ سورہ "الحجرات" قرآن مجید کی سورہ نمبر (۴۹)، ہے اور پارہ نمبر (۲۶) میں ہے، اور سورۃ "قٓ" مذکورہ سورہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور اس کا نمبر (۵۰) ہے۔

❹ ملاحظہ ہو فتح الباري (۲/ ۱۹۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکوع

① قراءت سے فراغت کے بعد "اللہ اکبر" کہیں اور رفع یدین بھی کریں، رفع یدین تکبیر کے ساتھ، اس سے قبل اور اس کے بعد تینوں طرح ہی جائز ہے، جیسا کہ تکبیر تحریمہ میں گزر چکا، اور رفع یدین کی کیفیت اور حد بھی وہی ہے جس کا تکبیر تحریمہ میں بیان ہو چکا۔

تکبیر کہنے کے بعد رکوع میں جانا ہے، اور رکوع کی کیفیت یہ ہے کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر مضبوطی سے رکھا جائے اور انگلیاں کشادہ ہوں ایسے کہ گویا ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے، اور کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا جائے۔ ❶

② رکوع میں اطمینان:

رکوع میں اطمینان ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو جس نے بے قاعدہ نماز پڑھی تھی، نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

"ثم ارکع حتّٰی تطمئن راکعاً" ❷

"پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع کر۔"

اور اطمینان کی حد یہ ہے کہ ہر جوڑ کے اندر استقرار (ٹھہراؤ) آ جائے۔ ❸

جو شخص رکوع اور سجود اطمینان کے ساتھ نہیں کرتا، حدیث میں اسے نماز کا چور کہا گیا

---

❶ رکوع کی یہ کیفیت مختلف احادیث میں وارد ہے، ان کی تخریج کے لیے "القول المقبول" (ص: ۳۹۲-۳۹۵) دیکھی جائے۔

❷ بخاری (۷۵۷) مسلم (۴/۱۰۶-۱۰۷)

❸ ملاحظہ ہو۔ ابوداود (۸۶۳)، اور نسائی (۲/۱۸۶)، میں حدیثِ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے۔ (1) بلکہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث میں ہے:

"لَا تجزئ صلاة الرجل حتّٰى يقيم ظهره في الركوع والسجود" (2)

"آدمی کی نماز کافی نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔"

(3) رکوع کی دعائیں:

رکوع میں رسول اللہ ﷺ سے مختلف دعائیں ثابت ہیں، مگر یہاں صرف دو دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے، ان میں سے کسی ایک کو پڑھیں اور کم از کم تین بار پڑھیں:

(1) سُبحان رَبِّيَ الْعَظِيمِ (3) "پاک ہے میرا رب عظمت والا۔"

(2) "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" (4)

"پاک ہے تو اے رب ہمارے، تیری حمد کے ساتھ میں نے تیری پاکی بیان کی، اے میرے اللہ مجھے معاف کر دے۔"

اس دعاء کو عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کو رکوع اور سجدے میں کثرت سے پڑھتے تھے۔"

(4) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت:

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ حدیثِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے:

---

(1) یہ حدیث تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو (صفحہ: ۱۴۔۱۵)

(2) ابوداود (۸۵۵)، ترمذی (۲۶۵)، نسائی (۲/۱۸۳،۲۱۴)، ابن ماجہ (۸۷۰)

(3) ابن ماجہ (۸۸۸) ابن ابی شیبہ (۱/۲۲۳)، ابن خزیمہ: (۶۰۴،۶۶۸)

(4) بخاری (۷۹۴۔۸۱۷)، مسلم (۴/۲۰۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

«ألا وإني نهيت أن أقرأ القرآن راكعاً أو ساجداً ......» [1]

"مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔"

⑤ رکوع سے اعتدال (قومہ) کی طرف:

اب رکوع سے " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " کہتے ہیں ہوئے اٹھیں [2] پھر رفع یدین کریں۔ [3]

❁○○○❁

---

[1] مسلم (۴/۱۹۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے اندر رائے و قیاس کو دخل نہیں، نماز ایک افضل عمل ہے، رکوع اور سجدہ اس کے ارکان میں سے ہیں، بلکہ سجدے کے بارے میں تو رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا کہ" بندہ اپنے رب کے اس وقت سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔" اس حدیث کی تخریج سجدے کے بیان میں آرہی ہے۔ ملاحظہ ہو: (ص:۸۶) اس بناء پر ہماری رائے اور قیاس کے مطابق سجدے میں قرآن پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے جب کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرما رہے ہیں کہ" مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔" یعنی اللہ۔عزوجل۔ کی طرف سے۔

بعض لوگ جب انھیں کسی ایسے عمل کے کرنے سے جو کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو روکا جائے تو فوراً کہہ دیتے ہیں اس میں کیا حرج ہے، ہم قرآن ہی تو پڑھتے ہیں ذکر ہی تو کرتے ہیں، تم لوگ قرآن پڑھنے اور ذکر کرنے سے روکتے ہو، ان کو اس حدیث پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔

[2] بخاری (۷۸۹)، مسلم (۴/۹۷) حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

[3] رفع یدین کے بارے میں آئندہ صفحات میں تفصیل آرہی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مسئلہ رفع یدین

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث سے ثابت ہے، اور یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہیں، حافظ عراقی (متوفی: ۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

" واعلم أنه قد رُوِي رفع اليدين من حديث خمسين من الصحابة منهم: العشرة " ❶

''جان لو کہ رفع یدین کی حدیث پچاس صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے، جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔''

علامہ فیروز آبادی (متوفی: ۸۲۶ھ) لکھتے ہیں:

" وقد ثبت رفع اليدين في هذه المواضع الثلاثة، ولكثرة رواته شابه المتواتر، فقد صح في هذا الباب أربعمائة خبر، وأثر، ورواه العشرة المبشرة، ولم يزل ﷺ على هذه الكيفية حتى رحل عن هذا العالم، ولم يثبت شيء غيرها " ❷

''ان تینوں مقامات۔ تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت۔ میں رفع یدین ثابت ہے، اور رفع یدین اپنے کثرت رواۃ کی بنا پر متواتر حدیث کے مشابہ ہے، اس باب میں چار سو احادیث و آثار ثابت

❶ تقریب الأسانيد للعراقي (ص:۱۹)

❷ سفر السعادة للفيروز آبادی (ص:۱۸)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہیں، اس (سنت) کو عشرہ مبشرہ ❶ نے روایت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ

ہمیشہ اسی طریقے سے۔رفع یدین کے ساتھ۔نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ

آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔"

چونکہ یہ مختصر سا رسالہ ہے اس لئے یہاں صرف ایک حدیث کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے بعد بعض آثار اور بعض علماء کے اقوال بیان کئے جائیں گے۔

أ۔ حدیث:

ابو حمید ساعدی۔ رضی اللہ عنہ۔ کی طویل حدیث میں ہے کہ انہوں نے دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے طریقہ نماز کو جاننے والا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آپ بیان کریں، تو انہوں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی نماز کا طریقہ بیان کیا جس میں رکوع میں جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور اسی طرح دوسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع یدین کا ذکر بھی کیا، جب پوری نماز کا طریقہ بیان کر چکے تو سب نے فرمایا:

"صدقت هكذا كان يصلي ﷺ" ❷

---

❶ "عشرہ" سے مراد دس، اور "مبشرہ" سے مراد جنھیں خوشخبری دی گئی، صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ میں سے دس جلیل القدر صحابہ وہ ہیں جنھیں رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح، عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

❷ ابو داؤد (۷۳۰)، ترمذی (۳۰۴۔۳۰۵)

واضح رہے کہ اس حدیث کا ذکر ہم نے یہاں اس لیے کیا ہے کہ اس میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی وفات کے بعد ابوحمید کا دس صحابہ کی مجلس میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی نماز کا طریقہ بیان کرنے اور اس پر ان دس صحابہ کی تصدیق کرنے کا ذکر ہے جو اس مجلس میں تھے ورنہ رفع یدین سے متعلق

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''آپ نے سچ فرمایا: رسول اللہ۔ ﷺ۔ اسی طریقہ سے نماز پڑھتے تھے۔''

ب۔ آثار[1]:

① امام حسن بصری[2] فرماتے ہیں:

''نبی۔ ﷺ۔ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) نماز میں جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے تو ان کے ہاتھ پنکھوں کی طرح محسوس ہوتے۔''[3]

② عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ:

سعید بن جبیر[4] سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رفع یدین ایک ایسی چیز ہے، جس سے آدمی اپنی نماز کو مزین (خوبصورت) کرتا ہے، رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے اصحاب نماز کی ابتداء کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔[5]

ج۔ اقوال ائمہ:

امام ابن خزیمہ (متوفی: ۳۱۱ھ) نے رفع یدین سے متعلق ایک عنوان یوں قائم کیا ہے:

باب " الدليل على أن النبي ﷺ أمر برفع اليدين عند الركوع

= احادیث بخاری اور مسلم میں بھی ہیں، جیسا کہ اس عنوان کے شروع میں بھی ذکر ہوا۔ جن میں سے بعض کی طرف اس کتاب کے (ص:۷۶) میں اشارہ بھی آ رہا ہے۔

1. آثار کا عام طور پر اطلاق صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ اور تابعین کے اقوال و افعال پر ہوتا ہے۔
2. یہ مشہور تابعی ہیں۔
3. ابن ابی شیبہ (۲۱۲/۱)، بیهقي (۷۵/۲)، تمهيد ابن عبد البر (۲۱۷/۹)
4. یہ تابعی ہیں اور عبد اللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہ۔ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔
5. بیهقي (۷۵/۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وعند رفع الرأس من الركوع "❶

"اس دلیل کا بیان کہ نبی۔ ﷺ۔ نے رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا حکم دیا ہے۔"

اس کے بعد وہ اس باب کے تحت حدیث مالک بن حویرث۔ رضی اللہ عنہ۔ لائے ہیں، جس کے اندر یہ بھی ہے: ""صلّوا کما رأیتموني أصلي "❷

پھر فرماتے ہیں کہ: "نبی۔ ﷺ۔ نے مالک بن حویرث اور ان کے ساتھیوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسی طریقے سے نماز پڑھیں، جس طریقے سے انہوں نے آپ۔ ﷺ۔ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا، اور مالک بن حویرث نے یہ خبر دی ہے کہ نبی۔ ﷺ۔ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے، پس اس سے معلوم ہوا کہ آپ ۔ ﷺ۔ نے نمازی کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا حکم دیا ہے۔"

اور یہی عنوان امام ابن خزیمہ کے شاگرد حافظ ابن حبان (متوفی: ۳۵۴ھ) نے بھی قائم کیا ہے۔❸

مالک بن حویرث۔ رضی اللہ عنہ۔ اور ان کے قبیلے کے چند لوگ اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور بیس دن تک قیام کیا، جب وہ واپس جانے لگے تو رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے ان کو چند تعلیمات دیں، جن میں ایک تعلیم یہ بھی تھی:

"صلوا کما رأیتمونی أصلی "۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ رفع یدین شروع اسلام میں تھا مگر بعد میں یہ منسوخ ہوگیا۔

وہ کن دلائل کی بنا پر یہ بات کہتے ہیں، ان کے ذکر اور پھر ان کے رد کی اس مختصر سے رسالے میں گنجائش نہیں، بس یہاں ان لوگوں کے اس دعوے کے رد کے لیے

---

❶ صحیح ابن خزیمہ (۲۹۵/۱)

❷ یہ حدیث، اس کا ترجمہ اور اس کی تخریج گزر چکی ہے، ملاحظہ ہو: (صفحہ:۱۲)

❸ ملاحظہ ہو: "صحیح ابن حبان " (۱۷۴/۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مولانا ابوالحسن سندھی، حنفی کا کلام نقل کرتے ہیں۔

جیسا کہ اس مسئلے کے شروع میں ذکر ہوا کہ رفع یدین کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، ان صحابہ میں مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ ❶

مولانا ابوالحسن سندھی نسائی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

«ثم مالك بن حويرث، و وائل بن حجر ممّن صلّى مع النبيّ ﷺ آخر عمره، فروايتهما الرفع عند الركوع، والرفع منه ذليل على بقائه، وبطلان دعوى نسخه» ❷

"مالک بن حویرث اور وائل بن حجر ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ آپ کی آخری عمر میں نمازیں پڑھی ہیں، لہٰذا ان دونوں کا رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کو بیان کرنا اس کے بقاء پر اور اس کے منسوخ ہونے کے دعویٰ کے باطل ہونے پر دلیل ہے۔"

تنبیہ:

عوام الناس میں جو یہ بات مشہور ہے، کہ شروع میں صحابہ رضی اللہ عنہم جب نماز کے لیے آتے تو اپنی بغلوں میں بت لے کر آتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں رفع یدین کرنے کا حکم دیا تا کہ وہ بت گر جایا کریں۔ سبحانك هذا بهتان عظيم۔

معلوم نہیں کہ یہ کس بیوقوف اور احمق انسان کی کہی ہوئی بات ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی دشمنِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے افتراء ہے، نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ، کیا صحابہ رسول

---

❶ حدیث مالک بن حویرث کو بخاری (۷۳۰) اور مسلم (۹۴/۴) نے ، اور حدیث وائل بن حجر کو مسلم (۱۱۴/۴)، ابوداود (۷۲۶) اور ابن ماجہ (۸۶۷) نے روایت کیا ہے۔

❷ حاشية النسائي (۱۲۳/۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اللہ ﷺ۔ ایسے تھے، کیا ان کے دلوں کے اندر نفاق تھا؟ اس عقل کے اندھے نے یہ نہیں سوچا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین پر تو سب کا اتفاق ہے، جو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے، تکبیر تحریمہ کے وقت وہ بھی رفع یدین کرتے ہیں، اور وہ بت جو تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے سے نہیں گرتے تھے، وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے سے کیسے گر جاتے تھے، جو صحابہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرتے وقت بتوں کو گرنے سے سنبھال سکتے تھے تو کیا وہ رکوع والے رفع یدین کے وقت انہیں گرنے سے بچا نہیں سکتے تھے؟

یہاں اس واقعہ کا ذکر جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے مابین پیش آیا، ❶ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

امام وکیع فرماتے ہیں، کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ ابو حنیفہ اور ان کے پہلو میں ابن مبارک بھی نماز پڑھ رہے ہیں، عبداللہ بن مبارک رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کر رہے تھے، جب کہ ابو حنیفہ رفع یدین نہیں کر رہے تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو حنیفہ نے عبداللہ سے کہا، ابو عبدالرحمٰن! ❷ میں نے دیکھا کہ تم کثرت سے رفع یدین کر رہے تھے، کیا اڑنا چاہ رہے تھے؟ تو عبداللہ نے کہا میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو اس وقت رفع یدین کیا تو کیا آپ بھی اڑنا چاہ رہے تھے؟ اس پر ابو حنیفہ خاموش ہوگئے، وکیع کہتے ہیں کہ عبداللہ نے ابو حنیفہ کو جو جواب دیا، اس سے بڑھ کر حاضر جوابی میں نے نہیں دیکھی۔ ❸

---

❶ ان کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، اسی لیے مولانا عبدالحی لکھنوی نے ان کو "الفوائد البهية" (ص:۱۰۳) میں ذکر کیا ہے جب کہ ان کا امام صاحب کا شاگرد ہونا محل نظر ہے تفصیل کے لیے "التنكيل" (ص:۲۸۲۔۲۸۳) ملاحظہ کریں۔

❷ یہ امام عبداللہ بن مبارک کی کنیت ہے۔

❸ سنن بيهقي (۸۲/۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وکیع سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابن مبارک نے جواب دیا کہ آپ اگر پہلی مرتبہ رفع یدین کرنے سے اڑ جاتے ہیں تو میں اس کے بعد والے رفع یدین سے اڑ سکتا ہوں۔ ❶

عصام بن یوسف۔ جو کہ ائمہ حنفیہ میں سے ہیں۔ کے ترجمے میں مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے:

"و كان صاحب حديث يرفع يديه عند الركوع، و عند الرفع منه"

''یہ صاحبِ حدیث (حدیث پر عمل کرنے والے) تھے رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ یہ روایت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کی کتاب "السنّة" (ص:٦٨) میں اور اسی طرح تاریخ بغداد (۳۸۹/۱۳) میں بھی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

❷ مکحول۔ جن کا نام میمون بن محمد ہے۔ نے امام ابوحنیفہ۔ رحمہ اللہ۔ سے نقل کیا ہے کہ جس نے نماز میں رفع یدین کیا اس کی نماز باطل ہو گی۔ مگر یہ روایت غیر صحیح بلکہ باطل ہے۔ لکھنوی عصام کے بارے میں اپنا مذکورہ قول ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

" قلت: يعلم منه بطلان رواية مكحول......"

''اس سے مکحول کی روایت کا باطل ہونا معلوم ہوتا ہے......''

اس کے بعد انھوں نے اس روایت کے شاذ (غیر صحیح) ہونے کے بارے میں طویل کلام کیا ہے۔

ملاحظہ ہو۔ "الفوائد البهيّة في تراجم الحنفيّة، (ص:١٢٦۔١٢٧)

اور "التعليق الممجد" (۳۷۷/۱)، (ص:۹۱، طبعة اليوسفى) میں کہا ہے کہ ''محمود بن أحمد مسعود قونوی نے رفع یدین سے نماز کے فاسد ہوجانے والی روایت کے بطلان کے بارے میں بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے جس میں انھوں نے ثابت کیا ہے کہ مکحول کی یہ روایت شاذ و مردود ہے اور وہ ایک مجہول آدمی ہے لہٰذا اس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں۔''

فائدہ= لکھنوی نے عصام بن یوسف کے مذکورہ عمل کو ذکر کرنے کے بعد اس سے دو چیزیں اخذ کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی حنفی کسی مسئلے میں اپنے امام کے مذہب کو اس کے ═

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۶ رکوع سے کھڑے ہوگئے رفع یدین کر لیا، اب یہ نہیں کہ فوراً ہی سجدے میں چلے جانا ہے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہے، کہ رکوع سے اٹھے ابھی کمر بھی سیدھی نہیں ہوئی کہ فوراً سجدے میں چلے گئے، اگر ایسا کیا تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ۔ﷺ۔ نے "مسیء الصلاۃ" (بے قاعدہ نماز پڑھنے والے) سے فرمایا تھا: "فصلِ فإنك لم تصلِّ" "نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

اور آپ ۔ﷺ۔ نے اسے نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا تھا:

"ثم ارفع حتّٰی تعتدل قائماً" ❶

"پھر رکوع سے اٹھ یہاں تک کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے۔"

ابو حمید ساعدی ۔رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ ۔ﷺ۔ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فإذا رفع رأسه استوىٰ حتّٰی یعود کل فقار مکانه" ❷

"جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا۔"

سیدھا کھڑے ہوجانے کے بعد یہ دعا پڑھیں: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ" ❸

"ہمارے اللہ، سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔"

= خلاف قوی دلیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو اس سے وہ تقلید کے دائرے سے خارج نہیں ہوگا بلکہ یہ عین تقلید امام ہے تفصیل کے لیے "الفوائد البهية" اور ہماری کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ:۱۲۴) ملاحظہ ہو۔

❶ بخاری (۷۵۷)، مسلم (۴/۱۰۶۔۱۰۷)۔

❷ بخاری (۸۲۸)

❸ بخاری (۷۹۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس کے بعد اگر ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے تو بہتر ہے:

"حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ" ❶

"بہت تعریف، پاک اور برکت والا۔" ❷

❶ بخاری (۷۹۹)

❷ اس مقام پر پڑھنے کے لیے دیگر دعائیں بھی ہیں جنہیں "القول المقبول" (ص: ۴۰۷، ۴۰۸) میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدہ

مذکورہ دعا پڑھ لینے کے بعد " اللہ اکبر " کہیں، اور سجدے میں چلے جائیں، اور سجدے میں جب جائیں تو زمین پر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

" إذا سجد أحدكم، فلا يبرك كما يبرك البعير، وليضع يديه قبل ركبتيه "[1]

"جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو یوں نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے، بلکہ وہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھے۔"

واضح رہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (آگے والی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں، اس کی پچھلی ٹانگوں میں نہیں، جیسا کہ عربی لغت کی کتابوں میں ہے، مثال کے طور پر عربی کی معتبر اور مشہور و معروف کتاب "لسان العرب "(۱/۴۳۳) میں ہے:

" ركبة البعير في يده...... وكل ذي أربع ركبتاه في يديه "

"اونٹ کا گھٹنا اسکے ہاتھ (آگے والی ٹانگ) میں ہوتا ہے، اور تمام چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں (آگے والی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔"

امام طحاوی فرماتے ہیں:

" البعير ركبتاه في يديه، وكذلك سائر البهائم، وبنو آدم ليسوا

---

[1] ابو داود (۸۴۰)، نسائی (۲/۲۰۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

كذلك " ❶

" اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں، اسی طرح دیگر جانوروں کے بھی، لیکن انسان اس طرح نہیں ہیں۔"

یعنی ان کے گھٹنے ہاتھوں میں نہیں بلکہ ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور دیگر جانوروں کے گھٹنے بھی ان کی آگے والی ٹانگوں میں ہوتے ہیں، اونٹ جب بیٹھتا ہے، تو پہلے آگے والی ٹانگوں پہ بیٹھتا ہے، اور زمین پر سب سے پہلے اس کے گھٹنے لگتے ہیں، اور مذکورہ حدیث میں اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، اور گھٹنوں کی بجائے پہلے ہاتھ رکھنے کو کہا گیا ہے۔ ❷

سجدہ کی کیفیت:

① سجدہ سات ہڈیوں پر ہو، عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

" أمرت أن أسجد على سبعة أعظم: على الجبهة، وأشار بيده على أنفه، واليدين، والركبتين، وأطراف القدمين، ولا نكفت الثياب ولا الشعر " ❸

" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں: پیشانی پر، اور اپنے ہاتھ کو اپنی ناک تک لے گئے۔ ❹ دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور پیروں کی

---

❶ شرح معاني الأثار (۲۵۴/۱)، وأيضاً شرح مشكل الأثار (۱/ ۶۶)۔

❷ اس مسئلے کی اگر تفصیل درکار ہو تو ہماری کتاب " القول المقبول "(ص: ۴۲۲، ۴۲۶) دیکھیں۔

❸ بخاری (۸۱۲)، مسلم (۴/ ۲۰۷)۔

❹ الفاظ کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اپنے ہاتھ کو اپنی ناک تک لے گئے جب کہ حقیقت میں یوں نہیں، بلکہ یہ تفسیر عبداللہ بن عباس۔ سے اس حدیث کے راوی طاؤس کی ہے، =

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

انگلیوں پر، اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے، کہ ہم (نماز میں) کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔"

واضح رہے کہ ہاتھوں سے مراد ہتھیلیاں ہیں، جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت کے اندر صراحت موجود ہے، نہ کہ پورے بازو، بلکہ سجدے کی حالت میں بازو بچھانے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے۔

(۲) سجدے میں پیشانی، ناک، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پیروں کی انگلیاں زمین پر خوب اچھی طرح ٹکائیں۔ ❶

(۳) دونوں قدموں کو کھڑا کریں، اور انگلیوں کو قبلہ رو رکھیں۔ ❷

(۴) اپنی دونوں ہتھیلیوں کو کانوں کے برابر رکھیں۔ ❸ ایک حدیث میں کندھوں کے برابر رکھنے کا ذکر بھی ہے۔ ❹

(۵) ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھیں۔ ❺

= جیسا کہ بیهقي (۲/۱۰۳)، کی ایک روایت کے اندر صراحت ہے، امام بیہقی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "و في رواية سفيان ما دل على أن ذكر الأنف في الحديث من تفسير طاؤس" سفیان کی روایت میں اس بات پر دلیل ہے کہ اس حدیث میں ناک کا ذکر طاؤس کی تفسیر ہے۔ سفیان کی روایت نسائی (۲/۲۰۹۔۲۱۰) میں بھی ہے، لیکن نسائی کے یہاں اس روایت میں اس قدر صراحت نہیں، جس قدر کہ بیہقی کے یہاں ہے۔

❶ ابوداؤد (۸۵۹)، ابن خزیمہ (۶۳۸)، حدیث رفاعہ۔ رضی اللہ عنہ، ترمذی (۲۷۰)، بیهقي (۲/۱۰۲)، حدیث ابوحمید ساعدی۔ رضی اللہ عنہ۔

❷ بخاری (۸۲۸)، ابو داؤد (۷۳۰) حدیث ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ۔

❸ ابو داؤد (۸۲۶)، نسائی (۲/۲۱۱)

❹ ابو داؤد (۷۳۴)، ترمذی (۲۷۰)

❺ ابن خزیمہ (۶۴۲)، ابن حبان (۳/۱۹۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑥ ہتھیلیوں اور انگلیوں کو قبلہ رو رکھیں۔ ❶

⑦ اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند رکھیں، براء بن عازب۔ رضی اللہ عنہ۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

" إذا سجدت فضع كفيك، وارفع مرفقيك " ❷

''جب سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور کہنیوں کو بلند رکھو۔''

حدیثِ انس۔ رضی اللہ عنہ۔ میں ہے:

《 اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب 》 ❸

''سجدے میں اعتدال سے رہو، اور تم میں سے کوئی اپنے بازو نہ بچھائے جس طرح کہ کتا بچھاتا ہے۔''

سجدے میں اعتدال سے مراد یہ ہے کہ بازو نہ تو پھیلائے جائیں اور نہ ہی سکیڑ کر رکھے جائیں، حدیث ابوحمید۔ رضی اللہ عنہ۔ میں ہے:

《 فإذا سجد وضع يديه غير مُفترشٍ ولا قابضهما 》 ❹

''جب آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سجدہ کرتے تو اپنے بازؤں کو نہ تو بچھاتے اور نہ سکیڑ کر رکھتے۔''

⑧ بازؤں کو پہلوؤں سے دور رکھیں، رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سجدے میں بازؤں کو پہلوؤں سے اس قدر دور رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ ❺

---

❶ بيهقي (۲/۱۱۳)۔

❷ مسلم (۴/۲۱۰)۔

❸ بخاری (۸۲۲)، مسلم (۴/۲۰۹۔۲۱۰)۔

❹ بخاری (۸۲۸)۔

❺ بخاری (۸۰۷)، مسلم (۴/۲۱۰۔۲۱۱)، حدیث عبد اللہ بن مالك رضی اللہ عنه، أیضاً مسلم (۴/۲۱۱۔۲۱۲)، حدیث میمونہ۔ رضي اللہ عنہا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((کان النبی ﷺ إذا سجد جافی بین یدیه لو شاء ت بهمة أن تمر بین یدیه لمرّت)) ❶

"نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو (پہلوؤں سے) اس قدر دور رکھتے کہ بکری کا بچہ اگر آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔"

⑨ سجدے کے اندر اطمینان ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے "مسيء الصلاة" (بے قاعدہ نماز پڑھنے والے) کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

"ثُمَّ اسْجُدْ حتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا"

"پھر سجدہ کر اور اطمینان سے کر۔" ❷

جو شخص سجدے میں اطمینان نہیں کرتا اسے حدیث میں نماز کا چور کہا گیا ہے، اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ❸

⑩ سجدے کے مذکورہ طریقے میں مرد اور عورت برابر ہیں، اور جو یہ کہا جاتا ہے، کہ سجدے میں عورتیں اپنے بازو بچھا کر اور پیٹ کو رانوں سے لگا کر رکھیں، تو اس پر کوئی معتبر دلیل نہیں ہے، اس کے بارے میں جو بعض روایات ملتی ہیں، وہ صحیح نہیں ہیں۔ ❹

⑪ سجدے میں دعاء:

سجدہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

---

❶ مسلم (۴/۲۱۱)

❷ بخاری (۷۵۷)، مسلم (۴/۱۰۶-۱۰۷)

❸ یہ دونوں حدیثیں گزر چکی ہیں، ملاحظہ ہو: (صفحہ: ۱۴-۱۵، ۷۰)

❹ ان روایات کے بارے میں تفصیل کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ۴۲۹، ۴۳۰) دیکھی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

«أقربُ مَا يكونُ العبدُ من ربِّہٖ وھو ساجِدٌ فأكثِرُوا الدعاء» ❶

''بندہ اپنے رب سے اس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا تم کثرت سے دعا کرو۔''

اور عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے:

''وأما السجود، فاجتهدوا في الدعاء فقمن أن يستجاب لكم'' ❷

''سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو، کیونکہ اس وقت تمہاری دعا کی قبولیت کی زیادہ توقع ہے۔''

سجدے میں رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے مختلف دعائیں پڑھنی ثابت ہیں، یہاں صرف تین دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی ایک پڑھیں اور کم از کم تین بار پڑھیں:

① « سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى» ❸

''پاک ہے میرا رب جو کہ سب سے بلند و بالا ہے۔''

② « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ» ❹

③ « اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ، وجِلَّهٗ، وَاَوَّلَهٗ، وَآخِرَهٗ، وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ» ❺

''یا اللہ میرے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہر

---

❶ مسلم (۴/۲۰۰)

❷ مسلم (۴/۱۹۶)

❸ ابن ماجہ (۸۸۸)، ابن ابی شیبہ (۱/۲۲۳)، ابن خزیمہ (۶۶۸)۔

❹ اس دعاء کی تخریج اور ترجمہ گزر چکا ہے۔ دیکھیں (صفحہ: ۷۰)

❺ مسلم (۴/۲۰۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور چھپے ہوئے۔''

تنبیہ: سجدے اور اسی طرح رکوع میں بھی قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت ہے، جیسا کہ رکوع کے بیان میں ذکر ہوا، ملاحظہ کریں (صفحہ:۷۰)

⑫ سجدے سے اٹھنا:

سجدے سے اٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہیں، اور اطمینان سے بیٹھ جائیں، رسول اللہ ﷺ نے ''مسيء الصلاة'' (بے قاعدہ نماز پڑھنے والے) سے فرمایا تھا:

«ثُمَّ ارْفَعْ حتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً» ❶

''پھر سجدے سے اٹھو، یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔''

حدیث ابوحمید رضی اللہ عنہ میں ہے:

«ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا» ❷

''پھر رسول اللہ ﷺ (سجدے کے بعد) سیدھے ہوئے (بیٹھنے کی حالت میں) یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آگئی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطمینان یہ ہے کہ آدمی اس قدر بیٹھ جائے کہ اس کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے۔

⑬ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ:

دو سجدوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے دو طرح سے بیٹھنا ثابت ہے:

پہلا طریقہ: افتراش

افتراش یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا کر کے رکھا جائے، اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں،

---

❶ بخاری (۷۵۷)، مسلم (۴/۱۰۷)

❷ ابو داؤد (۷۳۰)، ترمذی (۳۰۴)، اور مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور بائیں پیر کو بچھا کر اس کے اوپر بیٹھا جائے۔ ❶

دوسرا طریقہ: اِقعاء:

دوسرا طریقہ ''اِقعاء'' والا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ پیروں کو کھڑا رکھا جائے اور ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔

طاؤس کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ''اِقعاء'' کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے، ہم نے کہا کہ ہم تو اسے آدمی کے لئے باعث مشقت سمجھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا:

" بل هي سنّة نبيك صلی اللہ علیہ وسلم " ❷

''بلکہ یہ تمہارے نبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی سنت ہے۔''

اسی طرح عبداللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ نے بھی ''اِقعاء'' کو سنت کہا ہے۔ ❸

مولانا مبارکپوری، حدیثِ عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کی شرح میں لکھتے ہیں:

" وهذا الحديث نص صريح في أن الإقعاء سنة " ❹

''یہ حدیث اس بات پر صریح دلیل ہے کہ اِقعاء سنت ہے۔''

معاویہ بن حدیج کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس کو ''اِقعاء'' کرتے دیکھا تو ان سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے عبادلہ ثلاثہ یعنی عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن

---

❶ ملاحظہ ہو: بخاری (۸۲۷)، اور نسائی (۲/۲۳۶)، میں حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوداؤد (۷۳۰، ۷۳۳) اور ترمذی (۳۰۴)، میں حدیثِ ابوحمید ساعدی۔ رضی اللہ عنہ۔
اس کے بارے میں محلّی ابن حزم (۴/۱۲۵) بھی دیکھیں۔

❷ مسلم (۵/۱۸-۱۹)، ابوداود (۸۴۵)، ترمذی (۲۸۳)۔

❸ ملاحظہ ہو: سنن بيهقي (۲/۱۱۹)۔

❹ تحفة الأحوذي: (۲/۱۵۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عمرو اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ ❶

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اِقعاء بھی سنت ہے ❷، امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں ایک باب باندھا ہے، جس میں انہوں نے مذکورہ دونوں طریقوں کو درست کہا ہے ❸، اور مولانا مبارکپوری نے ابن حجر مکی ❹ سے نقل کیا ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان "اِقعاء" سے "افتراش" افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اکثر عمل افتراش تھا۔

تنبیہ: اِقعاء کی ایک دوسری صورت بھی ہے، وہ یہ کہ آدمی اپنی سرین (چوتڑوں) پر بیٹھے، پنڈلیوں کو کھڑا رکھے، اور ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے، جیسے کہ کتا بیٹھتا ہے۔

اس صورت کو بعض حدیثوں میں "إقعاء الكلب "کتے کے بیٹھنے سے اور حدیث عائشہ میں "عقبة الشيطان " سے تعبیر کیا گیا ہے، ❺ اور اس صورت و کیفیت سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ "اِقعاء" کی جو پہلی صورت ہے، وہ مسنون ہے، اور یہ دوسری صورت

---

❶ سنن بيهقي (۱۱۹/۲)

❷ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے شرح مسلم (۱۹/۵)، نیل الأوطار (۲۷۶/۲۔۲۷۸)، تحفة الأحوذي (۱۵۹/۲۔۱۶۱)، اور شیخ احمد شاکر کی شرح ترمذي (۷۴/۲۔۷۶)، دیکھیں۔

❸ صحیح ابن خزیمه (۳۳۸/۱)۔

❹ یہ ابن حجر ہیتمی کے نام سے زیادہ معروف ہیں، اپنے وقت کے امام تھے، بیس سے زیادہ ان کی تصانیف ہیں، جن میں سے زیادہ مشہور: "الزواجر عن اقتراف الكبائر"، "الفتاوى الحديثية" اور "الصواعق المحرقة" ہیں، ان کی وفات (۹۷۴ھ) میں ہوئی۔

❺ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو مسلم (۲۱۳/۴) اور ابوداؤد (۷۸۳)، نے روایت کیا ہے اور "إقعاء الكلب" کی حدیثوں کے لیے ملاحظہ ہو: مسند احمد (۳۱۱/۲)، ترمذی (۲۸۲)، ابن ماجه (۸۹۴۔ ۸۹۶)، اور سنن بيهقي (۱۲۰/۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ناجائز و ممنوع ہے۔ ❶

⑭ دونوں سجدوں کے درمیان کی دعاء:

دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھیں تو یہ دعاء پڑھیں:

"رَبِّ اغْفِرْلِيْ" ❷ میرے رب مجھے بخش دے۔"

اور اس دعا کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا جائے امام ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"المستحب عند أبي عبدالله أن يقول بين السجدتين " رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ " يكرر ذلك مراراً، والواجب منه مرّة، وأدنى الكمال ثلاث۔" ❸

"ابو عبداللہ۔امام احمد۔ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ دو سجدوں کے درمیان "ربّ اغفرلي ربّ اغفرلي " تکرار کے ساتھ کہے، اس کا ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، اور کمال کی ادنیٰ حد تین مرتبہ کہنا ہے۔ ❹

بعض لوگ اس مقام پر کوئی دعا نہیں پڑھتے حالانکہ یہ درست نہیں، امام طحاوی حنفی (متوفی: ۳۲۱ھ) اس حدیث پر بعض محدثین کا عمل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" وهذا عندنا من قوله حسن، واستعماله إحياء لسنّة من سنن رسول الله ﷺ وإليه نذهب، وإيّاهُ نستعمل " ❺

"ہمارے نزدیک ان کا یہ قول اچھا ہے، اس پر عمل کرنا رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی

---

❶ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:"شرح مسلم(۱۹/۵)، المجموع شرح المهذب (۴۳۸/۳۔۴۳۹)، اور نیل الأوطار(۲۷۶/۲۔۲۷۸)۔

❷ المغنی" (۵۲۵/۱)

❸ ابوداؤد(۸۷۴)، نسائی (۱۹۹/۲۔۲۰۰،۲۳۱)

❹ اس کے بارے میں "أذکار نووی"(ص:۵۶)، اور "مرعاة المفاتیح"(۲۲۲/۳) بھی دیکھیں۔

❺ مشکل الآثار(۳۰۸/۱۔۳۰۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سنت کو زندہ کرنا ہے، ہم بھی اسی کے قائم ہیں اور اسی پر ہمارا عمل ہے۔"

مولانا عبدالحئ لکھنوی بھی اس مقام پر دعا پڑھنے کے قائل ہیں چنانچہ وہ امام ابوحنیفہ کے اس قول کا کہ " نمازی قومہ میں "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہنے کے بعد خاموش رہے اور اسی طرح دوسجدوں کے درمیان بھی خاموش ہی رہے" ردّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هذا مخالف لما جاء في الأخبار الصحاح من زيادة الأدعية في القومة، و بين السجدتين"

" یہ قول ان صحیح احادیث کے مخالف ہے جن میں قومہ میں مزید دعاؤں اور دو سجدوں کے درمیان دعاؤں کا ذکر ہے۔"

اس کے بعد انھوں نے ان احادیث کا ذکر کیا ہے جن میں ان مقامات پر دعائیں پڑھنے کا ذکر ہے۔ [1]

تنبیہ: اس مقام پر ایک دوسری دعا بھی پڑھی جاتی ہے، جو کہ نہایت ہی مشہور ہے اور وہ یہ ہے:

«أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ......»

مگر یہ اسنادی اعتبار سے ثابت نہیں۔ [2]

⑮ دوسرا سجدہ:

مذکورہ دعا پڑھ لینے کے بعد دوسرے سجدے میں چلے جائیں اور بالکل اسی طرح کریں جس طرح کہ پہلا سجدہ کیا تھا۔

---

1. ملاحظہ ہو: "النافع الكبير شرح الجامع الصغير" (صفحہ:۸۸)
امام صاحب نے امام ابو یوسف کے سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہا تھا اس قول کو تفصیل سے ہماری کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ:۱۲۵۔۱۲۶۔) میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔
2. تفصیل کے لیے ہماری کتاب: "القول المقبول" (۴۴۰۔۴۴۱) اور " چند کتب پر ایک نظر (ص: ۹۸۔۱۰۴) دیکھی جائے۔ آخر الذکر کتاب میں اس کے بارے میں بہت زیادہ تفصیل موجود ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑰ جلسۂ استراحت:

دوسرے سجدے کے بعد اب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا ہے، مگر کھڑے ہونے سے قبل تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنا ہے، اسی بیٹھنے کو فقہاء کی اصطلاح میں ''جلسۂ استراحت'' کہتے ہیں، اور یہ جلسہ مسنون ہے۔

مالک بن حویرث ۔رضی اللہ عنہ۔ روایت کرتے ہیں:

((أنه رأى النبيّ ﷺ يصلّي، فإذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعداً)) ❶

''انہوں نے نبی۔ ﷺ۔ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی، تیسری) میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے۔''

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ آخری عمر میں موٹاپے اور کبر سنی کی وجہ سے ''جلسۂ استراحت'' کرتے تھے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: مالک بن حویرث اس حدیث ((صلّوا كما رأيتموني أصلّي)) ❷ کے راوی ہیں، لہٰذا انہوں نے رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی نماز کی جو صفات بیان کی ہیں وہ تمام اس حدیث کے حکم میں شامل ہیں۔ ❸

علامہ ابوالحسن سندھی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" هذا الحديث يدلّ على ثبوت جلسة الاستراحة، ومن لا يقول

---

❶ اس حدیث کو بخاری(۸۲۳) ، ابوداود(۸۴۴)، ترمذی(۲۸۷) اور نسائی (۲/۲۳۴) نے روایت کیا ہے۔

❷ یہ حدیث اپنے ترجمے کے ساتھ گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو(صفحہ:۱۲)

❸ فتح الباری(۲/۳۰۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بها حملها علىٰ أنه ﷺ فعلها في آخر عمره حين ثقل، ولم يفعل قصداً، والسنّة ما فعله قصداً، لا ما فعله بسبب آخر، لكن أورد عليه قولهٗ ﷺ لمالك، وأصحابه: "صلّوا كما رأيتموني أصلي"، وأقلّ ذلك أن يكون مستحباً" ❶

''یہ حدیث ''جلسۂ استراحت'' کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے، جو اس جلسے کے قائل نہیں ہیں انہوں نے اس کو اس امر پر محمول کیا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ جلسہ اپنی آخری عمر میں کیا تھا جب آپ کا جسم مبارک بھاری ہوگیا تھا، نہ کہ آپ نے قصداً کیا، اور سنت وہ ہے جو عمل آپ نے قصداً کیا ہو نہ کہ کسی دوسرے سبب کی بنا پر، لیکن اس تاویل پر رسول اللہ ﷺ کے مالک بن حویرث اور ان کے ساتھیوں سے اس فرمان: " صَلّوا كما رأيتموني أصلّي" کی بناء پر اعتراض کیا گیا ہے۔ (اس حدیث کی بنا پر یہ جلسہ) کم از کم مستحب ہونا چاہیے۔''

یہ جلسہ، بڑھاپے اور کبرسنی کی وجہ سے نہ تھا، بلکہ یہ نماز کے مسائل اور اس کی صفات میں سے تھا، اس کی تائید ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہے کہ انہوں نے دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کیا، جس میں ''جلسہ استراحت'' کا ذکر بھی ہے، جب وہ آپ ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کر چکے تو سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: "صَدقت، هكذا كان يصلّي ﷺ" ❷

''آپ نے سچ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔''

❶ حاشية النسائي (۲/۲۲۳)۔

❷ ابو داؤد (۷۳۰)، ترمذی (۳۰۴۔۳۰۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

محدثِ زمان علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ حدیث ابو حمید اور حدیث مالک بن حویرث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''اس سنت (جلسۂ استراحت) کو اس امر پر محمول کرنا کہ یہ حاجت کی بنا پر تھا نہ کہ عبادت کے طور پر لہٰذا یہ مشروع نہیں...... باطل ہے اور اس کے ابطال کے لئے یہی کافی ہے کہ دس صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اس کے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے طریقہ نماز میں داخل ہونے پر اقرار کیا (موافقت کی) ہے، اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ نبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے اسے بوقت ضرورت کیا تھا، تو ان کے لیے اسے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے طریقہ نماز میں شامل کرنا جائز نہ تھا۔ ❶

❶ إرواء الغليل (۸۳/۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دوسری رکعت

جلسۂ استراحت کے بعد اب دوسری رکعت کے لیے اٹھنا ہے اور اٹھنے کے وقت "اللہ اکبر" کہنا اور ہاتھوں کے بل اٹھنا ہے، یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھیں، مالک بن حویرث۔ رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

« وإذا رفع رأسه عن السجده الثانية جلس، واعتمد على الأرض، ثم قام » ❶

"جب آپ دوسرے سجدے سے اٹھتے تو بیٹھتے اور زمین پر ٹیک لگاتے، پھر کھڑے ہوتے۔"

تنبیہ:

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اپنے پیروں کے اگلے حصے کے بل کھڑے ہوتے تھے، مگر وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ❷

کھڑے ہوجانے کے بعد دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے ادا کریں جس طریقے سے پہلے رکعت ادا کی تھی، لیکن اس رکعت میں ثنا نہیں پڑھنی ہے، یہ صرف پہلی رکعت میں ہے نیز دوسری رکعت پہلی کی نسبت کچھ ہلکی ہو۔

❶ بخاری (۸۲۴)، نسائی (۲/۲۳۴)۔

❷ اس کو ترمذی (۲۸۸)، اور ابن عدی (۳/۸۷۹)، نے ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث ضعیف ہے، اس معنی کی دیگر روایات بھی ہیں، لیکن صحیح نہیں ہیں، تفصیل کے لیے "مجموع نووی" (۳/۴۴۴-۴۴۶)، اور "تحفة الاحوذي" (۲/۱۶۹-۱۷۱) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پہلا تشہد:

① دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد اب تشہد میں بیٹھنا ہے، اور اس تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ "افتراش" ہے، اور "افتراش" یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھا جائے اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے، جیسا کہ صفحہ (۸۷۔۸۸) میں بھی گزر چکا ہے۔

ابو حمید ساعدی۔ رضی اللہ عنہ۔، رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" فَإِذَا جَلَسَ فِيْ الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِه الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى " ❶

"جب آپ دو رکعتوں میں پہلے تشہد میں، بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے۔"

رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے "مسيء الصلاة" کو بھی نماز کی تعلیم دیتے ہوئے اس تشہد میں اسی طریقے سے بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ ❷

② اور اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران یا گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران یا گھٹنے پر رکھیں۔

عبداللہ بن زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا، اور عبداللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی

---

❶ بخاری (۸۲۸)، ابو داؤد (۷۳۱)

❷ ملاحظہ ہو ابوداؤد (۸۶۰) حدیث رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ۔

تنبیہ = تشہد میں بیٹھنے کے طریقے میں مرد و عورت یکساں ہیں، یعنی جس طریقے سے مرد بیٹھے گا اسی طریقے سے عورت بھی بیٹھے گی، کیونکہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے کوئی ایسی چیز ثابت نہیں جس کی بناء پر دونوں کے بیٹھنے میں فرق کیا جا سکے، اس کتاب کا صفحہ (۸۵،۵۴) بھی دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حدیث میں ہے کہ آپ۔ ﷺ۔ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔ ❶، اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنے ران پر رکھا۔ ❷

③ ہاتھوں کی انگلیوں کی کیفیت:

سب سے پہلے بائیں ہاتھ کا بیان کرتے ہیں، کیونکہ دائیں ہاتھ کے بارے میں کچھ تفصیل ہے۔

وائل بن حجر۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی ران اور بائیں گھٹنے پر رکھا، اور ابن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ آپ۔ ﷺ۔ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر کشادہ (انگلیاں کھلی) کر کے رکھتے۔ ❸

یہ تو تھا بائیں ہاتھ کے بارے میں، اب رہا دایاں ہاتھ تو اس کے بارے میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے مختلف طریقے ثابت ہیں، جو درج ذیل ہیں:

١ ہاتھوں کی تمام انگلیوں کو بند کیا جائے، اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے، یہ طریقہ ابن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے۔ ❹

٢ شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھا جائے، اور انگوٹھے کو موڑ کر

---

❶ حدیثِ عبداللہ بن زبیر کو مسلم(۵/۷۹۔۸۰) نے روایت کیا ہے اور حدیثِ عبداللہ بن عمر کو مسلم (۸۰/۵)، ترمذی (۲۹۴)، نسائی (۳/۳۷)، اور ابن ماجہ (۹۱۳) نے روایت کیا ہے۔

❷ نسائی (۲/۱۲۶۔۱۲۷، ۳/۳۵۔۳۶، ۳۷)، دارمی (۱/۳۱۴۔۳۱۵)، ابن خزیمہ (۷۱۴)۔

❸ حدیث وائل کو ابوداؤد وغیرہ نے اور حدیث ابن عمر کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ حاشیہ (۱،۲) میں ذکر ہوا۔

❹ اس حدیث کو مسلم (۵/۸۱)، ابوداؤد (۹۸۷) اور نسائی (۳/۳۷۔۳۷) نے روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شہادت والی انگلی کے نیچے رکھا جائے، اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے، یہ طریقہ بھی ابن عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہی ہے۔ ❶

۳ چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا جائے، انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کو ملا کر حلقہ (دائرہ) بنایا جائے اور شہادت والی انگلی کو کھلا رکھا جائے اور اس سے اشارہ کیا جائے، یہ طریقہ وائل بن حجر۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے۔ ❷

واضح رہے کہ مذکورہ طریقوں اور صورتوں میں سے جو طریقہ اور صورت بھی اپنا لی جائے جائز ہے، امام رافعی نے ابن صباغ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جس نے ان طریقوں میں سے جو طریقہ بھی اپنایا اس نے سنت پر عمل کیا، کیونکہ احادیث میں ان سب طریقوں کا ذکر ہے، اور رسول اللہ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کبھی اس طرح کرتے اور کبھی اس طرح۔

علامہ صنعانی لکھتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ آدمی کو ان طریقوں کے بارے میں اختیار ہے، اور مولانا ابو الحسن سندھی نمبر (۱) میں مذکور حدیثِ ابن عمر۔ رضی اللہ عنہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ولا ينافي حديث الحلقة لجواز وقوع الكل في الأوقات المتعددة، فيكون الكل جائزاً" ❸

"یہ حدیث، حلقہ والی حدیث کے منافی نہیں، کیونکہ ممکن ہے، کہ یہ سب مختلف اوقات میں ہوا ہو، لہذا سب جائز ہوگا۔"

---

❶ اس کو مسلم (۵/۸۰) نے روایت کیا ہے۔

❷ اس کو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے، تفصیل کے لیے (صفحہ:۹۷، حاشیہ:۲) دیکھیں۔

❸ ملاحظہ ہو، رافعی کی کتاب " فتح العزيز في شرح الوجيز "(۳/۲۹۹۔ بهامش مجموع النووی)، صنعانی کی "سبل السلام" (۱/۳۱۹) اور ابو الحسن سندھی کا "حاشیہ النسائی"(۳/۳۶)، نیز تحفة الأحوذي (۲/۱۸۳۔۱۸۴) بھی دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تنبیہ: بعض احادیث میں انگلیوں کو بند کرنے کا ذکر نہیں ہے، لیکن ان احادیث کو ان احادیث پر محمول کیا جائے گا، جن میں انگلیاں بند کرنے کا ذکر ہے چنانچہ علامہ مبارکپوری ان احادیث کو جن میں انگلیاں بند کرنے کا ذکر نہیں، بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

" والظاهر أن تحمل هذه الأحاديث على الأحاديث التي فيها ذكر القبض " ❶

''ظاہر یہی ہے کہ ان احادیث کو ان احادیث پر محمول کیا جائے گا جن میں قبض کا (انگلیاں بند کرنے) کا ذکر ہے۔''

④ دعائے تشہد:

اب درج ذیل دعاء پڑھیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ))

''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں ❷، اے نبی۔ ﷺ۔ آپ پر ❸ سلامتی ہو۔''

---

❶ تحفة الأحوذي (۱۸۳/۲)۔

❷ ان الفاظ کے دیگر معنی بھی کیے گئے ہیں، لیکن اوپر جو معنی درج کیے گئے ہیں وہ عام طور پر مشہور ہیں۔

❸ بعض لوگ اس قسم کے الفاظ سے دلیل لیتے ہیں کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ ہر جگہ موجود ہیں کیونکہ یہاں "السَّلَامُ عَلَيْكَ" کہا گیا ہے، مگر یہ عقیدہ کتاب وسنت کے منافی ہے صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔، تابعین، اتباع تابعین اور ائمہ دین۔ رحمہم اللہ۔ کا ہرگز یہ عقیدہ نہ تھا، رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ کو تشہد کی تعلیم دیتے ہوئے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" اس لیے نہیں سکھایا تھا کہ آپ ہر جگہ حاضر ہیں، اور نہ ہی صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ اس عقیدے سے یہ پڑھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کی وفات کے بعد صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ نے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ" کی بجائے "اَلسَّلَامُ =

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

= عَلَى النَّبِيِّ" کہنا شروع کر دیا تھا،عبد اللہ بن مسعود۔رضی اللہ عنہ۔ جو اس تشہد کے راوی ہیں، وہ فرماتے ہیں:"و هو بين ظهرانينا، فلما قبض ،قلنا:" السَّلام على النَّبيِّ" یعنی جب رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم" اَلسَّلَامُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيّ" کہتے تھے، لیکن جب آپ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ وفات پا گئے تو ہم نے "السلام على النبيّ" کہنا شروع کر دیا۔

اور یہ روایت مسند احمد(۱/۴۱۴)،صحیح بخاری(۶۲۵۶)، کتاب الاستئذان، باب الأخذ باليد، المستخرج على صحيح مسلم لأبي نعيم(۸۹۴/۲۶/۲)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۲۶۰)، اور سنن بیهقي(۲/ ۱۳۸)، میں ہے۔

عبد اللہ بن مسعود کی طرح یہ قول عبد اللہ بن عمر۔رضی اللہ عنہما۔ سے بھی مروی ہے، ملاحظہ ہو: سنن بیهقي (۲/ ۱۳۹)

تنبیہ= ابن مسعود۔رضی اللہ عنہ۔ سے ایک دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی وفات کے بعد بھی "السلام عليك يا أيها النبي" کہتے تھے، ابن عباس۔رضی اللہ عنہما۔ نے جب ان پر اعتراض کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں اس طرح ہی سکھایا گیا ہے ، اور اسی طرح ہم دوسروں کو۔ سکھاتے ہیں، مگر اس روایت کی سند ضعیف ہے ، حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۲/ ۳۱۴) میں اس کی دو علتیں (ضعیف ہونے کی وجہیں) بیان کی ہیں۔

عبد الرزاق نے اپنی مصنف(۲/ ۲۰۴) میں عطاء بن ابی رباح(یہ تابعی ہیں، اور عبد اللہ بن عباس۔رضی اللہ عنہما۔ کے معروف شاگردوں میں سے ہیں) سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں، کہ نبی۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے صحابہ(رضی اللہ عنہم) آپ کی زندگی میں "السَّلام عليك أيها النّبي" کہتے تھے اور جب آپ وفات پا گئے تو انھوں نے "السّلام على النبيّ" کہنا شروع کر دیا، حافظ ابن حجر نے "فتح الباری(۲/ ۳۱۴)، میں اس اثر کو صحیح کہا ہے۔

ام المومنین عائشہ۔رضی اللہ عنہا۔ کے بارے میں ہے کہ وہ لوگوں کو تشہد کی تعلیم دیتیں تو انھیں "السلام على النبيّ" سکھاتیں، اس اثر کو سراج نے اپنی مسند(۹/۱/۲) میں اور مخلص نے "فوائد" (ج:۱۱/ ۱/۵۴)، میں دو صحیح سندوں سے ان سے روایت کیا ہے جیسا کہ شیخ البانی۔رحمہ اللہ۔ نے =

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ﴾

''اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔''

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ﴾

''ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔''

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں، کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ۔''

﴿ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴾ [1]

''اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

[5] انگلی سے اشارہ اور اس کی ابتداء:

تشہد میں شہادت والی انگلی سے اشارہ بھی کرنا ہے، عام طور پر یہ اشارہ " أشهد أن لا إله إلا الله " کہتے وقت کیا جاتا ہے، لیکن اس پر کوئی صحیح صریح دلیل نہیں ہے۔ [2] احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے، کہ تشہد میں بیٹھتے ہی اشارہ شروع کیا جائے اور تشہد کے آخر تک جاری رکھا جائے، شارح ''ترمذی'' مولانا مبارکپوری لکھتے ہیں:

" قلت: ظاهر الأحاديث يدلّ على الإشارة من ابتداء الجلوس......" [3]

= "صفة الصلاة" (ص:۱۶۱) کے حاشیے میں ذکر کیا ہے۔مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ "السّلام عليك" کے الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر دلیل لینا باطل ہے۔

[1] بخاری (۸۳۱۔۸۳۵)، مسلم (۴/۱۱۵۔۱۱۷)۔

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب "القول المقبول" (ص۴۵۰۔۴۵۱)، أيضاً" مرعاة المفاتيح" (۱/۶۶۲) اور "التعليقات السلفية على سنن النسائي" (۲/۱۸۰۔طبعۃ محققۃ)

[3] تحفة الأحوذى (۲/۱۸۵، ایضاً:۱۸۲۔۱۸۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

”میں کہتا ہوں کہ احادیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ اشارہ ابتدائے جلوس (بیٹھنے کے شروع) سے ہی ہو۔“

اور یہ اشارہ تشہد کے آخر تک (سلام پھیرنے تک) باقی رہنا چاہیے، بعض شافعی، و مالکی ائمہ، ابن حجر مکی، سید نذیر حسین دہلوی، مولانا شمس الحق عظیم آبادی، مولانا عبیداللہ مبارکپوری، مولانا عطاء اللہ حنیف اسی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی بھی اسی طرف گئے ہیں، یعنی اشارے کو سلام کے آخر تک باقی رکھا جائے۔ ❶

نگاہ کو اشارے کے مقام پر رکھا جائے، کیونکہ عبداللہ بن زبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے:

”لا یجاوز بصرہ إشارته“ ❷

”رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی نگاہ آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی (آگے نہیں بڑھتی) تھی۔“

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں: ”عون المعبود“(۳/۱۹۶۔۱۹۷)، ”مرعاة المفاتیح“ (۱/۶۶۲، ۶۶۹) ”التعلیقات السلفیة“(۲/۱۸۰) اور ”تذکرة الرشید“(۱/۱۱۳)

❷ ابوداؤد (۹۹۰)، نسائی (۳/۳۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تیسری رکعت

تشہد سے فراغت کے بعد اب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے، اور اس رکعت کے لیے بھی اسی طریقے سے کھڑے ہونا ہے، جس طریقے سے پہلی رکعت سے دوسری رکعت کے کھڑے ہوئے تھے، یعنی ''اللہ اکبر'' کہنا اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر کھڑے ہونا ہے، پیروں کے بل کھڑے نہیں ہونا، اور جب اس رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے تو رفع یدین بھی کرنا ہے، اور اس رفع یدین کے بارے میں متعدد حدیثیں ہیں۔ ❶

تیسری اور چوتھی رکعت بھی اسی طریقے سے ادا کریں جس طریقے سے پہلی اور دوسری رکعت ادا کی تھی، لیکن یہ دونوں رکعتیں پہلی دونوں رکعتوں سے ہلکی ہوں۔

ظہر، عصر اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں اور اسی طرح مغرب کی تیسری رکعت میں اگر صرف سورہ فاتحہ پڑھنے پر اکتفا کریں تو سنت ہے اگر ان میں فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷

---

❶ ان میں ایک ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جسے بخاری (۷۳۹)، اور ابوداؤد (۷۴۱) نے روایت کیا ہے، اور بقیہ احادیث کے لیے ہماری کتاب ''القول المقبول'' (ص:۴۵۴) دیکھی جائے۔

❷ اس کی دلیل ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جسے مسلم نے (۴/۱۷۲) ''کتاب الصلاۃ، باب :القراءۃ في الظهر والعصر'' میں روایت کیا ہے۔

بعض فقہاء کا یہ کہنا کہ جس نے آخری دو رکعتوں میں سورت پڑھی اس پر سجدہ سہو واجب ہے، صحیح نہیں ہے، مولانا عبد الحی لکھنوی ''التعلیق الممجد شرح موطأ محمد'' (۱/۴۴۰۔ دار السنة والسيرة، بمبئی) میں لکھتے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آخری تشہد

① جب چوتھی رکعت پڑھ لیں تو آخری تشہد کے لئے بیٹھنا ہے اور اس تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ پہلے والے تشہد سے کچھ مختلف ہے، پہلے والے تشہد میں ''افتراش'' ہے، جس کی تفسیر اپنے مقام پر گزر چکی ہے، اور اس تشہد میں ''تورک'' ہے، اور ''تورک'' یہ ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکالیں اور اپنی بائیں جانب سرین (کولہے) پر بیٹھیں، اس کیفیت کا ذکر ابو حمید ساعدی ـ رضی اللہ عنہ ـ کی حدیث میں ہے۔ ❶

اور عبداللہ بن زبیر ـ رضی اللہ عنہ ـ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ جب نماز میں

''ہمارے بعض فقہاء نے بہت عجیب بات کہی کہ جو آخری دو رکعتوں میں سورت پڑھے اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، ابراہیم حلبی، ابن امیر حاج حلبی اور دیگر شارحین ''منیۃ'' نے اس بات کا بہت اچھا رد کیا ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے یہ بات کہی ہے اس کو یہ حدیث نہیں پہنچی، اگر اسے یہ حدیث پہنچتی تو وہ ایسی بات نہ کہتا۔''

قلت: اس سے معلوم ہوا کہ فقہاء پر بعض حدیثیں مخفی رہ سکتی ہیں، فقہاء پر ہی نہیں بلکہ بعض کبار صحابہ ـ رضی اللہ عنہم ـ پر بھی بعض احادیث مخفی رہیں، اس مختصر سے رسالے میں مثالیں بیان کرنے کی گنجائش نہیں، اس کی بعض مثالوں کے لیے اس رسالے کا (ص:۲۵ـ۲۷) دیکھیں، مزید مثالوں کے لیے "الرسالة" للشافعي، "روضة الناظر" لابن قدامة اور "رفع الملام عن الأئمة الأعلام" لابن تيمية کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

❶ اس حدیث کو بخاری (۸۲۸)، ابوداؤد (۹۶۴) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو اپنی (دائیں) ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور اپنے دائیں پاؤں کو بچھاتے۔ [1]

مذکورہ حدیث کی بنا پر اس تشہد میں اس طرح بیٹھنا بھی درست ہے۔

(۲) اس تشہد میں بھی بیٹھتے ہی وقت دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے اشارہ شروع کر دیں اور آخر تشہد تک جاری رکھیں [2]، پہلے تشہد کی طرح اس میں بھی دعائے تشہد "التحیات لِلّٰه ...... "پڑھیں اور اس کے بعد درود پڑھیں:

« اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ » [3]

"یا اللہ رحمت بھیج محمد (ﷺ) اور آل محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، یا اللہ برکت بھیج محمد (ﷺ) اور آل محمد پر جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

(۳) درود کے بعد درج ذیل دعاء پڑھیں:

« اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ » [4]

---

1. اس حدیث کو مسلم (۵/۷۹) نے روایت کیا ہے۔
2. تفصیل کے لیے اس رسالے کا (ص:۱۰۱) دیکھیں۔
3. بخاری (۳۳۷۰)، مسلم (۴/۱۲۶)۔
4. صحیح مسلم (۵/۸۷)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"یا اللہ، میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور دجال مسیح کے فتنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔"

یہ دعا ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آخری تشہد (التحیات اور درود) سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے، اور عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح آپ ان کو قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔ ❶

اس سے معلوم ہوا کہ اس دعاء کی بہت اہمیت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو اسے یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دوسری دعا:

ابو بکر صدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے فرمایا کہ آپ نماز میں مجھے پڑھنے کے لیے کوئی دعا سکھلائیں، تو آپ نے فرمایا، کہو:

« اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ » ❷

"یا اللہ! بلاشبہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا، اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں، مجھے معاف کر دے اپنی خاص مغفرت سے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو غفور و رحیم ہے۔"

ان مذکورہ دعاؤں کے علاوہ اور دعائیں بھی ہیں، مگر یہاں انہی دو دعاؤں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح مسلم (۵/۸۸۔۸۹)۔

❷ بخاری (۸۳۴)، مسلم (۱۷/۲۷۔۲۸)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

④ اس مقام پر جسے جو دعا بھی یاد ہو وہ پڑھ سکتا ہے، کیونکہ عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے: "ثم يتخيّر من الدعاء أعجبه إليه، فيدعو" [1]
یعنی تشہد پڑھ لینے کے بعد نمازی کو جو دعاء پسند ہو وہ کر لے۔

اس حدیث کی بنا پر اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ آدمی اس مقام پر دنیا اور آخرت کی جو دعاء بھی کرنا چاہے کر سکتا ہے، مگر امام طاؤس، نخعی، اور امام ابو حنیفہ کا کہنا ہے کہ صرف وہ دعاء کرے جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئی ہو۔ [2]

امام احمد بن حنبل بھی اس طرف گئے ہیں، اثرم [3] کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سوال کیا کہ تشہد کے بعد کیا پڑھوں تو آپ نے جواب دیا کہ وہ دعائیں جو حدیث میں ہیں، تو میں نے کہا کیا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے "ثم ليتخير من الدعاء ما شاء" نہیں فرمایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ دعائیں اختیار کرے جو حدیث میں ہیں، میں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا جو حدیث میں ہیں۔ [4]

⑤ دعاء سے فراغت کے بعد اب دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیرنا ہے اور سلام کے الفاظ یہ ہیں: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ"۔

سلام کے بعد کی دعائیں:

① سلام سے فراغت کے بعد سب سے پہلے "الله اكبر" کہیں۔ [5]

---

❶ بخاري (۸۳۵)، مسلم (۴/۱۱۷-۱۱۸)، مسلم کی بعض روایات میں دعاء کی بجائے سوال کا ذکر ہے۔

❷ ملاحظہ ہو: شرح مسلم للنووي (۴/۱۱۷)، اور فتح الباري (۲/۳۲۱)

❸ یہ امام احمد کے شاگرد ہیں، ان کا نام احمد بن محمد ہے، ان کا حافظہ بہت تیز تھا، اسی لیے امام یحییٰ بن معین وغیرہ نے کہا ہے کہ گویا ان کے والدین میں سے کوئی ایک جنوں کی نسل میں سے تھا۔

❹ دیکھیں: مجموع الفتاویٰ لشیخ الإسلام ابن تیمیة (۲۲/۴۷۴)۔

❺ بخاري (۸۴۱-۸۴۲)، مسلم (۵/۸۳-۸۴)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

② تین دفعہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ "(میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں) کہیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ» ❶

"الٰہی آپ سلامتی والے ہیں اور آپ ہی سے سلامتی ملتی ہے آپ برکت والے وا ہیں، اے بزرگی اور عزت والے۔"

تنبیہ: "ومنك السلام "کے بعد بعض کتب میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ ذکر کیا جاتا ہے:

«وَ إِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلام حيِّنَا رَبّنا بالسلام، وأدخلنا ربّنا دار السلام» اور " تبارکت " کے بعد " ربنا وتعاليت "کا اضافہ ذکر کیا جاتا ہے، مگر یہ دونوں اضافے بے اصل و بے بنیاد ہیں، کسی حدیث سے ثابت نہیں ہیں، بلکہ خود ساختہ ہیں۔ ❷

③ «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» ❸

---

❶ مسلم (۵/۸۹)۔

❷ ان الفاظ کے بارے میں تفصیل کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول "(ص:۴۷۲۔۴۷۳) اور "مقالات عبدالرؤف" (ص:۳۸۔۳۹) دیکھیں۔

بعض لوگ اذکار مسنونہ میں اس خیال سے اضافہ کر لیتے ہیں کہ یہ جائز ہے مگر اذکار مسنونہ میں اضافہ جائز نہیں، اس مسئلے کی تفصیل کے لیے ہمارا رسالہ "مسنون تسمیہ" (ص:۱۰۶۔۱۱۷) دیکھا جائے۔ یہی رسالہ عربی میں "صفة التسمية عند الأكل والشرب وغيرهما من الأمور" کے نام سے ۱۹۹۴ء میں دار الفتح شارجہ متحدہ عرب امارات سے چھپا تھا۔

❸ بخاری (۸۴۴)، مسلم (۵/۹۰۔۹۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، الٰہی جو چیز آپ دیں اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو چیز آپ روک لیں اسے دینے والا کوئی نہیں، اور نہیں فائدہ دے سکتی دولت مند کو آپ سے (آپ کے عذاب سے) دولت۔ ❶

④ «رَبِّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»

''میرے رب میری مدد کر اپنے ذکر، شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر۔''

یہ معاذ بن جبل۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا کہ معاذ مجھے تم سے محبت ہے اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو نہ چھوڑنا۔ ❷

اس حدیث سے معاذ بن جبل۔ رضی اللہ عنہ۔ کی فضیلت اور اس دعا کی اہمیت کا بھی پتہ چلا۔

⑤ '' سُبْحَانَ اللّٰهَ ٣٣ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ٣٣ بار اور اللّٰه اکبر ٣٤ بار۔

---

❶ جیسے دولت فائدہ نہیں دے گی۔، اسی طرح حسب ونسب بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا، چنانچہ ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے:''وَ مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ'' مسلم (۱۷/۲۱-۲۲)

یعنی جس کا عمل اسے پیچھے کرے گا، اس کا حسب ونسب اسے آگے نہیں کرے گا۔

❷ اس حدیث کو احمد (۵/۲۴۴-۲۴۵) اور ابوداود (۵۲۲) وغیرہ نے روایت کیا ہے، تفصیل کے لیے ''القول المقبول'' (ص:۴۷۴،حدیث:۴۲۰) دیکھیں۔

اس حدیث کی بعض روایات میں ''في كل صلاة'' (ہر نماز میں) ہے، یعنی ہر نماز میں پڑھنے کی وصیت کی، اور یہ الفاظ سنن نسائی (۵۳/۳) اور مسند احمد (۵/۲۴۷) کی ایک روایت میں ہیں۔

اسی بناء پر امام نسائی نے اس دعاء کو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے پڑھی جانے والی دعاؤں میں ذکر کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حدیث کعب بن عجرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ میں ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے والا محروم نہیں ہوگا۔ ❶، یعنی اجر سے محروم نہیں ہوگا۔

یا اللہ اکبر بھی ۳۳ بار کہیں اور ایک دفعہ یہ کہیں۔

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»

ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۳ بار اللہ اکبر اور ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .... " کہے گا، اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو بخش دیے جائیں گے۔ ❷

دعائیں اور بھی بہت ہیں، لیکن انہی چند آسان دعاؤں پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ❸

---

❶ مسلم (۵/۹۴)۔

❷ مسلم (۵/۹۵)۔

تنبیہ = اس حدیث میں جن گناہوں کی بخشش کا ذکر ہے ان سے مراد صغیرہ (چھوٹے) گناہ ہیں، کبیرہ (بڑے) گناہ نہیں، کیونکہ ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی ایک دوسری حدیث میں ہے: "الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان مكفرات ما بينهن إذا اجتنب الكبائر" (مسلم: ۳/۱۱۷۔۱۱۸)

پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔"

مزید تفصیل کے لیے "تحفة الأحوذي" (۱/ ٦٢٨۔دار الفکر) دیکھیں۔

❸ رہی نماز کے بعد اجتماعی دعاء جو امام اور مقتدی مل کر کرتے ہیں تو یہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ تابعین، اتباع تابعین اور نہ ہی ائمہ۔ رحمہم اللہ۔ سے ثابت ہے، اسی لیے محققین اور کبائر علماء نے اس دعاء کا انکار کیا ہے، اور ان علماء و محققین میں امام شاطبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ==

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدہ سہو کا بیان

سہو یعنی نسیان ❶ یا بھول جانا انسان کی فطرت ہے، نماز میں سہو سے کمی یا زیادتی ہو جانے کی صورت میں سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد جو دو سجدے کیے جاتے ہیں، انہیں اصطلاح میں سجود سہو یا سجدہ سہو کہتے ہیں، احادیث میں سہو کی جو مختلف صورتیں ذکر ہوئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

= حافظ ابن القیم، حافظ ابن حجر، علامہ محمد رشید رضا مصری، شیخ عبد الحق دہلوی، مولانا انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع، مولانا ظفر احمد عثانی، سابق مفتی اعظم سعودی عرب شیخ ابن باز اور فقیہ عصر شیخ محمد صالح عثیمین۔ رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ اس بے ثبوت و بے بنیاد چیز کو سنت ثابت کرنے کے لیے کوشاں ہیں، یہ لوگ اگر درحقیقت محبّ سنت ہوتے اور تعصب و جمود سے بالاتر ہو کر سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کے بارے میں غور کرتے تو یقیناً حق ان کے لیے واضح ہو جاتا، مگر محسوس یوں ہوتا ہے کہ یہ اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہیں: ﴿ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ﴾ ھدانا اللہ و إیاھم۔

ان لوگوں میں سرفہرست نام ایک نام نہاد سلفی ابو مسعود عبد الجبار کا ہے جس نے ایک رسالہ بنام ''فرض نمازوں کے بعد دعائے اجتماعی اور اہل حدیث کا مسلک اعتدال'' لکھ کر نہ صرف یہ کہ اپنے تعصب و جمود کی انتہاء کر دی بلکہ اپنے حسن اخلاق کا بھی خوب مظاہرہ کیا۔

اس نام نہاد سلفی کے ردّ کے لیے ہماری کتاب ''چند کتب پر ایک نظر'' کا پہلا باب ملاحظہ کیجیے۔

❶ بعض نے سہو اور نسیان میں فرق کیا ہے، حافظ ابن حجر اس فرق کے بارے میں لکھتے ہیں: ''لیس بشیء'' اس فرق کی کوئی حقیقت نہیں، فتح الباري (۹۲/۳)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ا۔ قعدہ اولیٰ (پہلے تشہد) کا ترک:

نمازی سے جب سہو کی بنا پر پہلا تشہد چھوٹ جائے، مگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے تو وہ تشہد کے لیے بیٹھ جائے اور اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں، لیکن اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو یاد آجانے کی صورت میں بیٹھے گا نہیں بلکہ اس صورت مین اس پر سجدۂ سہو ہے جسے وہ دوسرے تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔

اس کی دلیل عبداللہ بن بحینہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہیں نماز ظہر پڑھا رہے تھے کہ آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسری رکعت کے بعد بغیر تشہد کے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ جب آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے نماز مکمل کر لی اور لوگ آپ کے سلام کے انتظار میں تھے تو آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔ ❶

اس حدیث کی ایک روایت میں ہے: " فَسَبَّحْنَا به، فلما اعتدل مضى، ولم يرجع "ہم نے " سبحان اللہ "کہا، پس جب آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیدھے کھڑے ہوگئے تو آپ نے قیام شروع کر دیا اور واپس نہ لوٹے۔ ❷

عبدالرحمٰن بن شماسہ تابعی کہتے ہیں کہ ہمیں عقبہ بن عامر۔ رضی اللہ عنہ۔ نے نماز پڑھائی، آپ تشہد میں بیٹھے بغیر کھڑے ہوگئے، لوگوں نے " سبحان اللہ، سبحان اللہ "کہا مگر آپ نہ بیٹھے جب آپ نماز کے آخر میں تھے تو دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فرمانے لگے:

" سمعتكم آنفاً تقولون: سبحان الله، لكيما أجلس، ولكن

---

❶ اسے بخاری (۱۲۲۴،۸۲۹) اور مسلم (۵/۵۸۔۶۰) نے روایت کیا ہے۔

❷ یہ روایت صحیح ابن خزیمۃ (۲/۱۱۵/۱۰۳۱) میں ہے اور قدرے اختصار سے "منتقیٰ ابن الجارود" (۲۴۲) اور صحیح ابن حبان (۴/۱۵۹/۲۶۷۰) میں بھی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

السنة الّذي صنعت "❶

"مجھے بیٹھانے کی خاطر میں نے تمہیں " سبحان اللّٰہ " کہتے ہوئے سنا، لیکن سنت وہی ہے جو میں نے کیا۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کے "سبحان اللّٰہ " کہنے پر اسے واپس لوٹنا نہیں چاہیے۔

اس سلسلے کی بعض دیگر احادیث بھی ہیں جنہیں ہماری کتب "القول المقبول" (ص: ٥٠٥۔ ٥٠٦) میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تنبیہ:

اس سلسلے کی ایک حدیث مغیرہ بن شعبہ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے بھی مروی ہے جس کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے، کہ اس صورت میں سجدہ سہو سلام کے بعد ہے مگر یہ حدیث بعض وجوہ کی بنا پر قابل حجت نہیں۔ ❷

۲۔ رکعات کی تعداد میں شک:

نمازی بعض دفعہ رکعات کی تعداد کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شک کی دو حالتیں ہیں:

ا۔ شک کے دونوں پہلو برابر ہوں، مثلاً نمازی کو رکعات کی تعداد میں شک ہو جاتا ہے کہ اس نے دو رکعات پڑھی ہیں یا کہ تین، تین پڑھی ہیں یا کہ چار اور اس کا رجحان کسی ایک تعداد کی طرف نہیں ہوتا، تو اس صورت میں وہ یقین پر بنیاد رکھے گا اور یقین پر بنیاد رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ کم تعدد کو لے گا، مثلاً اسے دو یا تین میں

❶ اسے حاکم (۱/۳۲۵) اور بیہقی (۲/۳۴۴) نے روایت کیا ہے۔

❷ ان وجوہ کی تفصیل کے لیے "زاد المعاد" (۱/۲۸۷۔۲۸۸) اور ہماری کتاب "القول المقبول" (ص:۵۰۶) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شک ہوا تو وہ ان کو دو رکعت شمار کرے گا، اور اگر تین یا چار میں شک ہوا تو وہ ان کو تین رکعت شمار کرے گا، اور اسی کے مطابق نماز مکمل کرے گا پھر سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کرے گا۔

ابو سعید خدری۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

إذا شكَّ اَحدُكُمْ في صلاته، فلم يَدْرِ كَمْ صَلّى؟ ثلاثًا، أم أربعاً؟ فليطرح الشَّكَّ، وَلْيَبنِ على ما استيقن، ثم يسجُدُ سجدتين قبل أن يُسَلِّمَ، فإن كان صلّى خمساً، شَفَعْنَ لَهُ صَلاتَهُ، وإن كان صَلّى إتمام أربع كانتا ترغيماً للشيطان » ❶

”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے علم نہ ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، تین رکعت یا چار، تو وہ شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد رکھے، پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے۔“

اور عبدالرحمن بن عوف۔ رضی اللہ عنہ۔ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو فرماتے ہوئے سنا:

« إذا شكَّ أحدكم في صلاته، فلم يدر، أ واحدةً صلّى، أم ثِنتَيْنِ، فَلْيَجْعَلْهَا واحدةً، وإذا لم يدر ثِنتَيْن صلّى أم ثلاثًا، فلْيجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وإذا لم يَدْرِ أثلاثاً صلّى، أم أربعاً، فليجعلها ثلاثاً، ثم يسجد إذا فرغ من صلاته، وهو جالس قبل أن يسلّمَ سجدتَينِ » ❷

”جب تم میں کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک گزرے اور اسے علم نہ ہو

---

❶ اسے احمد (۸۳/۳)، مسلم (۶۰/۵) اور ابو عوانہ (۱۹۲/۲۔۱۹۳) نے روایت کیا ہے۔

❷ اسے احمد (۱۹۰/۱)، ترمذی (۳۹۸) اور ابن ماجہ (۱۲۰۹) وغیرہ نے روایت کیا ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ: ”القول المقبول“ (ص: ۵۰۸۔۵۰۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا کہ دو، تو اس کو (نماز کو) ایک رکعت شمار کرے، اور جب اسے علم نہ ہو کہ اس نے دو رکعت پڑھی ہیں یا کہ تین تو وہ اس کو دو رکعت شمار کرے، اور جب اسے علم نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار تو وہ اسے تین رکعت شمار کرے، پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو تو بیٹھا ہوا سلام سے قبل دو سجدے کرے۔"

شک کا ایک پہلو غالب ہو، مثال کے طور پر ایک آدمی کو شک ہوا، کہ وہ جو رکعت پڑھ رہا ہے وہ اس کی دوسری رکعت ہے، یا کہ تیسری، مگر اس کا ظن غالب یا زیادہ رجحان یہ ہے کہ وہ اس کی تیسری رکعت ہے تو وہ اسے تیسری رکعت ہی تصور کرے اور چوتھی رکعت پڑھنے اور سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے۔

عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ کی طویل حدیث میں ہے:

((وإذا شكَّ أحدُكُم في صلاته، فليتحرَّ الصواب، فليُتِمَّ عليه، ثم لِيُسَلِّمَ، ثم يسجد سجدتين)) ❶

"جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو تو وہ ظن غالب ❷ کو اختیار کرے اور اسی پر اپنی نماز کو مکمل کرے، پھر سلام پھیرے پھر دو

---

❶ اسے بخاری (۴۰۱)، اور مسلم (۵/۶۱-۶۲) نے روایت کیا ہے۔

❷ "فليتحر الصواب" کے یہی معنی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور دیگر بعض علماء نے لیے ہیں، ملاحظہ ہو: "شرح معاني الآثار" (۱/۴۳۴)، زاد المعاد (۱/۲۹۱) اور فتح الباری (۳/۹۵)۔

اور اس حدیث کی بعض دوسری روایات سے بھی اسی معنی کی تائید ہوتی ہے، مثلاً مسلم کی ایک روایت میں: "فلينظر أحرىٰ ذلك للصواب" ایک دوسری روایت میں "فليتحر أقرب ذلك إلى الصواب" اور ایک تیسری روایت میں "فليتحر الذي يُرىٰ أنه الصواب" ہے۔ حافظ ابن حجر "تحرِّي" کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "وقيل : التحرِّي: الأخذ بغالب الظن، ===

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدے کرے۔"

═══ و هو ظاهر الروايات، التی عند مسلم" فتح الباری (۹۵/۳)۔

"کہا گیا ہے کہ تحری سے مراد ظن غالب کو لینا ہے اور مسلمؒ کی روایات کا ظاہر بھی یہی ہے۔"

امام نووی کو بھی اعتراف ہے کہ اس حدیث کے ظاہری معنی یہی ہیں، مگر انھوں نے اس کے ظاہر کی تاویل کی ہے، جیسا کہ عنقریب آرہا ہے۔

امام ابن خزیمہ "تحرّي" کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" والتحرّي : هو أن يكون قلب المصلي إلى أحد العددين أميل" صحیح ابن خزیمہ (۱۱۴/۲)۔

"تحری یہ ہے کہ نمازی کے دل کا میلان دو عددوں میں سے کسی ایک عدد کی طرف زیادہ ہو۔"

جمہور علماء نے۔ جن میں امام نووی بھی ہیں۔"فليتحرّ الصواب" کے معنی بھی وہی لیے ہیں جو ابوسعید۔رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں"وَلْيَبْنِ عَلٰى ما استيقن" کے معنی ہیں۔

قلت: اس حدیث کے معنی بھی اگر حدیثِ ابوسعید خدری۔رضی اللہ عنہ۔ والے ہی لیے جائیں تو پھر ان دونوں حدیثوں میں تضاد ہوگا، کیونکہ حدیثِ ابوسعید۔رضی اللہ عنہ۔ میں ہے کہ سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے جب کہ اس حدیث میں سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کا حکم ہے،اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کے معنی الگ الگ ہیں۔

مذکورہ بالا سطور لکھنے کے بعد میں نے"صحیح ابن حبان"اور پھر"مجموع الفتاویٰ"لابن تیمیہ دیکھا، حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

"خبر ابن مسعود، و أبی سعيد الخدري مما قد يوهم عالماً من الناس أن التحرّي في الصلاة، والبناء على اليقين واحد، وحكماهما مختلفان، لأن في خبر ابن مسعود في ذكر التحرّي أمر بسجدتي السهو بعد السّلام، و في خبر أبي سعيد الخدري في البناء على اليقين أمر بسجدتی السهو قبل السلام......" صحيح ابن حبان(۱۵۵/۴، أيضاً:۱۵۳/۴) بھی ملاحظہ کریں۔

حدیثِ ابن مسعود اور حدیثِ ابی سعید خدری سے کسی عالم کو یہ وہم ہوسکتا ہے کہ تحرّي اور یقین پر بنا دونوں ایک ہی چیز ہیں، حالانکہ ان دونوں کے حکم مختلف ہیں، کیونکہ ابن مسعود کی حدیث میں رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کا حکم دیا ہے اور ابوسعید خدری کی حدیث میں ═══

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۳۔ نماز کے مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیرنا:

نماز کی جب ایک یا دو رکعت باقی ہوں اور نمازی بھول کر سلام پھیر دے اور سلام کے بعد اسے یاد آ جاتا ہے، کہ ابھی اس کی ایک یا دو رکعت باقی تھیں اور اس نے بھول کر سلام پھیر دیا ہے، تو اس صورت میں وہ بقیہ نماز ایک یا دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیرے گا، اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا، اب اس کے دلائل ملاحظہ کریں:

1. ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز ❶ دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا اور مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آپ غصے سے ہیں، کام کاج والے لوگ جلدی سے مسجد سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز میں کمی واقع ہو گئی ہے، لوگوں میں ابوبکر و عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ بھی تھے، مگر وہ آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے آپ کی ہیبت کی بنا پر آپ سے بات نہ کر سکے، ایک آدمی جنھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا، انہوں

= سلام سے قبل سجدۂ سہو کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مذکورہ دلیل اور اسی طرح دیگر دلائل کی بناء پر "تحرّي" اور "یقین" پر بنیاد رکھنے میں فرق نہ کرنے والوں کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ سلف اور خلف میں سے اکثر کے نزدیک "تحرّي" اور "یقین" پر بنیاد رکھنے میں فرق ہے، ملاحظہ ہو: مجموع الفتاویٰ (۲۳/۵۔۱۶)

مذکورہ بالا سطور لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ شیخ البانی۔ رحمہ اللہ۔ کا اس مسئلے کے بارے میں ایک مستقل رسالہ ہے جس میں انھوں نے "فلیتحرّ الصواب" کے معنی ظنّ غالب پر عمل کرنے کے ہی لیے ہیں اور امام نووی پر تفصیلی ردّ بھی لکھا ہے، اس رسالے کا ذکر انھوں نے "تمام المنة" (ص: ۲۷۴) میں کیا ہے۔

❶ یہ شک ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کو ہے، مسلم کی ایک روایت میں "ظہر" اور ایک دوسری روایت میں "عصر" بغیر شک کے ہے، اس کے بارے میں فتح الباری (۳/۹۷) میں حافظ ابن حجر کا کلام دیکھا جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں یا نماز میں کمی واقع ہوگئی ہے، آپ ۔ﷺ۔ نے فرمایا:

﴿ لم أنس، ولم تقصر ﴾

''نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی واقع ہوئی ہے۔''

آپ نے دوسرے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿ أكما يقول ذواليدين ؟ ﴾

''ذوالیدین جو کہہ رہا ہے کیا وہ درست ہے؟''

لوگوں نے جواب دیا: ہاں! آپ ۔ﷺ۔ مصلٰی پر آئے جو نماز باقی (دو رکعت) تھی ادا کی پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔ ❶

۲ معاویہ بن حدیج ۔رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ۔ﷺ۔ نے مغرب کی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا اور مسجد سے نکل گئے، طلحہ بن عبیداللہ ۔رضی اللہ عنہ۔ آپ کے پیچھے گئے اور بتایا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے ہیں، آپ مسجد میں داخل ہوئے اور باقی ایک رکعت پڑھائی۔ ❷

ان حدیثوں میں دو رکعت پر سلام پھیرنے کا ذکر ہے، اگر کوئی ایک رکعت پر یا تیسری رکعت پر سلام پھیر دے تو اس کا حکم بھی یہی ہے، کہ وہ بقیہ نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرے گا، پھر سجدۂ سہو کرے گا، اور سلام پھیرے گا، حافظ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

" ولا فرق عند أهل العلم بين المسلّم من ثلاث، أو من ثِنْتَيْنِ

---

❶ بخاری (۴۸۲، ۱۲۲۹)، مسلم (۵/ ۶۷-۶۹)۔

❷ ابو داؤد (۱۰۲۳)، نسائی (۲/ ۱۸-۱۹)، ابن خزیمہ (۱۰۵۲، ۱۰۵۳) بیهقي (۲/ ۳۵۹-۳۶۰)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لأن كل واحد منهما لم يكمل صلاته "❶

''اہل علم کے نزدیک تین رکعت سے یا دو رکعت سے سلام پھیرنے والے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ دونوں ہی نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا۔''

تنبیہ: تین رکعت پر سلام پھیر دینے کے بارے میں عمران بن حصین۔رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث بھی ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ایک مرتبہ عصر کی نماز میں تین رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ❷

مگر بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ وہی قصہ ہے جو ابو ہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔ نے بیان کیا ہے، اور ان کی حدیث میں دو رکعت پر سلام کا ذکر ہے، اور بعض نے اس کو دوسرا قصہ قرار دیا ہے۔ ❸

فائدہ= مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بھولنے والا جو یہ سمجھتا ہو کہ وہ ابھی نماز میں نہیں (یعنی وہ نماز مکمل کر چکا ہے) تو اس کے کلام سے نماز باطل نہیں ہوگی، یعنی وہ اسے نئے سرے سے نہیں پڑھے گا، بلکہ جو نماز باقی ہوگی اسے پورا کرے گا۔

یہ سلف اور خلف میں سے جمہور (اکثر) علماء کا قول ہے، جن میں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم، عروہ بن زبیر، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، امام اوزاعی، شافعی، احمد بن حنبل اور تمام محدثین رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اور کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ ایسے آدمی کے کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے، لہٰذا اسے نماز کو از سر نو پڑھنا ہوگا، اور مذکورہ حدیثوں کا انہوں نے جواب یہ دیا ہے، کہ یہ

---

❶ تمهيد ابن عبد البر (۱/۳۶۴)۔

❷ مسلم (۵/۷۰۔۷۳)۔

❸ حافظ ابن حجر نے ان دونوں قصوں کو ایک ہی قصہ قرار دیا ہے اور امام ابن خزیمہ کے نزدیک یہ الگ الگ دو قصے ہیں، ملاحظہ ہو: فتح الباری (۳/۱۰۰)، اور صحیح ابن خزیمہ (۲/۱۲۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

منسوخ ہو چکی ہیں، مگر ان کا یہ دعویٰ درست نہیں۔ ❶

اسی طرح نماز کی اصلاح کے لیے جو کلام عمداً کیا جائے اس سے بھی نماز باطل نہ ہوگی، ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے جب فرمایا: ''نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز میں کمی واقع ہوئی ہے۔'' تو ذوالیدین۔ رضی اللہ عنہ۔ نے کہا: ''بلٰی قد نسیت'' ❷ کیوں نہیں، یقیناً آپ بھول گئے ہیں۔''

اور دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:

'' بل نسیت یا رسول اللّٰہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ ❸

صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات، یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہی کہ ابھی ان کی نماز باقی ہے مکمل نہیں ہوئی۔

نماز کی اصلاح کے لیے عمداً کلام کرنے کی صورت جیسا کہ امام عبدالرحمٰن بن قاسم نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کی ہے کہ اگر کوئی امام دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی ''سبحان اللہ'' کہہ کر اسے متنبہ کریں لیکن وہ نہ سمجھ پائے کہ اس سے کیا غلطی ہو رہی ہے، تو مقتدیوں میں سے ایک آدمی یہ کہہ دیتا ہے، کہ آپ نے نماز مکمل نہیں کی، اسے مکمل کریں اور وہ دوسرے مقتدیوں سے پوچھتا ہے، کہ فلاں جو بات کہہ رہا ہے کیا وہ درست ہے، پھر وہ اس کی تائید کرتے ہیں، تو اس صورت میں امام اور مقتدی، جنھوں نے کلام کیا یا کلام نہیں کیا، سب باقی نماز ہی ادا کریں گے جیسا کہ نبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے کیا (از سر نو پوری نماز دوہرانے کی ضرورت نہیں)

---

❶ تفصیل کے لیے''تمهيد ابن عبد البر''(۱/۳۵۱_۳۶۹)، شرح مسلم للنووي (۵/۷۱_۷۳)، اور''تحفة الأحوذي''(۲/۴۲۳_۴۲۹) دیکھیں۔

❷ بخاري (۱۲۲۹)۔

❸ بخاري (۶۰۵۱)، كتاب الأدب، باب (۴۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ امام مالک کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ ❶

بعض دفعہ ایسے ہوجاتا ہے کہ امام سمجھ نہیں پاتا کہ اس سے کیا سہو ہو رہا ہے، مثال کے طور پر مدینہ یونیورسٹی میں دورانِ تعلیم یونیورسٹی کی مسجد میں ایک مرتبہ امام ایک ہی سجدہ کرنے کے بعد تشہد کے لیے بیٹھ گیا، طلباء نے ''سبحان اللہ'' کہہ کر اسے متنبہ کیا لیکن وہ سمجھ نہ سکا آخر کار ایک طالب علم نے کہا: ''اُسْجُدْ ''سجدہ کرو، تب اس نے دوسرا سجدہ کیا۔

نماز کی اصلاح کے لیے عمداً کلام کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، یہ علماء کی ایک جماعت کا مذہب ہے جن میں مشہور مذہب کے مطابق امام مالک، ایک روایت کے مطابق امام احمد، اسی طرح امام اوزاعی، ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن الرائی، عبدالرحمٰن بن قاسم اور اسماعیل بن اسحاق القاضی ❷ بھی ہیں، اور حافظ ابن عبدالبر بھی اسی طرف گئے ہیں۔ ❸

تنبیہ: عمداً کلام اگر نماز کی اصلاح کی خاطر نہ ہوتو اس سے نماز باطل ہوجائے

---

❶ ملاحظہ ہو:''مدونہ کبریٰ'' (۱/۱۳۳)، اور تمہید ابن عبد البر (۱/۳۴۳۔۳۴۴)

❷ اوزاعی جن کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے، اہل شام کے امام اور امام مالک کے اساتذہ میں سے ہیں ان کی وفات (۱۵۷ھ) میں ہوئی۔

ربیعۃ، انس۔ رضی اللہ عنہ۔ کے شاگردوں اور امام مالک کے اساتذہ میں سے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن قاسم امام مالک کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔

اسماعیل بن اسحاق القاضی مشہور مالکی امام ہیں، ان کی متعدد تصانیف ہیں جن میں سے ایک ''فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ'' رسالہ بھی ہے اور یہ رسالہ محدث عصر شیخ البانی کی تحقیق کے ساتھ مطبوع ہے، ان کی وفات (۲۸۲ھ) میں ہوئی۔

❸ ملاحظہ ہو ''مغنی ابن قدامہ'' (۲/۴۴۹۔۴۵۰) اور ''تمہید ابن عبد البر'' (۱/۳۴۳۔ ۳۴۹، ۳۶۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

گی اور اس کے بطلان پر امام ابن المنذر رنے اجماع نقل کیا ہے۔ ❶

۴۔ بھول کر ایک رکعت زیادہ پڑھ لینا:

بھول کر اگر دو رکعت کی بجائے تین، یا تین کی بجائے چار یا چار کی بجائے پانچ رکعت پڑھ لے اور پڑھ لینے کے بعد اسے یاد آتا ہے، اور اگر امام ہے تو مقتدی اسے یاد دلاتے ہیں تو اس صورت میں سجدۂ سہو کر لینا کافی ہوگا، اگر زائد رکعت پڑھ رہا ہے، تو اس صورت میں اسے اس رکعت کو چھوڑ کر تشہد کی طرف لوٹ آنا چاہیے، مثلاً قیام یا رکوع میں ہے تو وہ قیام یا رکوع ترک کر کے تشہد کے لیے بیٹھ جائے، سلام پھیرے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔

عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھا دیں، سلام پھیرنے کے بعد آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے سوال کیا گیا، کیا نماز میں تبدیلی واقع ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھا دی ہیں، آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قبلہ رو ہوئے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

«إنه لو حدث في الصلاة شيئ، لنبأتكم به، ولكن إنما أنا بشر مثلكم، أنسى كما تنسون، فإذا نسيتُ فذكّروني» ❷

---

❶ أوسط ابن المنذر (۳/۲۳۴) اور "الإجماع لابن المنذر" (ص:۳۷، نمبر:۴۶) أيضاً مغنى ابن قدامة (۲/۴۴۴)، اور مجموع نووی (۴/۸۵)۔

❷ بخاری (۴۰۱،۴۰۴،۱۲۲۶)، مسلم (۵/۶۱۔۶۷)

اس حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک رکعت کم یازیادہ پڑھائی جب کہ اس کی دوسری روایات میں پانچ رکعت کا ذکر بغیر شک کے ہے، اس کے بارے میں فتح الباری (۱/۵۰۴) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''نماز میں اگر کوئی تبدیلی واقع ہوتی تو میں تمہیں اس کی خبر کر دیتا، لیکن میں بھی تم جیسا انسان ہوں، بھول جاتا ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو، سو جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔''

اس حدیث میں چار رکعت والی نماز کا ذکر ہے، دو رکعت اور تین رکعت والی نماز کا بھی یہی حکم ہے، امام ابن المنذر رکھتے ہیں:

"فمن صلّى المغرب أربعاً، كمن صلى الظهر خمساً"

''مغرب کی نماز چار رکعت پڑھنے والا، ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھنے والے ہی کی طرح ہے۔'' ❶

امام نووی مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں مالک، شافعی، احمد اور سلف و خلف میں سے جمہور کے مذہب کی دلیل ہے کہ جو شخص بھول کر نماز کی ایک رکعت زیادہ پڑھ لے تو اس کی نماز باطل نہ ہوگی، سلام پھیرنے کے بعد اگر اسے جلدی یاد آجاتا ہے، تو وہ سجدۂ سہو کر لے، اور اس کی نماز صحیح ہوگی، اور اگر اسے دیر کے بعد یاد آتا ہے تو ہمارے (شوافع کے) یہاں صحیح ترین قول یہ ہے کہ اس صورت میں سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔ ❷

بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ وہ پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی رکعت پڑھے گا، اور یہ دونوں رکعتیں اس کے لیے نفل ہو جائیں گی۔

علامہ شوکانی ان کا یہ قول نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ حدیث ان کے اس قول کو ردّ کرتی ہے۔ ❸

---

❶ أوسط ابن المنذر (۳/۲۹۵-۲۹۶)

❷ شرح مسلم (۵/۶۴)

❸ نیل الأوطار (۳/۱۲۱)، نیز أوسط ابن المنذر (۳/۲۹۵)۔ بھی ملاحظہ کریں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تنبیہ: واضح رہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ جب پانچویں رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے "سبحان اللہ" کہہ کر آپ کو بٹھایا نہیں، جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ زمانہ نزولِ وحی تھا، نماز میں کمی یا زیادتی کا احتمال تھا، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے، اس کی تائید ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، کام کاج والے لوگ جلدی سے مسجد سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی واقع ہوگئی ہے، یہ حدیث تفصیل کے ساتھ (ص:۱۱۷) میں گزر چکی ہے۔

مگر آج کوئی امام بھول کر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے تو مقتدیوں کو "سبحان اللہ" کہہ کر اسے بٹھانا چاہیے، اگر وہ نہ بیٹھے تو وہ اس کے ساتھ کھڑے نہ ہوں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: "اگر لاعلمی کی وجہ سے اس کے ساتھ کھڑے ہوجائیں تو ان کی نماز باطل نہ ہوگی لیکن اگر انہیں علم ہے (کہ یہ پانچویں رکعت ہے) تو ان کے لیے اس کی متابعت (اس کے ساتھ کھڑا ہونا) جائز نہیں، بلکہ وہ اس کے سلام تک اس کا انتظار کریں، یا اس سے پہلے سلام پھیر دیں، لیکن انتظار بہتر ہے، واللہ اعلم۔ [1]

علامہ صنعانی مذکورہ حدیث (حدیث ابن مسعود) کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ظاہر حدیث کے مطابق صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے آپ۔ ﷺ۔ کی زائد رکعت (پانچویں رکعت) پر متابعت کی، تو اس میں اس بات کی دلیل ہے، کہ مقتدی کو اس چیز میں امام کی متابعت جسے وہ واجب سمجھتا ہو، نماز کو فاسد (باطل) نہیں کرتی، کیونکہ آپ۔ ﷺ۔ نے انہیں (صحابہ کو) نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا، اور یہ (پانچویں رکعت میں امام کی متابعت) صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے

---

[1] مجموع الفتاویٰ (۲۳/۵۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ساتھ خاص تھی، اگر آج کوئی امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے، تو مقتدیوں کو ''سبحان اللہ'' کہہ کر اسے بٹھانا چاہیے، اگر وہ نہ بیٹھے تو انہیں اس کے تشہد کا انتظار کرنا چاہیے، تا کہ اس کے تشہد کے ساتھ وہ تشہد پڑھیں، اور اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیر دیں۔ ❶

واضح رہے کہ دو رکعت والی نماز (فجر) اور تین رکعت والی نماز (مغرب) کا بھی یہی حکم ہے، یہ ظہر یا چار رکعت والی نماز کے ساتھ خاص نہیں۔

خلاصہ:

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سہو کی بعض صورتوں میں سجدہ سہو سلام سے قبل ہے، اور بعض صورتوں میں سلام کے بعد ہے، جن صورتوں میں سلام سے قبل ہے وہ دو ہیں:

1. پہلا تشہد بھول جانے کی صورت میں، بعض علماء نے اسے نقص (کمی) سے تعبیر کیا ہے، یعنی نماز میں کمی واقع ہو جانے کی صورت میں سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہوگا۔
2. رکعتوں کی تعداد میں شک کی صورت میں جب کہ شک کے دونوں پہلو برابر ہوں۔

اور جن صورتوں میں سجدۂ سہو سلام کے بعد ہے وہ تین ہیں:

1. رکعتوں کی تعداد میں شک کا پہلو غالب ہونے کی صورت۔
2. نماز کے مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیر دینا۔
3. رکعتوں کی تعداد میں اضافہ کر دینا۔

اس صورت میں سجدۂ سہو سلام کے بعد ہی ہوگا، خواہ سلام پھیرنے سے پہلے یاد آئے یا سلام پھیرنے کے بعد۔

بعض علماء نے دوسری صورت کو بھی اضافے والی صورت میں ہی شمار کیا ہے، اور یہ اضافے والی صورت اس لئے ہے کہ اس میں ایک سلام زیادہ ہو جاتا ہے، یعنی نماز مکمل

❶ سبل السلام (۱/۳۴۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہونے سے پہلے جو سلام پھیرا جائے، وہ سلام زیادہ ہے۔

مذکورہ صورتوں کے علاوہ اگر کوئی صورت پیش آ جاتی ہے، تو اس میں سجدۂ سہو سلام سے قبل ہو یا کہ بعد، اس کے بارے میں حافظ ابن حبان کا قول بہت قوی ہے، وہ یہ کہ پیش آنے والی صورت، مذکورہ صورتوں میں سے جس صورت کے زیادہ قریب ہوگی اسے اسی صورت کا حکم دیا جائے گا۔ ❶

اور بعض علماء نے سجدہ سہو کے بارے میں قاعدہ یہ بیان کیا ہے، کہ نماز میں نقص اور کمی کی صورت میں سجدہ سہو سلام سے پہلے اور زیادتی کی صورت میں نماز کے بعد ہوگا۔

اس تفریق کے قائل امام مالک، ان کے اصحاب، مزنی اور ابو ثور ہیں، اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے۔ ❷

اور اسی کو حافظ ابن عبدالبر اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قول کو اپنانے سے سب احادیث پر عمل ہو جاتا ہے۔ ❸

❁○○○❁

---

❶ صحیح ابن حبان (۱/۱۱۰۔۱۱۱۔ الإحسان)

❷ نیل الأوطار (۳/۱۱۱)، ایضاً تمہید ابن عبد البر (۵/۲۹۔۳۰)

❸ ملاحظہ ہو: تمہید ابن عبد البر (۵/۳۰)، اور مجموع الفتاوی لابن تیمیة (۲۳/ ۲۴۔ ۲۵)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدۂ سہو سے متعلق بعض دیگر مسائل

سجدۂ سہو سے متعلق بہت سے دیگر مسائل بھی ہیں مگر یہاں بعض مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ کیا سجدۂ سہو میں پڑھنے کے لیے کوئی مخصوص دعاء ہے؟

سجدہ سہو میں پڑھنے کی کوئی مخصوص دعاء نہیں، ابو القاسم رافعی نے ذکر کیا ہے کہ میں نے بعض ائمہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان سجدوں میں ’’ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنَامُ، وَلَا یَسْهُوْ ‘‘ پڑھنا مستحب ہے۔ ❶

اسے نووی نے بھی ذکر کیا ہے اور ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

’’ وهذا لائق بالحال ‘‘یہ دعاء موقع کے اعتبار سے موزوں ہے۔ ❷

’’ قلت ‘‘یہ دعا بے بنیاد و بے اصل ہے، استحباب ایک شرعی حکم ہے، اس پر شرعی دلیل چاہیے، اگر یہ موقع کی مناسبت سے موزوں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کیوں نہیں پڑھایا اس کے پڑھنے کی تعلیم کیوں نہیں دی؟ چونکہ یہ دعاء بے اصل ہے، اسی لئے حافظ ابن حجر رافعی کا قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

’’قلت: لم أجد له أصلاً ‘‘

میں کہتا ہوں کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں ملی۔‘‘ ❸

---

❶ فتح العزیز شرح الوجیز للرافعي (۴/۱۷۹۔۱۸۰۔ بهامش المجموع)

❷ روضة الطالبین للنووی (۱/۳۱۵)۔

❸ تلخیص الحبیر (۲/۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شیخ محمد عبدالسلام مصری اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

" وأما ما يقال من أنه يقول فيه: " سبحان من لا يسهو، ولا ينام " فلم يفعله النبي ﷺ، ولا أصحابه ، ولم يدلّ عليه دليل من السنة، وإنما هو منام رآه بعض كبار مخرفي الصوفية، فلا تلتفتوا إليه "❶

''جو یہ کہا جاتا ہے کہ سجدہ سہو میں "سبحان من لا يسهو، ولا ينام " کہے تو اسے نبی۔ ﷺ۔ اور نہ ہی آپ کے صحابہ نے پڑھا ہے، اور نہ ہی سنت میں سے اس کے پڑھنے پر کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے بارے میں کبار بدعتی صوفیوں میں سے کسی کا خواب ذکر کیا جاتا ہے لہٰذا اس کی طرف التفات تک بھی نہیں کریں۔''

جب یہ معلوم ہوا کہ اس دعاء کی کوئی اصل نہیں تو پھر ان سجدوں میں بھی وہی دعا پڑھی جائے جو نماز کے سجدے میں پڑھی جاتی ہے۔

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"ويقول في سجوده ما يقول في سجود صلب الصلاة، لأنه سجود مشروع في الصلاة أشبه سجود صلب الصلاة" ❷

اپنے (اس) سجدے میں وہی پڑھے جو نماز کے سجدے میں پڑھتا ہے، کیونکہ یہ سجدہ (سجدۂ سہو) نماز کے اندر مشروع ہے، لہٰذا یہ نماز کے سجدے ہی کی مانند ہے۔"

۲۔ امام اور مقتدی کا سہو:

امام سے اگر سہو ہو تو اس کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ سہو کرے گا، امام ابن منذر نے،

❶ السنن والمبتدعات (ص: ۷۵)

❷ المغنی (۲/۴۳۲۔۴۳۳)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اسی طرح امام ابن حزم نے بھی اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ ❶

لیکن اگر امام کے پیچھے مقتدی بھول جائے تو مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

امام ابن منذر نے کہا ہے کہ اس پر علماء کا اجماع ہے، مگر مکحول (اس مسئلے میں) منفرد ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ اس پر سجدہ سہو ہے۔ ❷

امام ابن منذر کا ایک دوسرا قول بھی ہے، وہ یہ کہ اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر سجدہ سہو نہیں، اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔ ❸

اس کے بارے میں ایک صریح روایت بھی ہے کہ امام کا سہو مقتدی پر بھی ہے، لیکن اگر مقتدی بھول جائے تو اس پر کوئی سہو نہیں، مگر یہ روایت صحیح نہیں۔ ❹

۳۔ نفل نماز میں سجدہ سہو:

جس طرح فرض نماز میں سہو سے سجدۂ سہو ہے، اسی طرح نفل نماز میں بھی سہو سے سجدہ سہو ہے، سوائے محمد بن سیرین ❺ کے سب علماء اس پر متفق ہیں، جبکہ ابن سیرین کے نزدیک نفل نماز میں سجدۂ سہو نہیں، ابن قدامہ کہتے ہیں کہ: "یہ قول رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان:" إذا نسي أحدكم، فليسجد سجدتين "❻ "تم میں سے جب

---

❶ الإجماع لابن المنذر (ص:۳۸، نمبر:۵۱) مراتب الإجماع لابن حزم (ص:۳۳)، ایضاً فتح الباری (۹۳/۳)۔

❷ الإجماع (ص:۳۸، نمبر:۵۰)

❸ أوسط ابن المنذر (۳/۳۲۰-۲۳۱)۔

❹ اس روایت کو دارقطني (۳۷۷/۱) اور بیهقي (۳۵۲/۲) نے روایت کیا ہے، اور بیہقی نے اس کی سند میں کلام کیا ہے۔

❺ یہ مشہور معروف تابعی ہیں۔

❻ مسلم (۶۶/۵)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے'' کے عموم کے خلاف ہے۔'' ❶

۴۔ نماز میں ایک سے زیادہ سہو:

نماز میں اگر ایک سے زیادہ مرتبہ سہو ہو جائے تو یہ نہیں کہ ہر سہو کے لئے دو دو سجدے کرنا پڑیں گے، بلکہ تمام سہو کے لئے دو سجدے ہی کافی ہیں، اس کی دلیل ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث ہے جو(۱۱۷) میں گزر چکی ہے، اس حدیث سے یوں دلیل لی گئی ہے، کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے سہواً دو رکعت کے بعد سلام پھیرا، پھر کلام کیا، پھر جب لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ نماز صرف دو دو رکعت پڑھی گئی ہے، تب آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے باقی دو رکعتیں پڑھائیں، اور سلام کے بعد سہو کے صرف دو سجدے کیے۔ ❷

۵۔ ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا:

جیسا کہ ہمارے بعض حنفی بھائیوں کا عمل ہے، درست نہیں کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں بلکہ دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کیا جائے۔ ❸ صاحب ''ہدایہ'' نے اسی کو صحیح کہا ہے بلکہ صدر الاسلام نے ایک طرف سلام پھیرنے کے قائل کو بدعتی کہا ہے۔ ❹

❁○○○❁

---

❶ ''المغنی'' (۲/۴۴۳)، اس مسئلے کے لیے ''أوسط ابن المنذر''(۳/۳۲۵۔۳۲۶) اور ''مجموع نووی'' (۴/۱۶۱)، بھی دیکھی جائے۔

❷ اس مسئلے کے لیے ''أوسط ابن المنذر''(۳/۳۱۷۔۳۱۸)، ''مغنی'' ابن قدامة (۲/۴۳۷۔۴۳۸) اور ''مجموع نووی'' (۴/۱۴۰۔۱۴۳) دیکھی جائے۔

❸ جب کہ سجدۂ سہو سلام کے بعد کرنا ہو اور جن صورتوں میں یہ سلام کے بعد ہوگا ان کا ذکر کیا جا چکا۔

❹ ملاحظہ ہو: ''الهداية مع شرحه فتح القدير والعناية''(۱/۵۰۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز کی سنتوں کا بیان

فرض نماز سے قبل اور بعد پڑھی جانے والی سنتیں دو قسم کی ہیں۔

1. راتبہ یا مؤکدّہ۔
2. غیر راتبہ یا غیر مؤکدہ۔

ا۔ راتبہ یا مؤکدّہ

یہ بارہ ہیں جن کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی تطوع (نفلی نماز یعنی سنتوں) [1] کے

[1] بعض علماء کے نزدیک ''تطوع، سنت، مستحب، مندوب، نفل، مرغب فیہ'' اور ''حسن'' یہ تمام الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں۔

جب کہ بعض دیگر علماء کا کہنا یہ ہے کہ سنت وہ عمل ہے جس پر رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے مواظبت (ہمیشگی) کی ہو، اور مستحب وہ عمل ہے جس پر آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے مواظبت نہ کی ہو، بلکہ اسے کبھی کبھار کیا ہو، اور تطوع وہ عمل ہے جو انسان اپنی طرف سے کرے۔ طرح التثریب (۲۹/۳)۔

اپنی طرف سے کرنے سے مراد یہ ہے کہ نفل نماز ادا کرے یا نفلی صدقہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

واضح رہے کہ ''سنت'' کا اطلاق صرف غیر واجب عمل پر ہی نہیں ہوتا، بلکہ اس کا اطلاق شریعت، دین اور واجب عمل پر بھی ہوتا ہے، بلکہ اس لفظ میں اصل بھی یہی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

" لفظ: الفطرة، والسنّة في كلامهم : هو الدين والشريعة، و إن كان بعض الناس اصطلحوا على أن لفظ" السنّة" يراد بها ما ليس بفرض ، إذ قد يراد بها ذلك" مجموع الفتاوىٰ (۵۴۰/۲۲)، أيضاً القواعد النورانية (ص:۶۳، بتخريجي)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعت ادا کرتے پھر نکل جاتے، لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعت

بعض علماء کی اصطلاح میں اگرچہ "سنت" سے مراد وہ عمل ہوتا ہے جو فرض نہ ہو (یہ درست ہے کہ) اس سے بھی یہ مراد بھی لیا جاتا ہے لیکن سلف کے کلام میں لفظ "فطرت" اور "سنت" سے دین اور شریعت مراد ہوتی ہے۔
لفظ ''سنت'' اس معنی میں حدیث میں بھی استعمال ہوا ہے مثال کے طور پر انس رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف طویل حدیث کے آخر میں ہے:"فمن رغب عن سنّتي فليس مِنّيْ" بخاري (۵۰۶۳)، مسلم (۱۴۰۱) نکاح۔
جو میری سنت سے اعراض کرے (منہ پھیرے) وہ مجھ سے نہیں یعنی میرے طریقے پر نہیں۔
یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے تفصیل کے لیے ہماری کتاب '' چند کتب پر ایک نظر'' (صفحہ:۲۲۳) ملاحظہ کریں۔
حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:
"المراد بالسنة: الطريقة لا التي تقابل الفرض" فتح الباري (۱۰۵/۹)
''سنت سے مراد (یہاں) طریقہ (شریعت و دین) ہے نہ کہ وہ سنت جس کا فرض کے مقابلے میں اطلاق ہوتا ہے۔''
(صفحہ:۱۴۵) میں آنے والی حدیث کے آخر میں:"قال في الثالثة لمن شاء كراهية أن يتخذها الناس سنة" یعنی رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے تیسری مرتبہ: ''جو پڑھنا چاہے'' اس لیے فرمایا کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔
حافظ ابن حجر ''فتح الباری'' (۶۰/۳) میں اس حدیث کی شرح میں محب طبری سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"و معنى قوله:"سنّة" أي شريعة، و طريقة لازمة"'' سنت کے معنی شریعت اور لازمی طریقے کے ہیں۔''
سنت کے لغوی معنی بھی طریقے کے ہی ہیں اور اس معنی میں یہ لفظ قرآن مجید میں متعدد بار استعمال ہوا ہے، مثال کے طور پر سورہ نساء آیت (۲۶) میں ہے:
﴿وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ یہاں ''سنن'' سے مراد طریقے ہیں، اور ''سنن'' سنت کی جمع ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پڑھتے، اور آپ۔ ﷺ۔ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر داخل ہوتے تو دو رکعت پڑھتے، اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعت ادا کرتے...... اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ۔ ﷺ۔ دو رکعت پڑھتے۔ ❶

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ دن اور رات میں بارہ رکعت پڑھتے۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو نمازِ فجر سے پہلے۔

اور عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے:

"حفظت من رسول الله ﷺ عشر ركعات......" ❷

"رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے میں نے دس رکعتیں یاد کی ہیں" یعنی رسول اللہ۔ ﷺ۔ کو دس رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے، ظہر سے پہلے دو اور دو اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعت گھر میں اور عشاء کے بعد دو رکعت گھر میں، اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔

اس حدیث میں ظہر سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے، جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں چار رکعت کا ذکر ہے۔

امام ابو جعفر طبری نے کہا ہے کہ آپ۔ ﷺ۔ کا معمول چار رکعت پڑھنے کا تھا، اور کبھی آپ۔ ﷺ۔ دو رکعت بھی پڑھتے۔ ❸

بارہ رکعتیں پڑھنے کی فضیلت:

ان بارہ رکعتوں کی بہت فضیلت ہے، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے:

"مَن صلّى اثنتَىْ عشرة ركعة في يوم، و ليلة بني له بهنّ بيت

---

❶ مسلم (۶/۸) ابو داؤد (۱۲۵۱) وغیرہ۔

❷ بخاری (۱۱۸۰)، کتاب التہجد، باب الرکعتان قبل الظہر۔

❸ فتح الباری (۳/۵۸-۵۹)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

في الجنة" ❶

"جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعت پڑھے گا تو ان کے بدلے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔"

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے ان کو کبھی نہیں چھوڑا۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے راوی عنبسہ بن ابی سفیان، عنبسہ سے اس کے راوی عمرو بن اوس، اور عمرو سے اس کے راوی نعمان بن سالم نے بھی یہی بات کہی ہے۔ ❷

یعنی ان میں ہر ایک نے یہ بات کہی ہے کہ جب سے میں نے اس حدیث کو اپنے استاذ سے سنا ہے ان کو ترک نہیں کیا۔

اس روایت میں رکعتوں کی تفصیل بیان نہیں کی گئی، جب کہ اس کی دوسری روایت میں رکعتوں کی تفصیل مذکور ہے جو یہ ہے:

نمازِ ظہر سے پہلے چار رکعت، اس کے بعد دو رکعت، نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت، نمازِ عشاء کے بعد دو اور نمازِ فجر سے پہلے دو رکعت۔" ❸

---

❶ مسلم (۶/۶-۷)، ابو داؤد (۱۲۵۰) نسائی (۳/۲۶۱-۲۶۲، ۲۶۴)، ابن ماجہ (۱۱۴۱)

❷ مسلم: (۶/۷)۔

❸ اسے ترمذی (۴۱۵) طبرانی (۲۳/۲۳۱/۴۳۵)، اور بغوی نے "شرح السنة" (۳/۴۴۲/ ۸۶۶) میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی ایک روایت میں عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے عصر سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے اور ایک دوسری روایت میں فجر کی بجائے عصر سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے، ملاحظہ ہو سنن نسائی (۳/۲۶۲-۲۶۳) اور طبرانی کبیر (۲۳/ حدیث: ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۸)۔

مگر ترمذی وغیرہ کی روایت کی تائید ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ہوتی ہے جسے ترمذی (۴۱۴) نسائی (۳/۲۶۰-۲۶۱) اور ابن ماجہ (۱۱۴۰) نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث ابن ماجہ (۱۱۴۲) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس میں ظہر سے پہلے چار رکعت کی بجائے دو رکعت اور عصر سے پہلے دو رکعت کا ذکر ہے، مگر اس کی سند ضعیف ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ سنن راتبہ یا مؤکدہ بارہ ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ نمازِ ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو رکعت:

ظہر سے پہلے چار رکعت کے بارے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری حدیث میں ہے:

"کان لا یدع أربعاً قبل الظھر، و رکعتین قبل الغداۃ" ❶

"رسول اللہ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعت اور فجر سے قبل دو رکعت نہیں چھوڑتے تھے۔"

۲۔ نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت:

ان دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری میں فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ پڑھیں، کیونکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان دونوں سورتوں کو مغرب اور فجر کی سنتوں میں پڑھتے۔ ❷

۳۔ دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد، ۴۔ دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے:

ان سنتوں کی فضیلت:

فجر کی ان سنتوں کی بہت فضیلت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے:

"رکعتا الفجر خیر من الدنیا، و ما فیھا" ❸

---

❶ بخاری (۱۱۸۲) ابوداؤد (۱۲۵۳)، نسائی (۳/۲۵۱۔۲۵۲)۔

❷ مسند احمد (۲/۵۸، ۹۵، ۹۹) اور نسائی (۲/۱۷۰)، وغیرہ، تفصیل کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ۳۸۱۔۳۸۳، ایضاً: ۵۶۱) دیکھیں۔

تنبیہ: اس حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان سورتوں کو نماز مغرب میں پڑھتے، اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ ان دونوں سورتوں کو جمعرات کو مغرب کی نماز میں پڑھتے، مگر یہ دونوں روایتیں ہی صحیح نہیں، تفصیل کے لیے حوالہ مذکور دیکھیں۔

❸ مسلم (۶/۵)، ترمذی (۴۱۶)، نسائی (۳/۲۵۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"فجر کی دو رکعتیں (سنت) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔"

غالباً یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ ان سنتوں کا بہت اہتمام کرتے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک دوسری حدیث میں ہے:

"لم يكن النبي ﷺ على شيئ من النوافل أشد منه تعاهداً على ركعتي الفجر" ❶

"نبی۔ ﷺ۔ فجر کی دو رکعتیں (سنت) کا جس قدر اہتمام کرتے اس قدر دوسرے نوافل (سنتوں) کا اہتمام نہ کرتے۔"

ان سنتوں کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے انھیں سفر میں بھی نہیں چھوڑا، ملاحظہ ہو (صفحہ:۱۴۳)

ان سنتوں کی قراءت:

فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری رکعت میں سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کی جائے۔ ❷

پہلی رکعت میں سورۂ "بقرہ" کی آیت (۱۳۶) ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ﴾ إلى آخر الآية اور دوسری رکعت میں سورہ "آل عمران" کی آیت (۵۲) ﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ﴾ إلى آخر الآية کا پڑھنا بھی رسول اللہ۔ ﷺ۔ سے ثابت ہے۔ ❸

---

❶ بخاری (۱۱۶۹)، مسلم (۶/۴)۔

❷ ان کی تلاوت کا ذکر متعدد حدیثوں میں ہے، جن میں ایک ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث بھی ہے جسے مسلم (۶/۵)، ابوداؤد (۱۲۵۶)، نسائی (۲/۱۵۵۔۱۵۶) اور ابن ماجہ (۱۱۴۸) نے روایت کیا ہے، دیگر احادیث کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (۵۶۷) دیکھی جائے۔

❸ مسلم (۶/۶) اس حدیث کی ایک روایت میں "آل عمران" کی آیت (۶۴) کا ذکر ہے، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (۵۶۷۔۵۶۸) دیکھی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

واضح رہے کہ ان سنتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انھیں ہلکا پڑھا جائے، ان میں نہ تو لمبی قراءت کی جائے اور نہ ہی لمبا رکوع اور سجدہ کیا جائے، حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان رکعتوں کو ہلکا پڑھتے۔ ❶

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو اس قدر ہلکا پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ ﷺ نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں۔ ❷

واضح رہے کہ ان کو ہلکا پڑھنے سے ہرگز مراد یہ نہیں کہ ان کے قیام اور رکوع وغیرہ میں اطمینان نہ ہو، اور جلدی جلدی سے کوے کی طرح ٹھونگیں مار کر ان کو پڑھ لیا جائے، کیونکہ ایسی نماز، نماز نہیں، جیسا کہ (ص:۶۹۔۷۰) میں گزر چکا۔

ایک اہم مسئلہ:

ان سنتوں سے متعلق ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد جب مسجد میں آتے ہیں تو پہلے سنتیں پڑھتے ہیں، پھر جماعت میں شامل ہوتے ہیں، جب کہ یہ عمل خلاف سنت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة" ❸

"جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں۔"

اور عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ بخاری (۶۱۸، ۶۱۹، ۱۱۷۰)، مسلم (۶/۲،۳)۔

❷ بخاری (۱۱۷۱)، مسلم (۶/۴)۔

❸ مسلم (۵/۲۲۱)، ابوداؤد (۱۲۶۶)، ترمذی (۴۲۱)، نسائی (۲/۱۱۶۔۱۱۷)، ابن ماجہ (۱۱۵۱)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے نماز فجر کی اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے والے شخص پر انکار کیا اور فرمایا:

"آلصبح أربعاً آلصبح أربعاً؟" ❶

"کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو، کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو؟"

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ" اس کے معنی یہ ہیں کہ فجر کی اقامت کے بعد فرض نماز ہی پڑھنا مشروع ہے، پس جب کوئی اقامت کے بعد سنتیں پڑھے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے، تو گویا کہ اس نے صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھیں، اس لیے کہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔ ❷

لہٰذا جو شخص ایسے وقت میں مسجد میں آئے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو جماعت کے ساتھ مل جائے اور فراغت کے بعد سنتیں پڑھ لے اور نمازِ فجر کے بعد سنتیں پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، رسول اللہ ﷺ نے قیس صحابی رضی اللہ عنہ کو نمازِ فجر کے بعد سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر انکار نہیں کیا، بلکہ پوچھنے پر جب انھوں نے بتایا کہ نماز سے پہلے فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا لہٰذا ابھی ان کو پڑھا ہے تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ ❸ اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ فجر کے بعد فجر کی سنتیں پڑھ سکتے ہیں۔

سنتوں کا اہتمام:

یہ وہ بارہ سنتیں ہیں جنھیں مؤکدہ سنتیں یا راتبہ سنتیں کہتے ہیں، ان کا اہتمام کرنا چاہیے، بلا کسی عذر کے انھیں ترک نہیں کرنا چاہیے، بعض لوگ ان سنتوں کو کوئی اہمیت نہیں

---

❶ بخاری (٦٦٣)، مسلم (٥/٢٢٢۔٢٢٣)۔

❷ شرح مسلم (٥/٢٢٣)۔

❸ ابوداود (١٢٦٧)، ترمذی (٤٢٢)، ابن ماجه (١١٥٤)، اور صحیح ابن خزیمه (١١١٦)، وغیرہ یہ صحیح حدیث ہے، اسے امام ابن خزیمه، ابن حبان اور امام حاکم وغیرہ نے صحیح کہا ہے، تفصیل کے لیے، القول المقبول (ص: ٥٦٨۔٥٦٩) دیکھی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دیتے جو درست نہیں۔

امام قرطبی ❶ ابو ایوب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ❷

" وعلى جواز ترك التطوّعات على الجملة، لكن من تركها، ولم يعمل شيئاً منها، فقد فوّت على نفسه ربحاً عظيماً، و ثواباً جسيماً، و من داوم على ترك شيئ من السنن كان ذلك نقصاً في دينه، و قدحاً في عدالته، فإن كان تركها تهاوناً بها، و رغبة عنها كان ذلك فسقاً يستحق به ذمّاً۔

و قال علمائنا: لو أن أهل بلدة تواصلوا على ترك سنّة لقوتلوا عليها حتى يرجعوا، و لقد كان صدر الصحابة، و من بعدهم يثابرون على فعل السنن، و الفضائل مثابرتهم على الفرائض، و لم يكونوا يفرقون بينهما في اغتنام ثوابهما، و إنّما احتاج أئمة الفقهاء إلى ذكر الفرق بينهما لما يترتب عليه من وجوب الإعادة، و تركها، و خوف العقاب على الترك، و نفيه إن حصل ترك ما بوجه ما" ❸

❶ مشہور قرطبی دو ہیں ایک صاحب "تفسیر" جن کا نام محمد بن أحمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے اور دوسرے قرطبی شارح "مسلم" ہیں جن کا نام احمد بن عمر بن ابراہیم ہے اور یہ صاحب "تفسیر" کے اساتذہ میں سے ہیں اور یہاں یہی مراد ہیں۔

❷ ان کی حدیث کو بخاری (۱۳۹۶-۱۳۹۷)، کتاب الزکاۃ، باب: ۱، اور مسلم نے (۱/۱۷۲-۱۷۴)، کتاب "الایمان" باب "الإیمان الذي یدخل الجنّة" میں روایت کیا ہے۔
حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا جو دخولِ جنت کا باعث ہو تو آپ نے ارکان اسلام کا ذکر کیا۔

❸ المفهم لما أشكل من تلخيص صحيح مسلم (۱/۱۶۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ بعض سنتوں کو کبھی کبھار ترک کیا جا سکتا ہے، مگر جس شخص نے ان تمام کو ترک کر دیا تو اس نے خود کو بہت بڑے نفع اور اجر عظیم سے محروم کر دیا۔

اور جو شخص بعض سنتوں کو ہمیشہ ترک کرے تو یہ اس کے دین میں نقص کا باعث ہوگا اور اس کی عدالت پر بھی اثر انداز ہوگا، اگر اس کا اُن کو ترک کرنا ان کی تحقیر اور ان سے اعراض کی بنا پر ہو تو یہ ایسا فسق ہوگا جس کی وجہ سے وہ قابل مذمت ٹھہرے گا۔"❶

ہمارے علماء نے کہا ہے ❷ کہ اگر کسی شہر۔ یا علاقے۔ کے لوگ کسی سنت کو متواتر ترک کر دیں تو ان سے اس کے ترک کرنے پر لڑائی لڑی جائے گی یہاں تک وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

صحابہ اور ان سے بعد میں آنے والے لوگ "سنن" اور "نوافل" پر "فرائض" ہی طرح مداومت کرتے تھے اور ان سے حصولِ ثواب میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔

فقہاء کو ان کے مابین تفریق کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس تفریق پر۔ کسی

---

❶ قرطبی کے اس کلام کو حافظ ابن حجر نے بھی نقل کیا ہے وہ ان کے اس کلام کی دلیل ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: "لو رود الوعيد عليه حيث قال:" من رغب عن سنّتي فليس منّي" فتح الباري: (٣/٢٦٥)

"سنت سے اعراض کے بارے میں جو وعید آئی ہے اس کی بناء پر کیونکہ آپ۔ ﷺ۔ نے فرمایا ہے:" جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔"

اس حدیث کو متعدد صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ نے روایت کیا ہے جن میں انس۔ رضی اللہ عنہ۔ بھی ہیں ان کی حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور اس کی مفصل تخریج کے لیے ہماری کتاب" چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ ٢٣٣) دیکھی جائے۔ اس کتاب کا (صفحہ: ١٣٢) بھی ملاحظہ کریں۔

❷ یعنی مالکی علماء نے کیونکہ امام قرطبی مالکی ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

چیز کوترک کردینے سے۔ اس کا اعادہ (دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے یا کہ نہیں یا کہ جب کسی وجہ سے کسی قسم کا ترک حاصل ہوتو پھراس پر سزا کے مرتب ہونے کا اندیشہ ہے یا کہ نہیں جیسے مسائل مرتب ہوتے ہیں۔"

مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے کہ تارکِ سنت گنہگار بھی ہوسکتا ہے یعنی وہ ترک سنت کی وجہ سے گناہ کا مستحق ہوسکتا ہے اور اس پر انھوں نے بعض دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو ان سنتوں کا اہتمام نہیں کرتا، آپ نے جواب دیا۔

"من أصرّ علی ترکها دلّ علی قلّة دینه، و ردّت شهادته في مذهب أحمد، والشافعي، وغیرهما۔" ❷

"جوشخص ان کے نہ پڑھنے پر مصر رہے، یہ اس کے قلتِ دین پر دلیل ہے، احمد اور شافعی وغیرہ کے مذہب کے مطابق اس کی شہادت (گواہی) مردود ہے۔"

ان سنتوں کی کیا اہمیت ہے، اور نمازی کو ان کا کس قدر اہتمام کرنا چاہیے، درج ذیل دلائل سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔

عائشہ۔ رضی اللہ عنہا۔ سے روایت ہے:

"أن النبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کان إذا لم یصلِّ أربعاً قبل الظهر صلاّهن بعده"❸

"نبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ظہر سے پہلے اگر چار رکعت نہ پڑھ پاتے تو انھیں (نماز) ظہر

---

❶ ملاحظہ ہو "التعلیق الممجد" (۱/۱۹۲۔۱۹۳)

❷ مجموع الفتاوی (۲۳/۱۲۷)۔

❸ ترمذی (۴۲۶) أیضاً ابن ماجه (۱۱۵۸)، اس حدیث پر عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی مرسل روایت شاہد بھی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے بعد پڑھتے۔"

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے: "رسول اللہ ﷺ کی ایک مرتبہ ظہر کے بعد والی دو سنتیں رہ گئیں تو آپ ﷺ نے انھیں عصر کے بعد پڑھا۔"❶

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتوں کی بھی قضا ہے، جب کہ اس کی ایک روایت میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے سوال کیا ہم سے اگر یہ دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو ہم بھی ان کی قضاء کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں"، یعنی ان کی قضا سے منع کر دیا، مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے۔❷

سنتوں کی حکمت:

سنتوں کی جو حکمت ہے اس کا علم آدمی کو ان کی ادائیگی اور اہتمام کی ترغیب دلاتا ہے، لہٰذا یہ علم ہونا ضروری ہے۔

ان کی حکمت کا ذکر حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

"قیامت کے دن سب سے پہلے اعمال میں سے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔"❸

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو، وہ مکمل ہے یا کہ ناقص، اگر وہ مکمل ہوئی تو اس کے لیے اسے مکمل لکھ دیا جائے گا، اگر اس میں کوئی کمی ہوئی

---

❶ بخاری (۱۲۳۳)، مسلم (۶/ ۱۱۹۔۱۲۱)۔

❷ یہ روایت مسند احمد (۶/ ۳۱۵)، وغیرہ میں ہے، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص: ۵۲۲۔ ۵۲۳) دیکھیں۔

❸ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا، مگر حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کے بارے میں ہوگا۔ بخاری (۶۵۳۳) اور مسلم (۱۱/ ۱۶۶۔۱۶۷) میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: "أوّل ما يقضى بين الناس في الدمآء" لوگوں کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کی نفلی نماز کو دیکھو، اگر اس کی نفلی نماز ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی نفلی نماز سے اس کی فرض نماز کو پورا کردو۔" ❶

علماء نے اس کے علاوہ ایک اور حکمت بھی بیان کی ہے، مگر اس کا تعلق نماز سے پہلے والی سنتوں سے ہے، بعد والی سنتوں سے نہیں، اور وہ حکمت یہ ہے کہ سنتوں کی ادائیگی سے آدمی کا دل فرائض کی ادائیگی کے لیے تیار اور یکسو ہو جاتا ہے۔ ❷

سفر میں سنتوں کا حکم:

رسول اللہ ﷺ سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے سفر میں سوائے فجر کی سنتوں کے دوسری سنتیں بھی پڑھی ہوں، رہی فجر کی سنتیں تو ان کا سفر میں پڑھنا، رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ ❸

مگر فجر کی سنتوں کے علاوہ دوسری سنتیں پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ ان کا نہ پڑھنا ثابت ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے سفر میں تھا، آپ نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور اپنی قیام گاہ پر آ گئے، ہم بھی ان کے ساتھ آئے اور بیٹھ گئے، اچانک ان کی

= درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔" یہ حدیث نسائی (۸۳/۷) میں بھی ہے، اس میں نماز اور خون دونوں کا ذکر ہے۔

❶ یہ حدیث ابوداود (۸۶۴۔۸۶۶)، ترمذی (۴۱۳)، نسائی (۲۳۲/۱۔۲۳۳) اور ابن ماجہ (۱۴۲۶) وغیرہ میں ہے، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص: ۲۴۷، حدیث: ۱۵۹) دیکھیں۔

❷ ملاحظہ ہو: "شرح مسلم" للنووی (۱۰/۶)، اور "طرح التثریب" للعراقی (۳۴/۳۔۳۵)۔

❸ جیسا کہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث میں ہے۔ ملاحظہ ہو: صحیح مسلم (۱۸۱/۵۔۱۸۶) کتاب المساجد، باب "قضاء الفائتة، واستحباب تعجیله" ابوداود (۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۳، ۴۴۵) کتاب الصلاة، باب فیمن نام عن الصلاة أو نسیها، نسائی (۲۹۷/۱، ۲۹۸) کتاب المواقیت باب: کیف یقضی الفائت من الصلاة"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نظر اس جگہ پڑی جہاں انھوں نے نماز پڑھائی تھی، تو لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا پوچھنے لگے کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا سنتیں پڑھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے اگر سنتیں ہی پڑھنا تھیں، تو میں نماز بھی پوری پڑھتا، بھتیجے میں رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے ہمراہ سفر میں رہا، مگر آپ۔ ﷺ۔ نے عمر بھر دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھی، میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سفر میں رہا، عمر (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سفر میں رہا، اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سفر میں رہا، انھوں نے بھی عمر بھر دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھی، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ❶

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے آپ۔ ﷺ۔ کو سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔ ❷

۲۔ غیر مؤکدہ سنتیں

ا۔ عصر سے پہلے چار رکعت:

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی بہت فضیلت ہے، عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے فرمایا:

---

❶ مسلم (۵/۱۹۷۔ ۱۹۹)، ابو داؤد (۱۲۲۳)، ابن ماجہ (۱۰۷۱)

❷ مسلم (۵/۱۹۹)۔

تنبیہ = عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ سے مروی ایک دوسری حدیث میں سفر میں نماز ظہر کے بعد والی دو سنتیں اور مغرب کی سنتوں کے پڑھنے کا ذکر ہے مگر وہ حدیث ضعیف و منکر ہے اسے ترمذی (۵۵۲) اور ابن خزیمہ (۱۲۵۴) نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس پر کلام کیا ہے ان سے ایک دوسری سند سے مروی حدیث میں سفر میں مغرب کی سنتیں پڑھنے کا ذکر ہے اور اس کو ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' (۴/۱۸) میں روایت کیا ہے اس کی سند میں ابن حبان کے شیخ عبد اللہ بن محمد اور ان کے شیخ کے شیخ ''اسحاق'' قابل بحث ہیں۔ واللہ اُعلم۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"رحم الله امرأً صلّى قبل العصر أربعاً" ❶

"اللہ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔"

۲۔مغرب سے پہلے دو رکعتیں:

عبداللہ بن مغفل ۔رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

"صلّوا قبل المغرب ركعتين"

"نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو۔"

آپ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے یہ تین بار فرمایا، لیکن تیسری دفعہ فرمایا:

"لمن شاء كراهية أن يتّخذها النّاس سنّة" ❷

"جو پڑھنا چاہے، یہ اس لیے فرمایا کہ کہیں لوگ ان کو ضروری نہ سمجھ بیٹھیں۔"

اس حدیث کے پیش نظر بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے، چنانچہ انس ۔رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں کہ:" میں نے رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے کبار صحابہ (بڑے بڑے صحابہ) کو دیکھا کہ جب مغرب کی اذان ہو جاتی تو دو رکعت پڑھنے کے لیے ایک دوسرے سے مسجد کے ستونوں کی طرف سبقت (پہل) کرتے۔" ❸

ان سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ:" لوگ اس کثرت سے ان دو رکعتوں کو پڑھتے کہ اگر کوئی اجنبی آدمی (مسافر) مسجد میں داخل ہوتا تو وہ یہ سمجھتا کہ نمازِ مغرب پڑھی جا چکی ہے۔" ❹

یعنی وہ یہ سمجھتا کہ لوگ مغرب کے بعد والی سنتیں پڑھ رہے ہیں۔

مرثد بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن عامر۔رضی اللہ عنہ۔ کے پاس آیا اور ان

---

❶ مسند احمد(۲/۱۱۷)، ابو داؤد(۱۲۷۱)، ترمذی(۴۳۰)۔

❷ مسند احمد(۵/۵۵)، بخاری(۱۱۸۳) ابو داؤد(۱۲۸۱)

❸ بخاری(۶۲۵)۔

❹ مسلم(۶/۱۲۳)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے کہا کہ آپ ابوتمیم ❶، کے بارے میں تعجب نہیں کرتے کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں، عقبہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ کے زمانے میں ہم بھی پڑھتے تھے، میں نے کہا اب آپ کیوں نہیں پڑھتے، انھوں نے جواب دیا: "الشغل"❷ یعنی اب ہم مشغولیت کی وجہ سے نہیں پڑھتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ:

"و قد روي عن غير واحد من أصحاب النبي۔ ﷺ۔ أنهم كانوا يصلّون قبل صلاة المغرب ركعتين بين الأذان والإقامة"❸

"نبی۔ ﷺ۔ کے کئی صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے یہ مروی ہے کہ وہ نماز مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت پڑھتے تھے۔"

مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت پڑھنا ثابت ہے ❹ بلکہ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے ان کے پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے ان کے پڑھنے کی ہمیں ہی ترغیب نہیں دی بلکہ خود بھی ان کو پڑھا ہے چنانچہ عبد اللہ بن مغفل۔ رضی اللہ عنہ۔ کی مذکورہ حدیث کی ایک روایت میں ہے کہ "رسول اللہ۔ ﷺ۔ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں اور فرمایا:

"صلّوا قبل المغرب ركعتين" ❺

---

❶ ان کا نام عبد اللہ بن مالک ہے، اور یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔

❷ بخاری (۱۱۸۴) قدرے اختصار سے یہ نسائی (۲۸۲/۱۔۲۸۳) میں بھی ہے۔

❸ ترمذی (۳۵۲/۱)۔

❹ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے فتح الباري (۱۰۸/۲۔۱۰۹) اور تحفة الأحوذي (۵۴۸/۱۔۵۵۴) دیکھیں۔

❺ یہ روایت "صحیح ابن حبان" (ج:۴/ ح:۱۵۸۸) میں ہے اور اس کے محقق شیخ شعیب نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس تفصیل سے سے معلوم ہوا کہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت کا پڑھنا حدیث قولی، فعلی اور تقریری سے ثابت ہے ❶ مگر ہمارے یہاں عام طور پر ان کو پڑھا نہیں جاتا۔

ہمارے گاؤں کی مسجد میں بھی یہی حال تھا، جب ۱۹۷۹ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے میرا مدینہ یونیورسٹی جانا ہوا تو وہاں جا کر ان رکعتوں کے بارے میں علم ہوا کیونکہ مسجد نبوی، مسجد حرام، اور سعودیہ کی دیگر مساجد بھی، اسی طرح ہمارے یہاں عرب امارات میں بھی اس سنت پر عمل ہے۔

جب پہلی مرتبہ موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کے لیے مدينة النبي ۔ ﷺ ۔ (زادھا اللہ عزاً وشرفاً) سے واپسی ہوئی تو لوگوں کو ان رکعتوں کے بارے میں بتایا تو کچھ لوگوں نے ان کو پڑھنا شروع کر دیا جن میں ہماری مسجد کا مؤذن (رحمہ اللہ) بھی تھا مگر ایک روز کہنے لگا کہ یہ مدینہ سے واپس آیا ہے اور اپنے ساتھ دو رکعتیں بھی لایا ہے۔ ❷

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مغرب کا وقت بہت کم ہوتا ہے اس لیے نماز کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے۔

امام نووی اس خیال کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فهذا خيال فاسد منابذ للسنّة فلا يلتفت إليه“ ❸

”یہ فاسد (خراب) خیال ہے حدیث کے خلاف ہے، لہٰذا اس کی طرف التفا (دیکھا) نہیں کیا جائے گا۔“

بعض مساجد میں تو اذان ختم ہونے کے فوراً بعد ہی جماعت کھڑی کر دی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ نمازیوں کو اذان سے پہلے ہی مسجد کی طرف آ جانا چاہیے جب کہ

---

❶ مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”چند کتب پر ایک نظر“ (صفحہ:۳۲۵۔۳۲۸) دیکھیں۔

❷ صرف دو رکعتیں ہی نہیں بلکہ پورا اسلام ہی مدینہ سے آیا ہے۔

❸ شرح مسلم (۱۲۴/۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اذان کا مقصد لوگوں کو اطلاع دینا ہے کہ نماز کا وقت ہو چکا اس کی ادائیگی کے لیے مسجد میں آجائیں۔

جمعہ کی سنتیں:

فرض نمازوں کی سنتوں کی مناسبت سے جمعہ کی سنتوں کا بیان بھی ہو جائے تو بہتر ہے۔

ا۔ جمعہ سے پہلے:

جمعہ سے پہلے سنتیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، ان کے بارے میں جو روایات ہیں وہ سخت ضعیف ہیں۔ [1]، مگر جمعہ سے پہلے مطلق نوافل پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے ،چنانچہ سلمان۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ ''جو شخص جمعہ کے دن اپنے جسم کی صفائی کرے، غسل کرے پھر خوشبو وغیرہ کا استعمال کر کے مسجد میں آئے اور جتنی اس کے مقدر میں نماز تھی (دو رکعت، چار، چھ، آٹھ رکعت یا اس سے کم و بیش) اس نے پڑھی۔ پھر خاموشی سے خطبہ سنا تو اس کے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ [2]

اور ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں مزید تین دن کے گناہوں کی بخشش کا ذکر ہے۔ [3]

مطلق نوافل خطبہ سے پہلے جتنے کوئی پڑھنا چاہے پڑھے، لیکن جمعہ سے پہلے جمعہ کے نام کی خاص سنتیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ [4]

---

1. تفصیل کے لیے ''القول المقبول'' (ص:٦٢٨۔٦٣٠) دیکھیں۔
2. مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ نہیں، تفصیل کے لیے (صفحہ:١١٠) دیکھیں۔
3. حدیث سلمان بخاری (٨٨٣، ٩١٠) میں اور حدیث ابوہریرہ، مسلم (٦/١٤٦۔١٤٧) میں ہے۔
4. تفصیل کے لیے ''مجموع الفتاویٰ'' (٢٤/١٨٨) زاد المعاد (١/٤٣١۔٤٤٠) اور ''القول المقبول'' (ص: ٦٢٨۔٦٣٠) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ب۔ نمازِ جمعہ کے بعد:

نمازِ جمعہ کے بعد چار سنتیں ہیں، ابوہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا کہ: ''تم جب جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعت پڑھو۔'' ❶

اور عبد اللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث میں ہے کہ:

''رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نمازِ جمعہ کے بعد گھر میں جا کر دو رکعتیں پڑھتے۔'' ❷

اس حدیث کے پیش نظر اگر کوئی شخص دو رکعتیں بھی پڑھ لے تو جائز ہے، مگر چار رکعتیں پڑھنا افضل ہے۔

دو تنبیہات

پہلی تنبیہ:

بعض علماء کا یہ کہنا کہ جمعہ کے بعد سنتیں اگر مسجد میں پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے، اور اگر گھر جا کر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے، تو اس تفریق پر کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔ ❸

دوسری تنبیہ:

علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ نماز جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت ہیں، مگر اس کے بارے میں بعض آثار ہیں، کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ ❹

---

❶ مسلم (۶/۱۶۸۔۱۶۹) وغیرہ اس حدیث کے بارے میں القول المقبول (ص:۶۲۴) دیکھیں۔

❷ بخاری (۹۳۷)، مسلم (۶/۱۶۹)۔

❸ تفصیل کے لیے ''القول المقبول'' (ص:۶۲۴۔۶۲۵) دیکھیں۔

❹ (ملاحظہ ہو، حوالہ مذکور۔ص:۶۲۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سنتوں کا گھر میں پڑھنا

سنتیں اس طرح دیگر نوافل کا بھی گھر ہی میں پڑھنا افضل ہے، زید بن ثابت۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث میں ہے:

"إن أفضل الصلاة صلاة المرء في بيته إلّا المكتوبة" ❶

''فرض نماز کے علاوہ آدمی کی نماز گھر میں افضل ہے۔''

رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا معمول بھی یہی تھا کہ آپ سنتیں گھر میں پڑھتے، ملاحظہ ہو (۱۳۲۔۱۳۳)، میں گزرنے والی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث۔

تنبیہ: مسجد حرام، مسند نبوی، اور مسجد اقصیٰ میں نماز کی جو فضیلت ہے وہ فرائض کے ساتھ خاص ہے، سنتیں اور نوافل ہر جگہ گھر ہی میں پڑھنا افضل ہے، فرائض کے ساتھ فضیلت کی خصوصیت کی دلیل زید بن ثابت اور عبد اللہ بن سعد۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیثیں ہیں۔'' ❷

❀○○○❀

---

❶ بخاری (۷۳۱)، مسلم (۶/۶۹۔۷۰)۔

❷ حدیث زید بن ثابت کو ابوداؤد (۱۰۴۴) وغیرہ نے روایت کیا ہے، اور حدیث عبد اللہ بن سعد کو ابن ماجہ (۱۳۷۸) اور ابن خزیمہ (۱۲۰۲) نے روایت کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وتروں کی ادائیگی کا طریقہ

دیگر نمازوں کی طرح نمازِ وتر کی ادائیگی کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے عام طور پر چونکہ وتر کی تین رکعتیں ادا کی جاتی ہیں، اس لیے یہاں وتر کی انھی تین رکعتوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔[1]

---

[1] وتر کی ایک، تین، پانچ اور اس سے بھی زیادہ رکعتیں ثابت ہیں، ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ "جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھ لے، جو تین رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے، اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے"

اس حدیث کو ابوداود (۱۴۲۲) نسائی (۳/۲۳۸۔۲۳۹) اور ابن ماجہ (۱۱۹۰) نے روایت کیا ہے، اور یہ صحیح حدیث ہے، اس کے بارے میں تفصیل کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ۵۷۶۔۵۷۷) دیکھی جائے۔

صحیح بخاری (۳۷۶۴) "فضائل الصحابة" باب ذکر معاویة۔ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھا تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) نے ابن عباس سے اس کے بارے میں سوال کیا، تو وہ فرمانے لگے: "دعه فإنه قد صحب النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔" انھیں چھوڑ دو (ان پر اعتراض نہ کرو) کیونکہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اعزاز حاصل ہے" یعنی انھوں نے یہ عمل بغیر کسی دلیل کے نہیں کیا۔

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "إنه فقيه" معاویہ فقیہ (مسائل کا علم رکھنے والے) ہیں۔"

ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک وتر پڑھنے کی وجہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بڑے سخت الفاظ استعمال کیے مگر وہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (صفحہ: ۱۹۱) ملاحظہ کریں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نمازِ وتر کی ادائیگی کا طریقہ وہی ہے جو دوسری نماز کا ہے، لیکن یہ تشہد اور دعائے قنوت میں دوسری نماز سے مختلف ہے، اور اس کی ادائیگی کے دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ:

وتر کی تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں، اور صرف آخری رکعت میں تشہد کیا جائے دوسری رکعت میں تشہد نہ کیا جائے۔

اگر پانچ رکعتیں پڑھی جائیں تو ان میں بھی آخری رکعت میں ہی تشہد کرنا ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے، ان میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے، اور وتروں کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔'' ❶

دوسرا طریقہ:

دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں اور پھر ایک رکعت الگ سے پڑھیں اور یہی طریقہ افضل و بہتر ہے، کیونکہ اس کے بارے میں متعدد احادیث ہیں۔ ❷

امام مروزی فرماتے ہیں کہ ''فصل (دو رکعت الگ اور ایک الگ) والی احادیث

= امام محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: "کانوا یوترون بخمس، و بثلاث، و بر کعة، و یرون کل ذلك حسناً" ترمذی (۲/۵۵۱۔تحفة الأحوذي)

''صحابہ اور تابعین پانچ، تین اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، اور ان سب کو وہ اچھا سمجھتے تھے۔'' اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے تحفة الأحوذي (۲/۵۵۱۔۵۵۴، ۵۵۷۔۵۵۸) دیکھیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نمازِ وتر صرف ایک رکعت بھی ہے۔

❶ مسلم (۶/۱۷)، ابو داؤد (۱۳۳۸) ترمذي (۴۵۹)۔

❷ جن میں سے ایک حدیثِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے، جو بخاری (۹۹۵) اور مسلم (۶/۳۳) میں ہے اور دوسری حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے جسے ابو عوانہ (۲/۲۱۵) اور ابوداؤد (۱۳۵۵) نے روایت کیا ہے، بقیہ احادیث اور اس مسئلے کی تفصیل کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص: ۵۸۰۔۵۸۱) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

زیادہ ثابت ہیں اور بہت سے طرق (سندوں) سے مروی ہیں۔"❶

اور امام حاکم فرماتے ہیں: " رسول اللہ ﷺ سے تیرہ، گیارہ، نو، سات، پانچ، تین اور ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے، مگر صحیح ترین آپ ﷺ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ہے۔❷ یعنی ایک رکعت کو الگ پڑھنا۔

امام ترمذی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر الگ سے پڑھنے کے بارے میں حدیث ذکر کرنے اور اسی مسئلے سے متعلق دیگر احادیث کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ والتابعين: رأوا أن يفصل الرجل بين الركعتين، والثالثة، يوتر بركعة، وبه يقول مالك، والشافعي، وأحمد، و إسحاق"❸

"صحابہ (رضی اللہ عنہم) اور تابعین میں سے اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ آدمی دو رکعت اور ایک رکعت میں فصل کرے، ایک رکعت وتر (الگ سے) پڑھے، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔"

وتروں کی قراءت:

وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری رکعت میں سورہ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنی مسنون ہے۔❹

---

❶ قيام الليل (ص: ٢٠٤)

❷ مستدرك (٣٠٦/١)

❸ ترمذی (٥٥٦/٢۔ تحفة الاحوذی)۔

❹ وتروں کی اس قراءت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں، جن میں ابی بن کعب اور ==

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وتروں میں دعائے قنوت اور اس کا مقام:

وتروں کی آخری رکعت یعنی تیسری رکعت میں دعائے قنوت۔ یہ دعاء عنقریب آ رہی ہے۔ پڑھنی ہے اور اس دعاء کا محل (مقام) رکوع سے پہلے ہے، ابی بن کعب۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تین رکعت وتر پڑھتے اور دعاء رکوع سے پہلے کرتے۔" ❶

اور علقمہ بن قیس ❷ بیان کرتے ہیں کہ "ابن مسعود اور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے کرتے۔" ❸

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ دعاء قنوت رکوع سے پہلے ہے۔ دعائے قنوتِ وتر میں اصل یہی ہے کہ رکوع سے قبل ہو، لیکن اگر کوئی شخص کبھی کبھار رکوع کے بعد کرنا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ❹

دعائے قنوت کے لیے تکبیر اور اس کے ساتھ ہاتھ اٹھانا:

اس دعاء کے لیے تکبیر کہنے اور اس کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھانے کا ثبوت کسی معتبر روایت سے نہیں ملتا۔ ❺ لہٰذا قراءت سے فراغت کے بعد بغیر تکبیر کہے اور ہاتھ اٹھائے

= عائشہ۔ رضی اللہ عنہا۔ کی حدیثیں بھی ہیں، حدیثِ ابیؓ کو نسائی (۳/۲۳۵۔۲۳۶) اور ابن ماجہ (۱۱۷۱) نے روایت کیا ہے، حدیثِ عائشہ کو ابوداؤد (۱۴۲۴) اور ترمذی (۴۶۳) وغیرہ نے روایت کیا ہے، بقیہ احادیث کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص:۵۷۹) دیکھی جائے۔

❶ اس حدیث کو نسائی (۳/۲۳۵) اور ابن ماجہ (۱۱۸۲) وغیرہ نے روایت کیا ہے نیز اس کے شواہد بھی ہیں جنھیں "القول المقبول" (ص:۵۸۸۔۵۹۰) میں دیکھیں۔

❷ یہ تابعی ہیں، اور صحابی جلیل عبد اللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ کی شاگرد ہیں۔

❸ اس اثر کو ابن ابی شیبہ (۲/۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

❹ تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۵۹۰) ملاحظہ کریں۔

❺ اس کا ذکر عبد اللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ کی حدیث کی ایک روایت میں ہے اور اس روایت کی سند سخت ضعیف ہے، تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۵۹۰) ملاحظہ کریں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دعاء کی جائے۔

اس دعاء کے لیے دوسری دعاء کی طرح ہاتھ اٹھانا:

اس دعاء کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کے بارے میں حدیث میں کوئی صراحت نہیں ملتی، مولانا مبارکپوری لکھتے ہیں:

" و أما رفع اليدين في قنوت الوتر، فلم أقف على حديث مرفوع فيه أيضا"❶

"قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بھی مجھے کوئی مرفوع حدیث❷ نہیں ملی ہے۔"

عبد اللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے، لیکن یہ ان سے صحیح سند سے ثابت نہیں۔❸

اسی طرح بعض تابعین کے بارے میں ہے کہ وہ قنوتِ وتر میں ہاتھ اٹھاتے۔❹ لیکن کسی مرفوع حدیث میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ملتا۔

بعض علماء اس دعاء کو عام دعاء پر قیاس کرتے ہوئے اس میں بھی ہاتھ اٹھانے کے

---

❶ تحفة الأحوذی (۵۶۷/۲)۔

❷ جس قول یا فعل کی نسبت رسول اللہ۔ ﷺ کی طرف ہو، اسے مرفوع حدیث کہا جاتا ہے، اور جس قول یا فعل کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو اسے موقوف حدیث اور اثر بھی کہتے ہیں۔

❸ عبد اللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ کے اثر کو بخاری نے "جزء رفع اليدين" (نمبر:۱۶۳) میں، ابن ابی شیبہ (۱۰۰/۲)، ابن المنذر نے الأوسط (۲۱۲/۵) میں اور بیهقي (۴۱/۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔
اور ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ کے اثر کو بیهقي (۴۱/۳) نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند ابن لهيعه کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❹ ملاحظہ ہو: "قيام الليل" (۲۳۰) بیهقي (۴۱/۳) اور تحفة الأحوذي (۵۶۷/۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قائل ہیں۔ ❶

اور امام احمد بن حنبل نے اس دعاء کو دعاءِ قنوتِ نازلہ ❷ پر قیاس کرتے ہوئے اس میں ہاتھ اٹھانے کو کہا ہے۔ ❸

ان علماء کے مقابلے میں علماء کا ایک دوسرا گروہ ہے جو اس میں ہاتھ اٹھانے کو مکروہ جانتا ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ نماز میں رائے و قیاس کو دخل نہیں، یہ تعبدی و توقیفی امر ہے۔ ❹

جو علماء اس دعاء میں ہاتھ اٹھانے کے قائل نہیں ہیں، ان میں امام مالک، اوزاعی اور یزید بن ابی مریم ہیں۔ ❺ اور امام نسائی بھی اسی کے قائل ہیں، چنانچہ انھوں نے ایک باب یوں باندھا ہے: "ترك رفع اليدين في الدعاء في الوتر" وتر کی دعاء میں ہاتھوں کا نہ اٹھانا۔ ❻

دلیل کے لحاظ سے انہی علماء کا قول راجح اور قوی ہے، نیز اس کی تائید میں عمارہ بن

---

❶ ملاحظہ ہو: إحكام الأحكام شرح عمدة الإحكام" لابن دقیق العید (۱/۱۷۲)۔

❷ یہ وہ دعاء ہے جو مسلمانوں پر آنے والی کسی آفت و مصیبت کے وقت یا جنگ وغیرہ کے وقت کی جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ یہ دعاء نماز میں رکوع کے بعد کرتے، جیسا کہ اکثر روایات میں ہے، اور بعض روایات سے اس کا رکوع سے قبل کرنا بھی ثابت ہے، اور اس دعاء میں رسول اللہ ﷺ سے ہاتھ اٹھانا بھی ثابت ہے، ملاحظہ ہو، مسند احمد (۳/۱۳۷) المنتخب من المسند لعبد بن حمید (۱۲۷۶) اور طبرانی صغیر (۱/۱۹۴۔۱۹۵) میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث، اور اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

❸ ملاحظہ ہو: "قیام اللیل" للمروزی (ص: ۲۲۹) إرواء الغليل (۲/۱۶۴)۔

❹ دیکھیں: إحكام الأحكام لابن دقیق العید۔ (۱/۱۷۲)

❺ ملاحظہ ہو: أوسط ابن المنذر (۵/۲۱۳)

❻ سنن نسائی (۳/۲۴۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رؤیبہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کے واقعہ سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہے کہ بشر بن مروان [1]، نے خطبہ جمعہ کی دعاء میں ہاتھ اٹھائے، تو عمارہ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے ان کے ہاتھوں کے لیے بددعاء کی، فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو برباد کرے، رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو تو میں نے (اس دعاء میں) صرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' [2]

❀○○○❀

---

[1] بشر بن مروان اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان کے بھائی ہیں، عبد الملک نے ان کو عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔

[2] اس کو مسلم (۶/۱۶۲)، ابوداؤد (۱۱۰۴) اور ترمذی (۵۱۵) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔اس حدیث کی تفصیلی تخریج اور اس کے بارے میں عظیم آبادی کے موقف پر مؤلف کے علمی تعاقب اور اس کے متعلق فوائد وتنبیہات کے لیے مؤلف کی کتاب ''چند کتب پر ایک نظر'' (ص:۲۵۔۲۸) دیکھی جائے۔
نماز جمعہ کی دعاء میں ہاتھ نہ اٹھانے کے بارے میں آثار بھی ہیں ملاحظہ ہو:''القول المقبول'' (ص:۵۰۱) اور ''چند کتب پر ایک نظر'' (ص ۳۱۔۳۲)
واضح رہے کہ اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ دعاء کے لیے ہاتھوں کا اٹھانا جائز ہی نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس مقام پر رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے بغیر ہاتھ اٹھائے دعاء کی ہے وہاں ہاتھ نہ اٹھانا سنت ہے، کیونکہ سنت کی دو قسمیں ہیں: سنت فعلیہ (جو کام آپ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے کیا ہو) اور سنت ترکیہ (جو کام آپ نے نہ کیا ہو)۔
بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ دعاء استسقاء (بارش کی دعاء) کے علاوہ کسی اور دعاء کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جائیں، ان کا یہ خیال صحیح نہیں، کیونکہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے متعدد مقامات پر دعاء میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے،اس سلسلے کی متعدد احادیث کو امام نووی نے ''مجموع'' (۳/۵۰۷،۵۱۱) میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۱۱/۱۴۲) میں جمع کیا ہے، بلکہ علامہ جلال الدین سیوطی کا اس مسئلے کے بارے میں مستقل رسالہ ہے جو مطبوع ہے، جس کا نام ''فض الوعاء في رفع اليدين في الدعاء'' ہے ، اسی طرح علامہ منذری کا بھی ایک مستقل رسالہ ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا ہے۔
دعاء کے بارے میں ایک اور مسئلے کی وضاحت بھی ضروری ہے ، وہ یہ کہ اکثر لوگوں کا ذہن یہ بنا ہوا ہے کہ دعاء وہی ہے جس میں ہاتھ اٹھائے جائیں اور جو بغیر ہاتھ اٹھائے دعاء کی جائے، وہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دعائے قنوت

وتروں میں درج ذیل دعاء پڑھی جائے:

" اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَ بَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِي وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ "❶

"یا اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو آپ نے ہدایت دی، اور عافیت دے مجھ کو ان میں جن کو آپ نے عافیت دی، اور کارساز بن میرا ان میں جن کی آپ نے کارسازی کی، اور برکت دے میرے لیے اس چیز میں

= اسے دعاء ہی تصور نہیں کرتے، حالانکہ یہ بھی درست نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے کئی مقامات پر بغیر ہاتھ اٹھائے دعاء کرنا ثابت ہے، جیسا کہ خطبہ جمعہ کی دعاء ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ ہاں آدمی اپنی کسی خصوصی دعاء میں ہاتھ اٹھائے تو بہتر ہے، کیونکہ ابوداؤد (۱۴۸۸) ترمذی (۳۵۵۶) اور ابن ماجہ (۳۸۶۵) میں سلمان ؓ کی حدیث میں ہے کہ "تمہارا رب حیاء والا اور کریم ہے، بندہ جب اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے ان ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔" اس حدیث کے بارے میں ہماری کتاب "چند کتب پر ایک نظر" (ص:۳۵) دیکھی جائے۔

❶ یہ دعاء رسول اللہ ﷺ نے وتروں میں پڑھنے کے لیے اپنے نواسے حسن بن علی ؓ کو سکھائی تھی، اور یہی رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں، اور یہ حدیث ابوداؤد (۱۴۲۵،۱۴۲۶) ترمذی (۴۶۴) نسائی (۳/۲۴۸) ابن ماجہ (۱۱۷۸) اور بیہقي (۲/۲۰۹، ۴۹۸) وغیرہ میں ہے، اس کی مفصل تخریج اور اس دعاء کے الفاظ کی تحقیق کے لیے ہماری کتاب "القول المقبول" (ص:۵۸۲۔۵۸۷) ملاحظہ کریں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جو آپ نے مجھے دی ہے، اور بچانا مجھ کو اس برائی سے جس کا آپ نے فیصلہ کر رکھا ہے، کیونکہ آپ فیصلہ کرتے ہیں اور نہیں فیصلہ کیا جا سکتا آپ کے فیصلے کے خلاف اور یقیناً نہیں ذلیل ہو سکتا وہ جس سے آپ محبت کریں اور نہیں عزت پا سکتا وہ جس سے آپ دشمنی رکھیں۔"

دو تنبیہات:

پہلی تنبیہ:

نسائی کے یہاں اس دعاء کے آخر میں " وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ " کے الفاظ بھی ہیں، لیکن جس روایت میں یہ الفاظ ہیں، اس کی سند صحیح نہیں۔ ❶

دوسری تنبیہ:

وتروں میں پڑھنے کے لیے ایک دوسری دعاء بھی ذکر کی جاتی ہے جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ......"
لیکن اس کا وتروں میں پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، وتروں کے لیے رسول اللہ ﷺ سے جو دعاء ثابت ہے وہ مذکورہ دعاء ہی ہے۔ ❷

وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعاء:

وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل دعاء تین دفعہ پڑھیں، دو دفعہ پست

---

❶ امام نووی نے "مجموع" (۴۹۹/۳) میں اس کی سند کو صحیح یا حسن اور "أذکار" (۵۸) میں حسن کہا ہے، جب کہ حافظ ابن حجر نے " تلخیص " (۲۴۸/۱) میں ان کا تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند منقطع ہے، عزّ بن عبد السلام نے اپنے "فتاویٰ" (ص:۷۸) میں کہا ہے کہ قنوت میں رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ (درود) صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح قسطلانی اور زرقانی وغیرہ نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے جیسا کہ شیخ البانی نے "صفة الصلاۃ" (ص۱۷۸) میں ذکر کیا ہے۔

❷ تفصیل کے لیے "القول المقبول" (ص:۵۹۳-۵۹۴) دیکھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آواز سے اور تیسری دفعہ بلند آواز سے۔

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" ❶

اور تیسری دفعہ اس کے بعد ایک دفعہ یہ بھی پڑھیں۔

"رَبُّ الْمَلَائِكَةِ ، وَالرُّوْحِ" ❷

مسئلہ: دعائے قنوت کو عمداً یا سہواً ترک کرنے پر کیا سجدۂ سہو ہے؟

دعائے قنوت کو جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے پر سجدۂ سہو کے بارے میں حدیث میں کوئی صراحت نہیں ملتی لہٰذا اس کے ترک پر سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں، ہاں اس کے ترک پر سجدۂ سہو کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بعض ائمہ کے اقوال ضرور ملتے ہیں، مثلاً:

① امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن علیہ ❸ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص وتر میں قنوت بھول جائے تو کیا اس پر سجدۂ سہو ہے انھوں نے جواب دیا کہ اس پر کوئی چیز نہیں ❹ یعنی سجدۂ سہو نہیں، اور امام ابن حزم کا بھی یہی قول ہے۔ ❺

② امام احمد بن حنبل ہی فرماتے ہیں کہ میں نے ہشیم ❻ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ سجدۂ سہو کرے، اور امام حسن بصری بھی اسی کے قائل

---

❶ ابو داؤد(۱۴۳۰) نسائي (۳/۲۴۹ـ۲۵۱) ابن حبان(۴/۷۵) دارقطني (۲/۳۱) اور بيهقي (۳/۳۹ـ۴۰،۴۱ـ۴۲)
آخری دفعہ بلند آواز سے کہنے کی صراحت دارقطنی اور بیہقی کے یہاں ہے۔

❷ دارقطني (۲/۳۱)، بيهقي (۳/۴۰)۔

❸ امام اسماعیل، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ہیں۔

❹ مسائل الإمام أحمد لأبي داؤد(ص:۱۳۸) أوسط ابن المنذر (۵/۲۱۸ـ۲۱۹) و أيضاً مسائل الإمام أحمد لابنه صالح (۲/۳۰۶)

❺ ملاحظہ ہو: "المحلّی" (۴/۱۳۸)۔

❻ یہ ہشیم بن بشیر ہیں، امام مالک اور امام احمد کے اساتذہ میں سے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہیں۔ ❶

④ امام احمد بن حنبل کا اپنا قول ہے کہ جو شخص قنوت پڑھنے کا عادی ہو وہ سجدۂ سہو کرے۔ ❷

واضح رہے کہ فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ وتروں میں دعائے قنوت ہمیشہ کی جائے یا کہ صرف رمضان میں یا رمضان کے فقط نصف اخیر میں، دلیل کے لحاظ سے جو قول قوی ہے وہ یہ کہ دعائے قنوت ہمیشہ کی جائے اور وہ دلیل حسن بن علی۔ رضی اللہ عنہما۔ کی حدیث ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے انھیں وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعا ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ......'' سکھلائی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتروں میں دعائے قنوت ہمیشہ کی جائے، رہا اس کے بھول جانے پر سجدۂ سہو تو اس پر کوئی دلیل نہیں۔

معلوم نہیں کہ بعض شافعی علماء نے یہ تفریق کس دلیل کی بنا پر کی ہے کہ پورے سال میں دعائے قنوت بلا کراہت جائز ہے، مگر اس کے ترک کردینے پر سجدۂ سہو نہیں، لیکن اگر رمضان کے نصف اخیر میں ترک کی جائے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ ❸

اس مسئلہ پر یہ کتاب اپنے اختتام کو پہنچی۔

الحمد لله الذي بنعمته تَتِمُّ الصَّالِحات۔

---

❶ مسائل أحمد لأبي داؤد (ص:۷۱) و أيضاً مسائل أحمد لابنه صالح (۳۰۶/۲) اور سنن البيهقي (۳۵۰/۲)۔

❷ مسائل أحمد لابنه عبد لله (ص:۹۴)، اور أوسط ابن المنذر (۲۱۸/۵)۔

❸ فتح العزيز للرافعي بهامش المجموع (۲۲۷/۴۔۲۲۸) و أيضاً المجموع للنووی (۱۵/۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

خاتمہ

جیسا کہ مقدمہ میں ذکر ہوا کہ خاتمہ میں وضوء اور نماز وغیرہ کا طریقہ خلاصہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ یہاں سب سے پہلے مختصر طور پر وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مختصر طور پر نماز اور وتروں کی ادائیگی کا طریقہ، سجدۂ سہو اور سنتوں سے متعلق مسائل کو ذکر کیا جائے گا۔

وضوء کا طریقہ:

۱۔ وضوء شروع کرتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھیں۔

۲۔ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوئیں، پہلے دائیں ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوئیں۔

۳۔ ہاتھوں کو دھو لینے کے بعد ایک چلو پانی لے کر آدھے سے کلی کریں اور باقی آدھے کو ناک میں ڈالیں، ایسا تین بار کریں۔

۴۔ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد اسے بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔

۵۔ اس کے بعد اپنے چہرے کو تین بار دھوئیں۔

۶۔ چہرہ دھونے کے بعد ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے ڈاڑھی کا خلال کریں۔

۷۔ خلال کے بعد پہلے اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھوئیں۔

۸۔ دونوں ہاتھ دھو لینے کے بعد انگلیوں کا خلال کریں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۹۔ اس کے بعد سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے پھیرنا شروع کریں اور گردن تک لے جائیں لیکن گردن کا مسح نہیں کرنا کیونکہ صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ملتا اور پھر وہاں سے سر کے اگلے حصے تک واپس لے آئیں۔

۱۰۔ سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح کرنا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت والی انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا اور انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کریں۔
سر کے مسح کے لیے جو پانی لیا گیا تھا، کانوں کے مسح کے لیے وہی کافی ہے، نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

۱۱۔ اس کے بعد پہلے دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو تین بار دھوئیں، اور ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

پیر دھونے کے بعد آپ کا وضوء مکمل ہو گیا، اب صفحہ(۴۸)، میں مذکور دعائیں پڑھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز کا طریقہ

۱۔ قیام:

۱۔ نماز کے لیے کھڑے ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں۔

۲۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کریں، اور نیت کا تعلق دل سے ہے، زبان سے نیت کرنا، کتاب وسنت سے ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم، تابعین ائمہ۔ رحمہم اللہ۔ سے زبان سے نیت کرنا ثابت ہے جیسا کہ (صفحہ:۵۰۔۵۲) میں تفصیل سے ذکر ہوا۔

۳۔ نیت کر لینے کے بعد تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کریں، ''اللہ اکبر'' کے ساتھ، اس سے پہلے یا اس کے بعد رفع یدین بھی کریں، یعنی دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر، یا کانوں کی لو تک اٹھائیں، رفع یدین کی اس حد میں مرد اور عورت یکساں ہیں۔

رفع یدین کرتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کو نہ تو ملا کر رکھیں اور نہ ہی کشادہ، بلکہ اصل حالت پر چھوڑ دیں۔

۴۔ تکبیر تحریمہ کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، پہنچے اور کلائی پر رکھ کر سینے پر رکھیں۔

۵۔ سینے پر ہاتھ باندھ لینے کے بعد (صفحہ:۵۵) میں مذکور دو دعاؤں میں سے کوئی ایک دعاء پڑھیں۔

۶۔ دعاء پڑھ لینے کے بعد تعوذ پڑھیں اور تعوذ کے الفاظ (صفحہ:۵۶ میں گزر چکے۔

۷۔ تعوذ کے بعد ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۸۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اور فاتحہ کا پڑھنا، منفرد امام، مقتدی سب کے لیے ضروری ہے، نماز میں قراءت جہری ہو یا سری، ہر صورت میں مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے گا۔

۹۔ نماز کی قراءت جب جہری ہو تو امام اور مقتدی باآواز بلند آمین کہیں۔

۱۰۔ سورہ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد کوئی سورت پڑھیں، بعض سورتوں کے لیے اس رسالے کا (صفحہ:۶۵۔۶۷) دیکھیں، واضح رہے کہ نماز میں اگر قراءت جہری ہے تو مقتدی صرف سورہ فاتحہ پڑھے گا اور سورہ فاتحہ کے بعد والی قراءت خاموشی سے سنے گا۔

۱۱۔ قراءت سے فراغت کے بعد "اللہ اکبر" کہیں، رفع یدین بھی کریں اور رکوع میں چلے جائیں، رفع یدین کرنے کی صورتیں اور طریقہ وہی ہے جس کا ابھی نمبر (۳) میں ذکر ہوا۔

۲۔ رکوع:

۱۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر مضبوطی سے رکھیں اور انگلیاں کشادہ ہوں، ایسے کہ گویا ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے اور اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھیں۔

۲۔ اطمینان سے رکوع کریں، اور رکوع میں اطمینان ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی اور اطمینان کی حد یہ ہے کہ ہر جوڑ کے اندر استقرار (ٹھہراؤ) آجائے۔

۳۔ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو بالکل پیٹھ کے برابر رکھیں، نہ اس سے نیچا ہو اور نہ اونچا۔

۴۔ رکوع میں (صفحہ:۷۰) میں مذکور دو دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں اور کم از کم تین بار پڑھیں

۳۔ قومہ:

۱۔ اب رکوع سے " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے اٹھیں، پھر رفع یدین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کریں، رفع یدین کرنے کا وہی طریقہ ہے جس کا قیام کے نمبر (۳) میں ذکر ہوا۔

۲۔ رکوع سے کھڑے ہو گئے، رفع یدین کرلیا، اب یہ نہیں کہ فوراً سجدے میں چلے جانا ہے بلکہ اطمینان سے ٹھہرنا ہے، یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے اور اس مقام پر یہ دعا ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا، وَلَکَ الْحَمْدُ'' بھی پڑھنی ہے اگر اس کے بعد یہ دعاء بھی پڑھ لیں تو بہتر ہے۔''حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ''

۴۔سجدہ:

۱۔ مذکورہ دعائیں پڑھ لینے کے بعد'' اللہ اکبر '' کہیں اور سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے اپنے ہاتھ رکھیں اور پھر دونوں گھٹنے رکھیں۔

۲۔ سجدہ سات ہڈیوں پر کریں جو یہ ہیں: پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کی انگلیاں۔

۳۔ پیشانی کو ناک سمیت اور مذکورہ اعضاء کو زمین پر خوب اچھی طرح سے ٹکائیں۔

۴۔ دونوں پیروں کو کھڑا اور انگلیوں کو قبلہ رو رکھیں۔

۵۔ دونوں ہتھیلیوں کو کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں اور قبلہ رو رکھیں۔

۶۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھیں۔

۷۔ کہنیوں کو زمین سے بلند رکھیں اور بازوؤں کو نہ تو بچھائیں اور نہ ہی سکیڑ کر رکھیں اور پہلوؤں سے دور رکھیں، اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ ان کے نیچے سے گزرنا چاہے تو گزر جائے۔

۸۔ سجدے میں بھی پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں اور اطمینان سے سجدہ کریں۔

۹۔ سجدے کے بیان میں (صفحہ ۸۶) میں مذکور دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں اور کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔

تنبیہ: سجدے کی کیفیت اور طریقے کے بارے میں مرد اور عورت میں کوئی فرق

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کسی صحیح و معتبر حدیث سے ثابت نہیں۔

۵۔سجدے سے اٹھنا:

۱۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھیں اور اطمینان سے بیٹھ جائیں، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔

۲۔ بیٹھنے کے دو طریقے ہیں: افتراش اور اِقعاء، افتراش اور اقعاء کی کیفیت کیا ہے اس کے لیے (صفحہ ۸۷۔۸۸) ملاحظہ کریں۔

مذکورہ طریقوں میں سے جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے درست ہے، لیکن افتراش افضل ہے۔

۳۔ بیٹھنے کے دوران یہ دعاء پڑھی جائے:

”رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ“

۶۔دوسرا سجدہ:

اطمینان سے بیٹھنے اور مذکورہ بالا دعاء پڑھ لینے کے بعد دوسرے سجدے میں چلے جائیں اور دوسرا سجدہ بھی بالکل اسی طرح کرنا ہے جس طرح کہ پہلا سجدہ کیا تھا۔

۷۔جلسۂ استراحت:

دوسرے سجدے کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے، مگر کھڑے ہونے سے پہلے دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنا ہے، پھر کھڑے ہونا ہے اور یہ بیٹھنا ”جلسۂ استراحت“ کہلاتا ہے۔

۸۔دوسری رکعت:

جلسۂ استراحت کے بعد اب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے، کھڑے ہوتے وقت ”اللہ اکبر“ کہیں اور ہاتھوں کے بل کھڑے ہوں یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر کھڑے ہوں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے ادا کرنی ہے جس طریقے سے پہلی رکعت ادا کی تھی، لیکن اس رکعت میں دعائے استفتاح (ثناء) نہیں پڑھنی ہے، نیز یہ رکعت پہلی رکعت کی نسبت کچھ ہلکی ہو۔

۹۔ پہلا تشہد:

۱۔ دوسری رکعت پڑھ لینے کے بعد تشہد میں بیٹھنا ہے اور اس تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھیں اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔

۲۔ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی ران اور گھٹنے پر رکھیں اور ہتھیلی کی انگلیاں کشادہ رکھیں۔

۳۔ دائیں ہاتھ کو رکھنے کی تین صورتیں ہیں، ان میں سے جو صورت چاہیں اختیار کریں۔

ا۔ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند رکھی جائیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔

ب۔ شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھا جائے اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کے نیچے رکھا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔

ج۔ چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا جائے، انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کو ملا کر حلقہ (دائرہ) بنایا جائے اور شہادت والی انگلی کو کھلا رکھا جائے اور اس سے اشارہ کیا جائے۔

۴۔ تشہد میں بیٹھتے ہی شہادت والی انگلی سے اشارہ شروع کیا جائے اور آخر تشہد تک انگلی کو کھڑا رکھا جائے۔

۵۔ نگاہ کو اشارے کے مقام پر رکھیں اور (صفحہ:۹۹)، میں مذکور دعائے تشہد پڑھیں۔

۱۰۔ تیسری رکعت:

۱۔ تشہد سے فراغت کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے اور اسی طریقے سے کھڑے ہونا ہے جس طریقے سے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تھے،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لیکن اس رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین بھی کرنا ہے۔

۲۔ تیسری اور چوتھی رکعت کو بھی اسی طریقے سے ادا کرنا ہے جس طریقے سے پہلی اور دوسری رکعت کو ادا کیا تھا، مگر یہ دونوں رکعتیں پہلی دونوں رکعتوں سے ہلکی ہوں۔

چار رکعتوں والی نماز کی آخری دو رکعتوں میں اور تین رکعتوں والی نماز کی تیسری رکعت میں اگر صرف سورہ فاتحہ پڑھنے پر اکتفاء کریں یا اس کے ساتھ کوئی سورت ملالیں، دونوں طرح ہی درست ہے۔

۱۱۔ آخری تشہد:

۱۔ چوتھی رکعت کے بعد آخری تشہد کے لیے بیٹھنا ہے اور اس تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر اپنی بائیں جانب سُرین (کولہے) پر بیٹھیں۔

۲۔ تشہد میں بیٹھتے ہی تشہد والی انگلی سے اشارہ شروع کردیں اور آخر تشہد تک جاری رکھیں، یعنی انگلی کو کھڑا رکھیں، اور نگاہ کو اشارے کے مقام پر رکھیں اور (صفحہ:۹۹)، میں مذکور دعائے تشہد اس کے بعد درود ابراہیمی (جو (صفحہ:۱۰۵) میں گزر چکا) اور درود ابراہیمی کے بعد (صفحہ:۱۰۵۔۱۰۶) میں مذکور دعائیں یا ان میں سے جو دعاء یاد ہو پڑھیں۔

۳۔ دعائیں پڑھ لینے کے بعد پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہتے ہوئے سلام پھیر دیں۔

۴۔ سلام پھیر لینے کے بعد (صفحہ:۱۰۷۔۱۱۰) میں مذکور دعائیں پڑھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدۂ سہو

نمازی جب نماز میں بھول جائے تو اسے سجدۂ سہو کرنا ہو گا اور حدیث میں سہو (بھول) کی مختلف صورتیں موجود ہیں، جو یہ ہیں:

ا۔ پہلا تشہد بھول جانا:

نمازی اگر پہلا تشہد بھول گیا، لیکن بالکل سیدھا کھڑا ہونے سے قبل اسے یاد آ گیا، تو وہ واپس لوٹ جائے اور تشہد میں بیٹھے اور اس صورت میں اس پر سجدہ سہو نہیں، لیکن اگر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تو یاد آ جانے پر وہ تشہد کے لیے واپس نہیں لوٹے گا، بلکہ سلام سے پہلے اسے سجدۂ سہو کرنا ہو گا۔

۲۔ رکعتوں کی تعداد میں شک: رکعتوں کی تعداد میں شک کی دو صورتیں ہیں:

ا۔ شک کے دونوں پہلو برابر ہوں۔

اس صورت میں کم عدد کو لینا ہو گا اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کرنا ہو گا، مثلاً ایک آدمی کو شک ہوا کہ وہ جو رکعت پڑھ رہا ہے وہ اس کی دوسری رکعت ہے، یا کہ تیسری اور شک کے دونوں پہلو برابر ہیں تو اس صورت میں وہ اسے دوسری رکعت ہی شمار کرے گا اور سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا۔

ب۔ شک کا ایک پہلو غالب ہو مثلاً ایک آدمی کو شک ہوا کہ وہ جو رکعت پڑھ رہا ہے وہ اس کی دوسری رکعت ہے یا کہ تیسری، لیکن اس کا ظنِ غالب یا رجحان یہ ہے کہ وہ اس کی دوسری رکعت ہے تو وہ اسے دوسری رکعت ہی تصور کرے گا اور اپنی نماز مکمل کرے گا اور اس صورت میں وہ سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اگراس کا رجحان اس طرف ہوا کہ یہ اس کی تیسری رکعت ہے تو وہ اسے تیسری ہی تصور کرے گا اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا، وعلی ہذا القیاس۔

۳۔ نماز مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیر دینا:

نماز کی جب ایک یا دو رکعتیں باقی ہوں اور نمازی نماز کو مکمل سمجھ کر سلام پھیر دے اور سلام کے بعد اسے یاد آئے کہ اس کی تو ابھی ایک یا دو رکعتیں باقی ہیں، یا اگر امام ہو تو مقتدی اسے یاد دلائیں تو اس صورت میں اسے نئے سرے سے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو رکعتیں باقی رہ گئیں انھیں پڑھے اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے۔

۴۔ بھول کر ایک یا دو رکعتیں زیادہ پڑھ لینا:

نمازی بھول کر اگر ایک یا دو رکعتیں زیادہ پڑھ لے تو اس صورت میں سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا ہوگا اور اس کی نماز صحیح ہوگی، اور اس صورت میں سجدۂ سہو سلام کے بعد ہی ہوگا خواہ اسے سلام پھیرنے سے پہلے یاد آئے یا سلام پھیرنے کے بعد۔

سجدۂ سہو سے متعلق بعض اہم مسائل:

۱۔ سجدۂ سہو میں پڑھنے کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں بلکہ ان سجدوں میں بھی وہی دعا پڑھی جائے گی جو نماز کے سجدوں میں پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ امام سے سہو ہونے کی صورت میں مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے گا، لیکن اگر مقتدی سے کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

۳۔ جس طرح فرض نماز میں سہو پر سجدہ سہو ہے اسی طرح نفل نماز میں بھی سہو پر سجدۂ سہو ہے۔

۴۔ نماز میں اگر ایک سے زیادہ مرتبہ سہو ہو جائے تو یہ نہیں کہ ہر سہو کے لیے دو الگ الگ سجدے کرنا پڑیں گے، بلکہ تمام سہو کے لیے دو سجدے ہی کافی ہوں گے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ا۔فرض نمازوں کی سنتیں:

فرض نمازوں کی سنتوں کی دو قسمیں ہیں:

مؤکدہ سنتیں اور غیر مؤکدہ سنتیں۔

ا۔مؤکدہ سنتیں:

یہ کل بارہ ہیں، جن کی تفصیل یوں ہے:

۱۔ نمازِ ظہر: نمازِ ظہر سے پہلے ۴ رکعتیں اور بعد میں ۲ رکعتیں۔

۲۔ نمازِ مغرب: نمازِ مغرب کے بعد ۲ رکعتیں

۳۔ نمازِ عشاء: نمازِ عشاء کے بعد ۲ رکعتیں

۴۔ نمازِ فجر: نمازِ فجر سے پہلے ۲ رکعتیں۔

یہ کل بارہ رکعتیں ہوئیں۔

ب۔غیر مؤکدہ سنتیں:

یہ کل چھ ہیں:

۱۔ چار رکعتیں نماز عصر سے پہلے

۲۔ دو رکعتیں نماز مغرب سے پہلے اور اذان کے بعد۔

۲۔نماز جمعہ کی سنتیں:

ا۔ نماز جمعہ سے پہلے

نماز جمعہ سے پہلے جمعہ کے نام کی سنتوں کا کسی صحیح ومعتبر حدیث سے ثبوت نہیں ملتا۔

آدمی جب نماز جمعہ کے لیے مسجد میں آئے تو دو رکعتیں "تحیة المسجد" پڑھنا اس کے لیے ضروری ہے خواہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے آئے یا دوران خطبہ۔

اگر وہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجاتا ہے تو "تحیة المسجد" کی ادائیگی کے بعد جتنے نوافل پڑھنا چاہے پڑھے، اور ان نوافل کی فضیلت یہ ہے کہ وہ اس کے دس دن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے گناہوں (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بنیں گے۔

ب۔ نماز جمعہ کے بعد:

نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں ہیں، اگر کوئی شخص چار رکعتوں کی بجائے دو رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، مگر افضل چار رکعتیں ہیں۔

ملاحظہ:

لوگوں کا عام طور پر معمول ہے کہ وہ پانچوں نمازوں کی اور جمعہ کی سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں، جب کہ سنتوں اور اسی طرح نوافل کا بھی گھر میں ہی پڑھنا بہتر ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وتروں کی ادائیگی کا طریقہ

وتروں کی ادائیگی کا طریقہ بھی وہی ہے جو کہ دیگر نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ ہے مگر وتر، تشہد، اور دعاء قنوت میں دوسری نماز سے مختلف ہیں اور ان کی ادائیگی کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ:

تین وتر ایک سلام سے پڑھے جائیں اور صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھا جائے، دوسری رکعت کے بعد تشہد نہ بیٹھا جائے۔

دوسرا طریقہ:

دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور پھر ایک رکعت الگ سے ادا کی جائے اور یہ افضل وبہتر طریقہ ہے۔

وتروں کی پہلی رکعت میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ دوسری میں ﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وتروں میں دعائے قنوت اور اس کا مقام

وتروں کی تیسری رکعت میں صفحہ (۱۵۸) میں مذکور دعائے قنوت پڑھنی ہے، اور اس کا محل یا مقام رکوع سے پہلے ہے، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ احَدٌ﴾ پڑھ لینے کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے، اس کے پڑھنے کے لیے "اللہ اکبر" کہنے، رفع یدین کرنے یا دعاء کی طرح ہاتھ اٹھانے کا ثبوت کسی معتبر روایت سے نہیں ملتا، قراءت کے اختتام پر جس حالت میں کھڑے ہیں اسی حالت میں اس دعاء کو پڑھ لیں۔

وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد صفحہ (۱۶۰)، میں مذکور دعاء تین مرتبہ پڑھیں، دو دفعہ پست آواز سے اور آخری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں، تیسری دفعہ کے بعد ایک مرتبہ "رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" بھی پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَ بِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فہرست مضامین

❁ تقریظ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی 3

❁ مقدمہ طبعہ ثانیہ........ 7

○ ایک فاضل مدینہ یونیورسٹی کی اس کتاب کو عربی میں منتقل کرنے کی خواہش

❁ مقدمہ طبعہ اُولی........ 8

○ اس کتاب کی تالیف میں تاخیر کی وجہ 11

○ مؤلف کی دیگر تالیفات وتحقیقات........ 11

○ رسول اللہ ﷺ کا نماز کی تعلیم کا اہتمام 12

○ ایک ضروری وضاحت:........ 16

○ اتباع سنت کے بارے میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال 1E

○ ١۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ 16

○ ٢۔ امام مالک رحمہ اللہ : 17

○ ٣۔ امام شافعی رحمہ اللہ 18

○ ٤۔ امام احمد رحمہ اللہ 19

○ حدیث رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی کے قول کی کوئی اہمیت نہیں، اس کی چند مثالیں 20

○ ایک سوال اور اس کا جواب:........ 23

○ ائمہ رحمہم اللہ کے آپس میں اختلاف کے بعض اسباب کا ذکر بمعہ اُمثلہ 23

○ پہلا سبب:........ 24

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ پر بعض احادیث کا مخفی رہ جانا اور اس کی مثالیں....... 25
فائدہ: (طاعون سے متعلق) 26
دوسرا سبب: اور اس کی مثالیں........................ 27
تیسرا سبب: اور اس کی مثالیں........................ 29
آخری بات:........................ 30
اہمیت نماز........................ 33
حالتِ جنگ میں بھی نماز کا حکم:........................ 35
حصول ولایت کا ذریعہ 37
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت:........................ 39
سات سال کے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم: 39
بے نمازی کی سزا:........................ 40
اہمیت نماز سے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کلام 41
وضوء کا طریقہ........................ 44
ملاحظہ: اعضاء وضوء کو زیادہ سے زیادہ دھونے کی تعداد 47
وضوء کے بعد کی دعائیں: 48
طریقۂ نماز........................ 50
زبان یا الفاظ سے نیت غیر مشروع ہونے کے بارے میں امام ابن ہمام حنفی،
حافظ ابن قیم، ابن امیر حاج اور دیگر حنفی علماء کے اقوال۔ 50
تنبیہ: دعائے "إني وجهت......" کو تکبیر تحریمہ سے پہلے پڑھا جائے یا کہ
اس کے بعد 52
رفع یدین کرتے وقت انگلیوں کی کیفیت: 53

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- رفع یدین کی حد:........................ 53
- ملاحظہ: رفع یدین کی حد میں مرد اور عورت برابر ہیں 54
- نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں مولانا محمد حیات سندھی کا کلام۔ . 54
- دعائے استفتاح کے بعد تعوذ کے صحیح الفاظ 56
- نماز سری ہو یا جہری مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے 57
- آمین بآواز بلند کہنا: اور اس پر دلائل 59
- آمین بآواز بلند کہنے کی حدیث میں امام شعبہ کی غلطی پر تنبیہ 61
- آمین بالجہر کہنے کے بارے میں امام ترمذی کا کلام 61
- مسجد حرام میں دو سو صحابہ رضی اللہ عنہم کا بآواز بلند آمین کہنا 63
- آمین بآواز بلند کہنے کے بارے میں مولانا عبد الحی لکھنوی، ابن ہمام اور تھانوی کے اقوال 64
- سورہ فاتحہ کے بعد قراءت: 65
- غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرک ہے۔........ 65
- مفصل سورتوں کی تفسیر:........ 68
- رکوع کی کیفیت 69
- رکوع میں اطمینان: 69
- رکوع کی دعائیں:........ 70
- رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت:........ 70
- رکوع سے اعتدال (قومہ) کی طرف:........ 71
- مسئلہ رفع یدین........ 72

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- رفع یدین سے متعلق حافظ عراقی اور علامہ فیروز آبادی کا کلام 72
- رفع یدین سے متعلق احادیث، آثار اور اقوال. ائمہ کا ذکر۔ 73
- رفع یدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کو مولانا ابوالحسن سندھی کا دندان شکن جواب.................... 76
- عوام الناس میں رفع یدین سے متعلق ایک مشہور بات اور اس کا ردّ اور اس مناسبت سے امام ابوحنیفہ اور امام ابن مبارک کے مابین پیش آنے والے ایک دلچسپ واقعے کا ذکر 76
- امام عصام بن یوسف حنفی کا نماز میں رفع یدین کرنا.............. 78
- رفع یدین سے نماز باطل ہو جانے سے متعلق امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب ایک روایت کی حقیقت.................. 78
- سجدہ اور اس کی کیفیت.................. 81
- سجدے کی کیفیت اور طریقے میں مرد وزن یکساں ہیں 85
- سجدہ دعاء کی قبولیت کا مقام ہے۔.................. 85
- سجدہ میں پڑھی جانے والی دعائیں۔ 86
- دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ 87
- اقعاء کی تفسیر اور اس کی مشروعیت 88
- اقعاء کی ایک دوسری صورت اور اس سے ممانعت 89
- دو سجدوں کے درمیان پڑھی جانے والی دعاء اور اس پر امام طحاوی کا عمل .. 90
- تنبیہ= اس مقام پر پڑھی جانے والی ایک مشہور دعا کی تضعیف پر تنبیہ ... 91
- جلسۂ استراحت کی تفسیر اور اس کی مشروعیت 92
- اس جلسے کی مشروعیت کے بارے میں مولانا ابوالحسن سندھی کا کلام....... 92

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- رسول اللہ ﷺ نے جلسۂ استراحت کیا کبرسنی کی وجہ سے کیا تھا؟........ 93
- دوسری رکعت کے لیے اٹھنے کا طریقہ........ 95
- پہلے تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت اور اس کیفیت میں مردوزن کا یکساں ہونا.. 96

دعائے تشہد اور اس میں "السلام عليك أيها النبي" کے الفاظ سے مسئلہ حاضر و ناظر پر استدلال کرنے والوں کی تردید........ 99
- رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان الفاظ کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا موقف........ 99
- انگلی سے اشارہ، اس کی ابتداء و انتہاء اور اس کے بارے میں علماء کے مذہب کا ذکر........ 101
- تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کسی دوسری سورت کے پڑھنے کا جواز........ 103
- اس کے بارے میں بعض حنفی علماء کا موقف اور مولانا عبدالحی لکھنوی کا ان پر ردّ........ 103
- آخری تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ........ 104
- تشہد اور درود کے بعد کی اہم دعائیں........ 105
- درود کے بعد اپنی پسندیدہ دعا پڑھنے کی اجازت، اور اس کے بارے میں امام احمد کا موقف۔........ 107
- سلام کے بعد کی دعائیں........ 107
- دعائے "اللّٰھمّ أنت السلام......" میں اضافہ شدہ الفاظ پر تنبیہ۔...... 108
- سلام کے بعد اجتماعی دعاء کی عدم مشروعیت اور اس کے بارے میں محققین کا موقف........ 110

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- سجدۂ سہو کا بیان 111
- سجدۂ سہو کی مختلف صورتیں 112
- پہلی صورت 112
- دوسری صورت اور اس کی دو حالتیں 113
- پہلی حالت 113
- دوسری حالت 115
- "فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ" کے معنی، اور تحرِّی و یقین پر بنیاد رکھنے میں فرق . 115
- تیسری صورت 117
- فائدہ: وہ کلام جو نماز کی اصلاح کے لیے کیا جائے اس سے نماز باطل نہیں ہوتی 119
- تنبیہ: وہ کلام جو نماز کی اصلاح کی خاطر نہ ہو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے 121
- سجدہ سہو کی چوتھی صورت 122
- کیا بھول کر ایک رکعت زیادہ پڑھ لینے والے کی نماز باطل ہو جائے گی؟ . 123
- اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو مقتدی کیا کریں؟ . 124
- سجدہ سہو کی مختلف صورتوں کا خلاصہ 125
- سجدۂ سہو سے متعلق بعض دیگر مسائل 127
- کیا سجدۂ سہو میں پڑھنے کے لیے کوئی مخصوص دعا ہے؟ 127
- امام اور مقتدی کا سہو 128
- نفل نماز میں سجدہ سہو کا حکم 129
- نماز میں ایک سے زیادہ سہو کا ہو جانا 130

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

○ کیا ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنے پر کوئی دلیل ہے؟............ 130
○ ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنے کو صدر الاسلام حنفی کا بدعت کہنا... 130
○ نماز کی سنتوں کا بیان............................ 131
○ سنتوں کی دو قسمیں............................ 131
○ راتبہ یا مؤکدہ سنتیں............................ 131
○ سنت، تطوع اور مستحب وغیرہ کے معانی............................ 131
○ کیا لفظ "سنت" کا اطلاق اسی عمل پر ہوتا ہے جو کہ فرض نہ ہو؟.......... 131
○ بارہ رکعتیں (مؤکدہ سنتیں) پڑھنے کی فضیلت............................ 133
○ نمازِ مغرب کی سنتوں کی قراءت............................ 135
○ نمازِ فجر کی سنتوں کی فضیلت............................ 135
○ ان سنتوں میں مسنون قراءت............................ 136
○ فجر کی سنتوں کو ہلکا پڑھنا............................ 137
○ جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا............................ 137
○ جو شخص نمازِ فجر سے پہلے سنت نہیں پڑھ سکا وہ کب پڑھے؟.............. 138
○ سنتوں کا اہتمام............................ 138
○ سنتوں کے اہتمام کے بارے میں امام قرطبی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا
کلام............................ 139
○ سنتوں کی قضاء............................ 141
○ سنتوں کی حکمت............................ 142
○ سفر میں سنتوں کا حکم............................ 143
○ غیر مؤکدہ سنتیں............................ 144

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- عصر سے پہلے چار رکعتیں 144
- مغرب سے پہلے دو رکعتیں 144
- مغرب سے پہلے دو رکعت کا حدیثِ قولی، فعلی اور حدیث تقریری سے ثبوت 144
- جمعہ کی سنتیں 148
- کیا نمازِ جمعہ سے پہلے چار سنت پڑھنے کا ثبوت کسی صحیح حدیث سے ملتا ہے؟ 148
- نمازِ جمعہ کے بعد چار رکعت سنتوں کی مشروعیت 148
- ان سنتوں کے حوالے سے دو تنبیہات 149
- سنتوں کا گھر میں پڑھنا 150
- وتروں کی ادائیگی کا طریقہ 151
- وتر صرف ایک رکعت بھی ہے 151
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس پر ان کی تعریف کرنا 151
- اس روایت کے ضعف پر تنبیہ جس میں تعریف کی بجائے مذمت کا ذکر ہے.. 151
- تین وتر ادا کرنے کے دو طریقے 152
- وتروں کی قراءت 153
- وتروں میں دعائے قنوت اور اس کا مقام 154
- دعائے قنوت کے لیے تکبیر اور اس کے ساتھ ہاتھ اٹھانا 154
- اس دعا کے لیے دوسری دعاء کی طرح ہاتھ اٹھانا 155
- دعائے قنوت 158

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

- اس دعا کے حوالے سے دو تنبیہات 159
- وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا 159
- مسئلہ: دعائے قنوت کو عمداً یا سہواً ترک کرنے پر کیا سجدۂ سہو ہے؟ 160
- خاتمہ 162
- وضوء کا طریقہ 162
- نماز کا طریقہ 164
- سجدۂ سہو کی مختلف صورتیں اور ان سے متعلق بعض اہم مسائل 170
- فرض نمازوں کی سنتوں اور ان کی اقسام 172
- وتروں کی ادائیگی کا طریقہ 174
- وتروں میں دعائے قنوت اور اس کا مقام 175
- فہرست مضامین 177

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مؤلف کی دیگر تألیفات وتحقیقات

ا۔ عربی کتب:

ا۔ فهرس الأحاديث والآثار الواردة في كتاب "المجروحين" للحافظ ابن حبان۔ مطبوع بمكة المكرمة۔

۲۔ صفة التسمية عند الأكل والشرب و غيرهما من الأمور۔ مطبوع بدار الفتح بالشارقة بدوّلة الإمارات العربية المتحدة۔

۳۔ أحسن المقال في تخريج حديث **"كل أمر ذي بال"**۔ مطبوع بمكتبة الفرقان بعجمان بالإمارات۔

۴۔ سواطع القمرين في تخريج حديث **" تركت فيكم أمرين"**۔

۵۔ أبو شحمة و حقيقة القصّة المنسوبة إليه۔

۶۔ بلال مؤذن الرسولﷺ۔ و سماع النبي۔صلى الله عليه وسلم۔ لخشف نعليه في الجنّة هل وقع في المنام أم حصل ليلة المعراج؟

۷۔ رفع الالتباس عمّا اشتهر على ألسنة النّاس۔

۸۔ مصباح الزجاجة في تخريج و شرح خطبة الحاجة(مسودة)

۹۔ فضل الصلاة في المساجد الثلاثة(مسودة)

۱۰۔ جماع العلم للإمام الشافعي۔ تخريج و تعليق۔ مطبوع بدار الفتح۔

۱۱۔ القوعد النورانية الفقهية لشيخ الاسلام ابن تيمية۔ تخريج و تعليق۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مطبوع بدار الفتح بالشارقة۔

۱۲۔ روضة الناظر لابن قدامة۔ تخریج و شرح۔ مطبوع بمكتبة الفرقان بعجمان۔

۱۳۔ تفسير ابن كثير مراجعة التخريج۔ مطبوع بدار الفتح۔ ❶

۱۴۔ الرسالة للإمام الشافعي۔ تخریج و شرح۔ تحت الطبع بدار الفتح۔

۱۵۔ الطرق الحكمية لابن القيّم، تخريج و تعليق۔

۱۶۔ منهاج المسلم لأبي بكر الجزائري۔تخريج و تعليق۔

۱۷۔ إعلام أهل العصر بأحكام ركعتي الفجر للعظيم آبادي، تعليق و مراجعة التخريج۔

ب۔ اردو کتب:

۱۸۔ چند کتب پر ایک نظر۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۱۹۔ مختصر مسنون نماز۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۲۰۔ مسنون تسمیہ۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۲۱۔ مقالات عبدالرؤف۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۲۲۔ فلاح دارین تألیف حکیم محمد اُشرف سندھو۔تخریج وتعلیق۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۲۳۔ فرقہ ناجیہ تألیف حکیم محمد اُشرف سندھو۔تخریج وتعلیق۔ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

۲۴۔ ”القول المقبول“ فی التخریج والتعلیق علی ”صلوٰۃ الرسول ﷺ“ طبعہ دارالاشاعت اُشرفیہ۔

---

❶ یہ کتاب شیخ محمد بن راشد آل مکتوم۔ جو آج کل حاکم دبئ اور وزیراعظم متحدۃ عرب امارات ہیں۔ کے خرچ پر تخریج کے ساتھ دارالفتح سے ۱۹۹۹ء میں طبع ہوئی اس پر تخریج کا کام دارالفتح کی ”مجلس التحقیق العلمی“ نے کیا۔ اور اس تخریج کی نظرثانی کی ذمہ داری شروع سے لے کر آخر تک ادارہ دارالفتح کی طرف سے مجھے سونپی گئی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۲۵۔ دین اسلام کی تکمیل۔ تالیف حکیم محمد اشرف سندھو۔ تخریج وتعلیق۔ (غیر مطبوع)

۲۶۔ رکعات قیام مضان تالیف حکیم محمد اشرف سندھو۔ تخریج وتعلیق۔ (غیر مطبوع)

۲۷۔ مقیاس حقیقت تالیف حکیم محمد اشرف سندھو۔ تخریج وتعلیق۔ (غیر مطبوع)۔

۲۸۔ سوئے حرم۔ تالیف محمد منیر قمر سیالکوٹی۔ تخریج وتعلیق۔ طبعہ مکتبہ ریحان چیمہ سیالکوٹ۔

۲۹۔ نقوش صحابہ۔ رضی اللہ عنہم۔ تالیف عبد الحکیم فیضی۔ تخریج وتعلیق۔ غیر مطبوع۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مسنون نماز

از مؤلف

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی ﷾ کی بہترین تقریظ کے ساتھ

جس کے بارے میں ایک ہندوستانی عالم (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

یہ کتاب!!

- صحیح اور حسن احادیث کی روشنی میں موضوع نماز پر ایک اچھوتے اور منفرد انداز کی تصنیف
- مختصر مگر جامع اور مدلل
- مذہبی تعصب اور مسلکی عناد سے بالکل پاک
- احادیث رسول ﷺ کے درہائے گرانمایہ اور لعلہائے تابدار سے مزین ایک حسین مرقع
- محبان مصطفیٰ ﷺ کے لیے ایک بہترین رہنما
- متبعین سنت نبویہ کے لیے ایک بے مثال تحفہ
- طالبان حق کے لیے ایک بہترین رہنما
- عام فہم انداز، واضح اسلوب اور سنجیدہ تحریر

اسے پڑھیے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کیجئے اور یہ یاد رکھیئے کہ۔۔۔!!

روز محشر جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

ناشر دار الاشاعت اشرفیہ سندھو قصور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi